﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿---اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿---عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد24 — جمعۃ المبارک 05 مئی 2017ء — 08 شعبان 1438 ہجری قمری ❁ 05 ہجرت 1396 ہجری شمسی — شمارہ18

کھانا کھا کر خدا کا شکر ادا کرنے والے کا اجر

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کھانا کھا کر خدا کا شکر ادا کرنے والے کا اجر صبر کے ساتھ روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔

(مسند احمد۔حدیث نمبر7473)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات کا تذکرہ

❁---’’لوگوں کے ساتھ لطف اور مدارات سے پیش آ۔ تُو مجھ سے بمنزلہ موسیٰ کے ہے۔ تیرے پر موسیٰ کے زمانہ کی طرح ایک زمانہ آئے گا۔ ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے اُسی رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔❁---(اردو الہام) ’’آسمان سے بہت دُودھ اُترا ہے محفوظ رکھو‘‘۔(اصل الہام اردو زبان میں ہے جس کے الفاظ دے دیئے گئے ہیں۔) ❁---مَیں نے تجھ کو چن لیا اور اختیار کیا۔❁---(اردو الہام) ’’تیری خوش زندگی کا سامان ہو گیا ہے۔‘‘(اصل الہام اردو زبان میں ہے جس کے الفاظ دے دیئے گئے ہیں۔)❁---خدا ہر چیز سے بہتر ہے۔ میرے قرب میں ایک نیکی ہے جو وہ ایک پہاڑ سے زیادہ ہے۔❁---(اردو الہام) ’’بہت سے سلام میرے تیرے پر ہوں۔‘‘(اصل الہام اردو زبان میں ہے جس کے الفاظ دے دیئے گئے ہیں۔)❁---ہم نے کثرت سے تجھے دیا ہے۔❁---خدا اُن کے ساتھ ہے جو راہ راست اختیار کرتے ہیں اور جو صادق ہیں۔ خدا اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور نیکوکار ہیں۔❁---خدا نے اِرادہ کیا ہے جو تجھے وہ مقام بخشے جس میں تُو تعریف کیا جائے گا۔❁---(اردو الہام) ’’دو[2] نشان ظاہر ہوں گے۔‘‘(اصل الہام اردو زبان میں ہے جس کے الفاظ دے دیئے گئے ہیں۔)❁---اور اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔❁---خدا کے نشانوں کی برق اُن کی آنکھیں اُچک کر لے جائے گی۔ یہ وہی بات ہے جس کے لئے (تم) جلدی کرتے تھے۔❁---اے احمد! تیرے لبوں پر رحمت جاری ہے۔❁---تیرا کلام خدا کی طرف سے فصیح کیا گیا ہے۔❁---(فارسی الہام کا ترجمہ) تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں۔(اصل الہام فارسی زبان میں ہے ’’در کلام تو چیزے ست کہ شعرا را دراں دخلے نیست۔‘‘)❁---اے میرے خدا مجھے وہ سکھلا جو تیرے نزدیک بہتر ہے۔❁---تجھے خدا دشمنوں سے بچائے گا اور حملہ کرنے والوں پر حملہ کر دیگا۔ انہوں نے جو کچھ اُن کے پاس ہتھیار تھے سب ظاہر کر دئے۔❁---مَیں مولوی محمد حسین بٹالوی کو آخر وقت میں☆ خبر دیدوں گا کہ تُو حق پر نہیں ہے۔(☆یہ وحی میرے رب نے ایک ایسے شخص کے بارے مجھے کی جس نے میری مخالفت کی اور میری تکفیر کی۔ وہ ہندوستان کے علماء میں سے ہے جس کا نام ابوسعید محمد حسین بٹالوی ہے۔ منہ)❁---خدا رؤف ورحیم ہے۔ ہم نے تیرے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔ مَیں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔ مَیں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دُوں گا۔ اپنے ارادہ کو کبھی چھوڑ بھی دوں گا اور کبھی اِرادہ پورا کروں گا۔(اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات غلطی سے پاک ہے۔ اس لئے اس کا قول اخطی محض استعارے کے طور پر آیا ہے جیسا کہ احادیث میں اللہ تعالیٰ کی نسبت **تردد** کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ منہ)❁---اور کہیں گے کہ تجھے یہ مرتبہ کہاں سے حاصل ہوا؟ کہہ خداوند ذوالعجائب ہے۔❁---میرے پاس آیل آیا اور اُس نے مجھے چُن لیا۔ اور اپنی انگلی کو گردش دی اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آ گیا۔ پس مبارک وہ جو اُس کو پاوے اور دیکھے۔(آیل سے مراد جبریل علیہ السلام ہیں۔ اور میرے رب نے مجھے اس کی ایسے ہی تفہیم فرمائی۔ جب اَول اور ایاب (بار بار لوٹ کر آنا) جبریل علیہ السلام کی صفات میں سے ہے تو کلام الٰہی میں اسے آیل کے نام سے موسوم کیا گیا۔ منہ)❁---طرح طرح کی بیماریاں پھیلائی جائیں گی اور کئی آفتوں سے جانوں کا نقصان ہوگا۔❁---مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ مَیں افطار کروں گا اور روزہ بھی رکھوں گا★ اور ایک وقت مقرر تک میں اس زمین سے علیحدہ نہیں ہوں گا۔(★اس میں طاعون کے عذاب کی طرف اشارہ ہے کہ وہ اپنے ایک وقت تک ظاہر ہوگا پھر اس میں کچھ وقت کے لئے تاخیر ہوگی۔ اس طرح گویا اللہ روزہ افطار بھی کرتا ہے اور روزہ رکھتا بھی ہے۔ منہ)❁---اور تیرے لئے اپنے آنے کے نور عطا کروں گا۔ اور تیری طرف قصد کروں گا۔❁---اور وہ چیز تجھے دوں گا جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گی۔❁---ہم زمین کے وارث ہوں گے اور اطراف سے اس کو کھاتے آئیں گے۔ کئی لوگ قبروں کی طرف نقل کریں گے۔❁---اُس دن خدا کی طرف سے کھلی کھلی فتح ہوگی۔❁---میرا ربّ زبردست قدرت والا ہے۔❁---اور وہ قوی اور غالب ہے۔ اُس کا غضب زمین پر نازل ہوگا۔❁---میں صادق ہوں میں صادق ہوں اور خدا میری گواہی دے گا۔❁---(اردو الہام) ’’اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ۔‘‘(دیکھئے تذکرہ صفحہ 382، 560)❁---زمین باوجود فراخی کے مجھ پر تنگ ہو گئی ہے، اے میرے خدا میں مغلوب ہوں میرا انتقام دشمنوں سے لے۔ پس اُن کو پیس ڈال۔❁---(اردو الہام) ’’زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے ہیں۔‘‘(دیکھئے تذکرہ صفحہ 426، 560)

------------------(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 208 تا 212۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

پانی لاگ اور مسلمان

(ماخوذ از ارشادات حضرت الحاج مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ)

’’کسی نے کہا کہ پانی لاگ بھی ہوجاتا ہے؟‘‘

اس پر حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

’’آہ! پانی لاگ اب مسلمانوں ہی کو ہوتا ہے۔ ایک وقت تھا کہ ان کو پانی لاگ نہ ہوتی تھی۔ ایک مسلمان فاتح نے مغربی ساحل افریقہ پر پہنچ کر سمندر میں گھوڑا ڈال دیا اور پرواہ تک بھی نہیں کی کہ یہ سمندر ہے۔ ایک سپہ سالار افریقہ کے صحراء میں ایک چھاؤنی بنانا چاہتا تھا۔ وہ جگہ کی تلاش اور مناسب موقع کی تلاش کرتا ہوا اس جگہ پہنچا جہاں قیروان ہے۔ وہاں پہنچ کر تمام ملک میں گشت کے بعد اسی جگہ کو پسند کیا اور کہا کہ یہ عمدہ جگہ ہے یہاں سے افریقہ کے ہر طرف گھوم سکتے ہیں مگر وہاں بڑی دلدل تھی۔ اس کے علاوہ درندے جانور کثرت سے ہیں۔ شیر ہیں، چیتے ہیں، سانپ ہیں۔ گویا وہ مصائب کا ایک جنگل ہے۔ اس نے اپنے آدمیوں کو کہا کہ یہاں چھاؤنی بناؤ۔ آدمیوں نے کہا کہ یہاں کیونکر ٹھہر سکتے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ کون کہتا ہے کہ یہاں نہیں ٹھہر سکتے۔ یہ کہہ کر ان کے سامنے گھوڑے کو چکر دیا اور کہا سنو او درندو! اور چرندو! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ یہاں ک یمپ بنانا چاہتے ہیں تم یہاں سے نکل جاؤ۔ آج کوئی اس کا نام سپر یچولزم یا مسمریزم کہہ دے مگر سچ یہ ہے کہ یہ ایمان کی قوت ہے۔ لکھا ہے کہ اس کی آواز سنتے ہی شیرنیاں اپنے بچوں کو لے کر بھاگ گئیں اور قیروان میں چھاؤنی بن گئی اور اتنی بڑی جگہ بن کہ میرے پاس ۴ جلدوں میں صرف وہاں کے علماء کا ذکر ہے۔ اس بات کے بیان کرنے سے مقصد یہ ہے کہ جب مسلمانوں کی ایمانی قوت بڑھی ہوئی تھی ان کے حوصلے وسیع اور ارادے بلند تھے دنیا کی کوئی تکلیف اور مصیبت ان کے ارادہ کو پست نہ کرسکتی تھی۔ وہ تکلیف اور مصیبت کو جانتے ہی نہ تھے مگر اب جبکہ ان کی ایمانی حالت کمزور ہوگئی ہے ان کے حوصلے اور ہمتیں بھی پست ہوگئی ہیں۔ ان میں سستی اور کاہلی آ گئی ہے اور اب وہ ہر امر میں پانی لاگ سمجھنے لگے ہیں۔ آج پانی لاگ انگریزوں کو کیوں نہیں ہوتا؟ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو وہ ہمت، عزم اور استقلال دیا ہے کہ وہ ان باتوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ ایک سرد ملک کے رہنے والی قوم کس جرأت اور دلیری کے ساتھ افریقہ میں جاتی ہے اور ذرہ نہیں گھبراتی۔ دنیا کے دور دراز حصوں میں پھیل گئے ہیں اور پھیلتے جاتے ہیں۔ جیسے آج ان کو پانی لاگ نہیں ہوتی، اسی طرح پر ایک زمانہ تھا کہ مسلمانوں کو بھی نہیں ہوتی تھی۔ ایمان کی قوت مضبوط ہو تو پھر کوئی تکلیف کوئی مصیبت رہتی ہی نہیں۔ اس لیے کہ مومن کی تو شان ہی یہی ہے کہ وہ لا یحزن ہوتا ہے۔ پس تم بھی مومن بنو میں تو یہی چاہتا ہوں کہ تم سب کو خوش دیکھوں۔ میں آپ خدا کے فضل سے خوش رہتا ہوں اور بہت ہی خوش رہتا ہوں۔ یہ خوشی تمہیں صرف ایمان سے مل سکتی ہے۔ اگر ایمان مضبوط ہو تو پھر کیا غم؟ ترقی کرو اور سستی چھوڑ دو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دعا سکھائی ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡعَجۡزِ وَالۡکَسَلِ (صحیح البخاری کتاب الجھاد والسیر باب مایتعوذ من الجبن)۔ کسل اور عجز دو لفظ ہیں۔ عجز کے معنی ہیں اسباب ہی مہیا نہ کریں۔ اور کسل مہیا شدہ اسباب سے کام ہی نہ لیا جاوے۔ پس تم کسل اور عجز چھوڑ دو اور اس کے لیے دعاؤں سے کام لو۔ یہ بڑا ہتھیار ہے اور ایسا ہتھیار کہ جس قدر اس کو چلاؤ اسی قدر زیادہ کارگر اور مفید ہوتا جاتا ہے۔ میں نے اس کو خود تجربہ کیا ہے اور اپنے تجربہ کی بنا پر تم کو کہتا ہوں۔

دو عجیب خط

فرمایا: دو خط میں نے عجیب دیکھے ہیں۔ ایک ہلاکو خاں کا اور ایک چنگیز خاں کا خط جو اس نے شاہ خوارزم کو لکھا تھا جو مسلمان کہلاتا تھا۔ قرآن مجید کی ایک آیت نُوَلِّیۡ بَعۡضَ الظّٰلِمِیۡنَ بَعۡضًا (الانعام: 130) کو تم ہمیشہ مدنظر رکھو۔ جب انسان بداعمالی اور نافرمانی کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس پر ایسے حاکم بھیج دیتا ہے۔ بعض لوگ شکایت کیا کرتے ہیں کہ مجھے اپنے افسر سے دکھ پہنچا، وہ استغفار کریں اور اپنی حالت کی خود اصلاح کریں۔ اگر وہ خود متقی اور خدا ترس ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں کسی سخت گیر افسر کے ماتحت نہیں رکھے گا بلکہ اگر وہ شخص فطرتاً سخت گیر بھی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی فطرت میں تبدیلی کردے گا۔ میں اسی کو مفید سمجھتا ہوں۔ تم نہ مقامی حکام کی کبھی شکایت کرو نہ کسی اور کی۔ اپنی اصلاح کرو یہی بہترین طریق ہے۔ غرض وہ دو خط عجیب ہیں۔ یہاں ایک کتاب ہے جس میں درج ہیں۔ ہلاکو خاں اور اس کی اولاد نے جو خط مکہ معظّمہ لکھا اس میں ایک فقرہ ہے نَحۡنُ قَوۡمٌ خُلِقۡنَا مِنۡ غَضَبِ اللّٰہِ یعنی ہم ایک ایسی قوم ہیں کہ ہم اللہ کے غضب سے پیدا ہوئے ہیں۔ رحم کو نہیں جانتے۔ میں یقین رکھتا ہوں جب ایک قوم کی حالت خراب ہوگئی اور خدا تعالیٰ کے حضور اس پر سزا کا فتویٰ جاری ہوگیا تو ہلاکو خاں کو اس پر مامور کردیا۔ چنگیز خاں نے شاہ خوارزم کو لکھا کہ حدیث میں آیا ہے اُتۡرُکُوۡا تُرۡکَ۔ مغول سے جنگ نہ کرو۔ پھر قرآن مجید میں ارشاد الٰہی یوں ہے قَاتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ الَّذِیۡنَ یُقَاتِلُوۡنَکُمۡ (البقرۃ: 191) جو تم سے جنگ کریں تم ان کا مقابلہ کرو۔ ہم نے کسی ملک پر چڑھائی نہیں کی پھر تم نے ہمارے تاجروں کو مار ڈالا اور لوٹ لیا یہ معاملہ قرآن اور حدیث کے خلاف ہوا۔ اگر کسی احمق نے کیا ہے تو آپ ان سے روپیہ لے کر ہمارے تاجروں کے ورثاء کو بھیج دو اور اپنے قانون کے موافق ان کو سزا دے دو مگر وہاں کون سنتا تھا۔ چنگیز خاں نے سمجھا تھا کہ بڑا نرم جواب دیں گے مگر وہاں الٹا اثر ہوا۔ انہوں نے ان وکلاء کو جو خط لے کر گئے تھے ان کو بھی پکڑ لیا۔ چنگیز خاں نے پھر لکھا کہ ان کا کوئی قصور نہیں انہیں چھوڑ دو۔ اس کا بھی جواب نہ دیا۔ جب مسلمان ایسے ہوگئے تو پھر تم نے سنا یا پڑھا ہوگا کہ چنگیز خاں نے کیا کیا۔ خوارزم وہاں سے بھاگ کر سندھ آیا اور پھر ایران بھاگا۔ خدا کی بات سچی ہوگئی نُوَلِّیۡ بَعۡضَ الظّٰلِمِیۡنَ بَعۡضًا۔ میری نصیحت کو یاد رکھو سکھ پاؤ گے کہ کسی ادنیٰ سے ادنیٰ حاکم کا بھی تعلق ہو اور تمہیں کوئی دکھ پہنچے تو اپنی تبدیلی کرو اور استغفار کرو۔ جب تک تم اپنی حالت نہیں بدلو گے سکھ نہیں ملے گا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ (الرعد: 12)

(ارشادات نور جلد سوم صفحہ 1 تا 4)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 03 مئی 2015ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ یہ تمام نکاح ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آپس میں ان کے تعلق ہمیشہ اچھے اور قائم رہیں اور آئندہ نسلیں بھی نیک، صالح اور دین کی خدمت کرنے والی ہوں۔

پہلا نکاح عزیزہ ثمرہ احمد جیسل بنت مکرم اطہر احمد جیسل صاحب کا ہے جو عزیزم سمیر احمد خان ابن مکرم شاہد احمد خان صاحب جلنگھم کے ساتھ تیس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

اگلا نکاح عزیزہ عمارہ انور بنت مکرم محمد انور صاحب کا ہے جو عزیزم شہزاد نعیم ابن مکرم ساجد نعیم صاحب شہید کینیڈا کے ساتھ دس ہزار کنیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

اگلا نکاح عزیزہ امۃ الشافی احمد بنت مکرم حفیظ بھٹی صاحب کا ہے جو عبدالسلام عودہ ابن مکرم مسعود محمود عودہ صاحب کبابیر کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ مکرم منیر عودہ صاحب عبدالسلام عودہ کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

اگلا نکاح عزیزہ ایمن شاہ بنت مکرم سید عرفان احمد شاہ صاحب نیو مالڈن کا ہے جو عزیزم عمیر احمد ابن مکرم ظفر عباس صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

ان رشتوں کے مبارک ہونے کے لئے، ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرلیں۔

(مرتبہ:۔ ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆...☆...☆

اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں
روتے رہو دعاؤں میں بھی وہ اثر نہیں

کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں
شیطاں کے ہیں، خدا کے پیارے وہ دل نہیں

تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہوگئے
جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہوگئے

کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہوگئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفّاک ہوگئے

اب تم تو خود ہی موردِ خشمِ خدا ہوئے
اُس یار سے بشامت عصیاں جدا ہوئے

اب غیروں سے لڑائی کے معنے ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیر بن کے محلِّ سزا ہوئے

سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں
وہ صدق اور دین و دیانت ہے اب کہاں

پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایماں نہیں رہا
وہ نُورِ مومنانہ وہ عرفاں نہیں رہا

پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے
آیت عَلَیۡکُمۡ اَنۡفُسَکُمۡ یاد کیجئے

ایسا گماں کہ مہدیٔ خونی بھی آئے گا
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائے گا

اے غافلو! یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتاں ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

(انتخاب از درّثمین اردو)

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم ۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 448

مکرمہ امینہ العیساوی صاحبہ (2)

گزشتہ قسط میں ہم نے مکرمہ امینہ العیساوی صاحبہ آف مراکش کی قبولِ احمدیت کی داستان کا کچھ حصہ پیش کیا تھا۔ اس قسط میں ان کے اس ایمان افروز سفر کا باقی حصہ پیش کیا جائے گا۔

۔۔۔دردوں کی ہے ہم کو سہار

مکرمہ امینہ العیساوی صاحبہ بیان کرتی ہیں:

بیعت کے بعد ایک طرف تو میری زندگی ہر لحاظ سے بہتری کی طرف مائل ہوگئی۔ میری روحانی زندگی میں انقلاب آ گیا۔ میرے اخلاق وعادات، لوگوں کے ساتھ تعلقات بلکہ میرے لباس میں بھی بہتری آ گئی، لیکن دوسری طرف میری بیعت کی خبر جب خاندان اور میری سہیلیوں میں پھیلی تو اعتراضات اور تہمتوں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ مجھ پر اسلام سے خروج کا الزام لگایا گیا۔ روزانہ مجھے ایسی تلخ باتیں سننی پڑتیں جن کی کاٹ کسی تلوار سے کم نہ تھی۔ سخت الفاظ اور چبھتے جملوں کے لگائے ہوئے زخم کسی چاقو کے گھاؤ سے کم نہ تھے۔ پھر اس پر مستزاد یہ کہ یہ چرکے لگانے والے غیر نہیں بلکہ اپنے اور قریبی رشتہ دار تھے۔ لیکن اس ساری کارروائی کا مجھ پر کوئی منفی اثر نہ پڑا بلکہ اس صورتحال نے مجھے خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے کا اور زیادہ موقع فراہم کیا۔ اس کی جناب میں خشوع وخضوع اور تضرعات ومناجات نے مجھے بڑی بڑی مشکلات کا سامنا کرنے کا حوصلہ عطا کر دیا۔ جب بھی میرے ساتھ کوئی جماعت کے یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بات کرتا یا مجھے چیلنج دیتا تو میں اتنے اعتماد، پختگی اور قوت سے اس کا جواب دیتی کہ خود مجھے بھی محسوس ہوتا کہ یہ میں نہیں بلکہ میرے اندر کوئی اور وجود بول رہا ہے۔

ایمان افروز رؤیائے صالحہ

قبول احمدیت کے بعد مجھے رؤیائے صالحہ کا بھی ایمان افروز تجربہ ہوا جو دن بدن مجھے روحانیت میں بڑھانے اور میرے دل میں احمدیت کی سچائی راسخ کرنے میں ممد ومعاون ثابت ہوئے۔ ان رؤیائے صالحہ میں مجھے حضرت امام مہدی علیہ السلام او رحضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیارت ہوئی ۔ میں نے انہیں آسمان سے نازل ہوتے ہوئے دیکھا۔ ان کے ساتھ ایک غیر معمولی چمک والا نور تھا۔

پھر ایک رؤیا میں مَیں نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کو دیکھا۔ آپ نے مجھے روسٹ مچھلی عطا فرماتے ہوئے کہا کہ یہ لے لو۔

اسی طرح ایک رؤیا میں میں نے غار حرا میں وہ مقام دیکھا جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرمایا کرتے تھے۔ ایک طرف حضورؐ کی جائے نماز اور نعلین مبارک بھی پڑے ہوئے تھے جبکہ غار میں ہی میں نے دیکھا کہ آبِ جوئے شیریں چل رہا تھا۔ اس رؤیا میں میں اس قدر اطمینان اور خوشی محسوس کر رہی تھی کہ جس کو لفظوں میں بیان کرنا محال ہے۔

فرض تبلیغ کی ادائیگی

حالات جیسے بھی رہے میں نے تبلیغ کرنی نہیں چھوڑی۔ اکثر مجھے سخت چبھنے والے جواب کا ہی سامنا کرنا پڑتا تھا۔ میرے اصرار کو دیکھ کر بعض لوگ مجھے ترس کھاتی ہوئی نظروں سے بھی دیکھنے لگتے تھے لیکن میں نے کسی چیز کی کوئی پرواہ نہ کی اور اس فرض کو ادا کرتی رہی۔

یونیورسٹی میں تعلیم کے دوران ہم نے شریعت اور فقہ سے متعلق بہت سے امور کا مطالعہ کیا تھا۔ اس دوران بہت سے سوالات پیدا ہوتے تھے اور جب میں ان کا ذکر کر کے کچھ وضاحت کرتی تو میرے کئی ساتھی اسے عجیب سمجھتے تھے بعض ان سوالوں کو مضمون سے لاتعلق سمجھتے تھے اور بعضوں کے نزدیک ایسے سوال اٹھانا ہی ناقابل قبول امر تھا۔

بہرحال اس کے بعد میں نے سوشل میڈیا کے ذریعہ احمدی احباب کے ساتھ تعارف بڑھایا۔ میں نے ان سے بحث ومباحثات اور گفتگو کے دوران بہت سا علمی اور تربیتی فائدہ اٹھایا۔ مجھے یاد ہے کہ جب بھی میں کسی معاملہ میں تحقیق کرتی تو اس کے بارہ میں مجھے روایتی تفسیر کو پڑھ کر تعجب اور حیرانی ہوتی۔ آہستہ آہستہ میرا علمی معیار بڑھتا گیا اور میں نے تبلیغ کے لئے نیا طریقہ اپنا لیا۔ اب میں صرف سوال کرتی تھی اور مخاطب کو سوچنے کا موقع دیتی تھی یہاں تک کہ وہ خود میرے ساتھ اس موضوع کے بارہ میں گفتگو کرنا شروع کر دیتا۔ میں عمومًا ایسے موضوعات کا انتخاب کرتی جو عام فہم ہوتے اور جن کے بارہ میں عمومًا لوگ غلط فہمی کا شکار ہیں جیسے جنّوں اور ناسخ ومنسوخ وغیرہ کے مسائل۔ خدا کے فضل سے یہ طریقہ بہت کامیاب ہوا اور مجھے تبلیغ کرنے کے بہت سے مواقع میسر آئے۔

احمدیوں کے لئے دروازہ کھول دو

اپنی والدہ صاحبہ کے ساتھ بات کرتے ہوئے مَیں نے مختلف فیہ مسائل کے بارہ میں نہایت آسان تشریح کی لیکن میری والدہ صاحبہ چونکہ پڑھی لکھی نہیں ہیں اس لئے انہیں ان امور کی کوئی خاص سمجھ نہ آئی ۔ یہ صورتحال دیکھ کر میں نے ان کے ساتھ دعا کے مسئلہ پر بات کی اور انہیں بتایا کہ وہ خدا تعالیٰ سے مدد کی دعا کریں۔ پھر میں نے انہیں وہ الفاظ اور جملے بھی بتائے جنہیں انہوں نے اپنی دعا میں شامل کرلیا۔ ساتھ ساتھ میں نے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ میری والدہ کو حق دکھادے ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ میری والدہ صاحبہ کو اس کے بعد کئی ایک رؤیائے صالحہ کا تجربہ ہوا۔ ان میں سے ایک رؤیا میں انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو انہیں کہہ رہا تھا کہ ان کے لئے دروازہ کھول دو اور انہیں یعنی احمدیوں کو اس دروازے سے اندر آنے دو۔

متعدد ایسے رؤیائے صالحہ کے بعد میری والدہ کو دلی اطمینان حاصل ہوگیا اور انہوں نے بیعت کا فیصلہ کرلیا۔

والدہ صاحبہ کے فیصلہ کے بارہ میں سن کر مجھے بہت زیادہ خوشی ہوئی کیونکہ اب ہم گھر میں چار احمدی ہو گئے تھے ۔ پھر خدا کے فضل سے میری دوسری بہن نے بھی بیعت کرلی اور اس کے بعد میرے احمدی بھائی ادریس کی اہلیہ نے بھی احمدیت میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔ اب صرف میرا ایک بھائی رہتا ہے جس نے بیعت نہیں کی، اس کی ہدایت کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے۔

مخالفت کا سامنا

والدہ صاحبہ کی بیعت کے بعد ہمارے خاندان میں مخالفت کا بازار پھر سے گرم ہوگیا۔ ان کے نزدیک احمدیت کو قبول کرنا اسلام سے خروج کے مترادف ہے۔ انہوں نے میری والدہ صاحبہ کو شدید طعنہ زنی کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ کیا تم اب اس عمر کو پہنچ کر اسلام سے خروج کا اعلان کروگی؟ تمہیں اس اقدام پر توبہ واستغفار کرنا چاہئے۔ اس کے بعد سے اب تک ہمارے خاندان کے ہمارے ساتھ تعلقات اتنے اچھے نہیں رہے۔ یہاں تک کہ بعض نے ہمارا مقاطعہ کر دیا ہے۔ خاندان والوں کی طرف سے دی جانے والی تکالیف گو کہ بہت سخت تھیں لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہم اسکے عادی ہو گئے۔

شادی اور زندگی میں ایک تبدیلی

یونیورسٹی کی پڑھائی ختم ہوئی تو میں نے ماسٹرز میں داخلہ کے لئے درخواست دی اور بفضلہ تعالیٰ مجھے داخلہ بھی مل گیا لیکن اسی اثناء میں برطانیہ سے ایک احمدی نوجوان کا رشتہ آیا اور بفضلہ تعالیٰ استخارہ کے بعد میں نے ہاں کہہ دی۔ یوں میں ماسٹرز تو نہ کرسکی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس رشتہ کی صورت میں مجھے بہت بڑی نعمت عطا فرمادی۔ رشتہ سے متعلق تمام ضروری امور کی انجام دہی میں خدائی تائید شامل حال رہی اور الحمدللہ 5 مئی 2016ء کو مراکش میں ہی ہماری شادی کی تقریب منعقد ہوئی۔

میں بہت خائف تھی کیونکہ ہماری زبان مختلف تھی، کلچر مختلف تھا اور دونوں خاندانوں کے طور طریقے مختلف تھے لیکن شادی کے ماحول نے ہی ثابت کر دیا کہ احمدیت کا تعلق ایسا ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے سارے فرق ماند پڑ جاتے ہیں۔ ہمیں ایسے محسوس ہوا جیسے دونوں خاندان ایک دوسرے کو مدتوں سے جانتے ہیں۔ شادی میں میرے خاوند کی نانی، دو ماموں، اور ان کی بیٹیوں نے قادیان سے بطور خاص شرکت فرمائی، لیکن میرے خاندان کے اکثر افراد نے ہمارے احمدی ہونے کی وجہ سے شادی میں شرکت نہ کی۔

شادی کے چار ماہ بعد ہی مجھے ویزہ مل گیا اور یوں میں برطانیہ پہنچ گئی جہاں میرے سسرال نے میرا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا اور ہر ضرورت کا خیال رکھا اور مجھے یوں محسوس ہوا کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے مجھے میرے اپنے اہل خانہ جیسا ایک اور خاندان برطانیہ میں عطا کر دیا ہے۔ فالحمدللہ۔

خواب کی تعبیر اور خواہش کی تکمیل

لندن میں مَیں نے پہلی بار مسجد فضل میں نماز ادا کی۔ یہ مسجد جسے ہم اکثر صرف ٹی وی کی سکرین پر دیکھتے تھے، جس میں خلیفۂ وقت پانچ وقت نماز پڑھاتے ہیں اس میں مجھے نماز ادا کرنے کی توفیق مل رہی تھی۔ یہ ایک غیر معمولی طور پر خوبصورت اور ایمان افروز احساس تھا۔

پھر یہاں پر اس خواب کی تکمیل کا وقت بھی آ گیا جو بیعت کے بعد سے میں دیکھ رہی تھی۔ اس لئے شاید یہ کہنا بجا ہوگا کہ زندگی کی سب سے بڑی خواہش کی تکمیل ہونے والی تھی اور میں اس کے تصور سے ہی کسی اور دنیا میں منتقل ہوجاتی تھی۔ میری مراد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ملاقات سے ہے جو ہر بیعت کرنے والی کی سب سے پہلی اور سب سے بڑی خواہش ہوتی ہے۔

حضور انور سے ملاقات کا وقت آن پہنچا۔ میں اور میرا خاوند ملاقات کے لئے حضور انور کے آفس میں داخل ہوئے۔ میں نے حضور انور کو بالمشافہ دیکھا ہی تھا کہ ایسے محسوس ہوا کہ میں کسی اور دنیا میں منتقل ہوگئی ہوں۔ میں نے جو سوچا تھا سب بھول گئی، لفظ اور جملے ساتھ چھوڑ گئے، ایسے لگتا تھا کہ کچھ وقت کے لئے میری سوچنے کی قوت بھی ٹھہر سی گئی تھی۔ خوف اور خوشی کا ملا جلا ایسا احساس تھا جسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ شاید بعض لوگ سمجھیں کہ میں کسی قدر مبالغہ کررہی ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں اپنی حالت کو پورے طور پر بیان بھی نہیں کرسکی۔

حضور انور نے ہمیں بٹھایا۔ محبتوں اور پیار سے نوازا، شادی کی مبارکباد دی، ہم دونوں کو انگوٹھیاں عطا فرمائیں اور پھر مجھ سے میرے خاندان اور میری پڑھائی کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے ہمیں ڈھیروں دعائیں دیں۔ اور یوں ہماری ملاقات کا وقت ختم ہوگیا۔

میرا دل چاہتا تھا کہ وقت ٹھہر جائے اور ہم کچھ دیر اور حضور انور کی خدمت میں بیٹھے برکتیں لیتے رہیں۔

خدا کے فضلوں کا بیان

خدا کے فضل سے میری زندگی یہاں پر خوشی اور خوش بختی کے احساس کے ساتھ گزر رہی ہے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے میری دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے مجھے بہت زیادہ عطا فرمایا ہے۔ ہر جمعہ کی نماز جو میں حضو رانور کے پیچھے ادا کرتی ہوں اور یہاں احمدی بہنوں سے ملتی ہوں تو خدا کے نشانات کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے ہوئے دیکھتی ہوں۔ یہ ایمان کی نعمت انمول ہے۔

جب میں ایک نظر ماضی کی طرف دیکھتی ہوں تو چھ سال کی مدت کوئی زیادہ عرصہ نہیں ہے۔ چھ سال قبل میں کیا تھی اور آج اللہ تعالیٰ نے مجھے کیا عطا فرمایا ہے ان دونوں حالتوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ لیکن مجھے اپنی پہلی حالت پر ندامت اس لئے نہیں ہے کیونکہ اسے اختیار کرنے میں میری مرضی شامل نہ تھی بلکہ وہ میری طرح میرے اہل وطن اور معاشرے کے دیگر افراد پر تھوپی گئی ہے۔ اس بات پر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے حق دکھایا اور اس آسمانی آواز کو سننے اور خدا کے فرستادے کو پہچاننے اور اس کی سفینۂ نجات میں سوار ہونے کی توفیق عطا فرمائی جس سے میرے ملک کی اکثریت محروم ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بھی آنکھیں کھولے اور اس حق کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(باقی آئندہ)

شب برات یا لیلۃ القدر

(رانا غلام مصطفیٰ۔ مربی سلسلہ)

شعبان کا مہینہ رجب اور رمضان کے درمیان ہے۔ یہ نام شعب سے مشتق ہے۔ جس کے معنی ہیں متفرق ہونا۔ اس مہینے میں چونکہ قبائل عرب مختلف اغراض سے دور ونزدیک کے علاقوں میں منتشر ہو جاتے تھے۔ اس لئے اس مہینے کا نام شعبان رکھا گیا (عمدۃ القاری جزء 11 صفحہ 82) ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ وغیرہ نے بعض روایتیں نقل کی ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ جو پندرھویں شعبان کو روزہ رکھے گا اور آدھی رات کو چودہ رکعت نماز تہجد پڑھے گا اور پھر اگلے دن بھی روزہ دار ہو گا اور چودہ دفعہ سورۃ فاتحہ پڑھے گا تو اس نے گویا بیس مقبول حج کئے۔ اور بیس سال کے روزے رکھے۔ یہ الفاظ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ لیکن ایسی روایتیں نہ صرف جمہور ہی نے ردّ کی ہیں بلکہ خود ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ نے بھی کمزور قرار دی ہیں۔ علاوہ ازیں یہ روایتیں مقطوع السند بھی ہیں۔ اور امام جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی روایتیں موضوعات میں شمار کی ہیں۔ امام بخاریؒ اور ابوزرعہؒ اور ابو حاتمؒ نے بالاتفاق ثابت کیا ہے کہ ان راویوں کی میل ملاقات اور ایک دوسرے سے ان کی سماعت قطعاً ثابت نہیں۔ نصف شعبان کی رات کو چراغاں کرنے کے بارے میں بھی بعض روایات ہیں جو عندالتحقیق وضعی ثابت ہوئی ہیں۔ اور معلوم ہوا کہ اس بدعت کا پس منظر ایران کے آتش پرست مجوسیوں کی رسم تھی جو وہ پندرھویں شعبان کو منایا کرتے تھے۔

بدعات کے بارے میں سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہٗ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ خدا کی حمد کے بعد جانو کہ ہر بات سے بہتر اللہ کی کتاب ہے اور ہر ہدایت سے بہتر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہدایت ہے اور سب کاموں سے بُرے نئے کام (یعنی بدعات) ہیں اور ہر نیا کام (یعنی بدعت) گمراہی ہے۔
(صحیح مسلم کتاب الجمعہ)

ایک اور حدیث مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: یقیناً سب سے سچی تعلیم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بیان ہوئی ہے اور سب سے بہتر ہدایت (طریق) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنّت ہے اور سب سے بُرے امور (میری سنّت میں) نئی چیزیں پیدا کرنا ہے۔ کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام بالآخر دوزخ ہے۔ (سنن نسائی)

برات ایرانی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی ہیں قسمت۔ شب برات یعنی قسمت کی رات۔ ہندی زبان میں بھی برات کے معنے قسمت ہیں۔ پنجاب سے بنگال تک یہ لفظ قسمت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ بدعت عراق میں یحییٰ بن خالد برمکی کے زمانہ میں ایران سے داخل ہوئی جبکہ وہ آذربائیجان کے حاکم تھے اور پھر ہارون الرشید کے وزیر ہوئے۔ چنانچہ جب علامہ ابن دحیہ کو اس کا علم ہوا تو وہ ملک کامل (1345ھ) سے ملے اور انہوں نے اس بدعت کا ذکر کیا۔ آخر اس نیک بادشاہ کے حکم سے مصر کے تمام صوبہ جات میں اس رسم کا قلع قمع کیا گیا۔
(عمدۃ القاری جزء 11 صفحہ 82-83)

شعبان کو قطعاً کوئی فضیلت نہیں ہے۔ صرف بات یہ ہے کہ سفر میں جس رمضان کے روزے چھوٹ گئے تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان میں رکھے۔
(فتح الباری جزء 4 صفحہ 272-273)

غیر احمدی مسلمانوں کے ہاں شب برات منائی جاتی ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس رات مذکورہ بالا طریق سے جو دعا کی جائے گی وہ قبول ہو گی اور اللہ تعالیٰ کہے گا مانگ تجھے دیا جائے گا اور تیرے سارے گناہ بخشے جائیں گے۔ آدمی کے ہر بچے کی نیک و بد قسمت کا فیصلہ اس رات کیا جاتا ہے۔

شب برات کے سلسلہ میں سورۃ دخان کی جس آیت کا حوالہ دیا جاتا ہے وہ یہ ہے: اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ (دخان:4) یقیناً ہم نے اسے ایک بڑی مبارک رات میں اُتارا ہے۔

یہ رات جس کا یہاں ذکر ہے دراصل رمضان المبارک کے مہینہ کی رات ہے۔ جیسا کہ سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اُتارا گیا ہے۔ (البقرہ:186)

پس لیلۃ القدر سے مراد رمضان کی وہ رات ہے جس میں قرآن کریم نازل ہوا تھا اور وہ رات مبارک تھی۔ اور اندازہ کی رات تھی۔ یعنی آئندہ خیر و شر کا اندازہ اللہ تعالیٰ نے اس میں کیا۔

'شب برات' کا اسلام میں قطعاً کوئی وجود نہیں ہے۔ نہ قرآن میں اس کا ذکر ملتا ہے اور نہ سنّت میں کہیں اس کے وجود کا ذکر ہے۔ جو فضائل و برکات شب برات کے سلسلہ میں بیان کئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں وہ تمام برکات وفضائل لیلۃ القدر کے بارے میں بیان فرمائے ہیں۔ جیسا کہ سورۃ القدر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''ہم نے اس قرآن کو لیلۃ القدر میں نازل کیا ہے اور اے مخاطب تجھے کیا معلوم ہے کہ لیلۃ القدر کیا شے ہے؟ لیلۃ القدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ اس میں ملائکہ اور روح اپنے رب کے حکم سے ہر امر لے کر اُترتے ہیں (پھر فرشتوں کے اُترنے کے بعد تو) سلامتی ہی سلامتی ہوتی ہے اور یہ حال صبح کے طلوع ہونے تک رہتا ہے۔'' (سورۃ القدر)

قرآن کریم میں لیل کا لفظ جس کے معنے رات کے ہیں کل 74 (چوہتر بار) آیا ہے اور لیلہ کا لفظ جس کے معنے بھی رات کے ہیں کل 8 (آٹھ) بار آیا ہے۔ کہیں بھی لیل یا لیلہ کا لفظ شب برات کے لئے استعمال نہیں ہوا۔

عربی میں ''قدر'' کے معنے عزت، اندازہ اور طاقت کے بھی ہیں۔ لیلۃ القدر سے مراد عزت والی رات۔ اندازہ والی رات۔

لیلۃ القدر عزت والی رات اس لحاظ سے بھی ہے کہ قرآن عظیم جیسی شان والی کتاب کا نزول اس رات میں ہوا۔ اور اس اعتبار سے قرآن کریم میں اسے لیلۃٌ مبارکۃٌ بھی کہا گیا ہے۔ یعنی ہم نے قرآن کو برکتوں والی رات میں اتارا ہے۔ (دخان:4)

اندازہ والی رات کے معنوں کے لحاظ سے یہ مطلب ہو گا کہ اس رات لوگوں کے اعمال اور ان کی قسمت کا اندازہ کر کے فیصلہ کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہے کہ اس بابرکت رات میں ہر محکم امر کا فیصلہ کیا جاتا ہے اور فرمایا کہ یہ رات تیرے رب کی طرف سے رحمت ہے جو سُننے والا اور جاننے والا ہے۔ گویا اس رات خدا کی رحمتِ بے پایاں اپنے عروج پر ہوتی ہے اور اس کے نتیجے میں وہ بطور خاص اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔

ایک اور حدیث میں بھی اس کی تشریح آتی ہے۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جذبۂ ایمانی سے رضاءِ الٰہی کی غرض سے ماہ رمضان میں روزے رکھے تو اس کے جو گناہ پہلے ہو چکے ہوں ان کی مغفرت کی جائے گی اور جو لیلۃ القدر میں جوشِ ایمان میں رضاءِ الٰہی کی غرض سے رات کو اُٹھے تو اس کے جو گناہ پہلے ہو چکے ہوں گے ان کی مغفرت کی جائے گی۔
(صحیح بخاری کتاب فضل لیلہ القدر باب فضل لیلۃ القدر)

اس حدیث میں صرف لیلۃ القدر کا ذکر ہے۔ شب برات کا قطعاً ذکر نہیں۔

ایک اور فضیلت جو شب برات کے سلسلہ میں بیان کی جاتی ہے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ہر رات کے بارے میں بیان فرمائی ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ ہمارا مالک بلند مرتبہ والا اور برکت والا ہر رات نزدیک والے آسمان پر اس وقت اُترتا ہے جب رات کا آخری حصہ رہ جاتا ہے۔ اور یوں ارشاد فرماتا ہے کہ ہے کوئی دعا کرنے والا؟ کہ میں اس کی دعا قبول کروں۔ ہے کوئی مانگنے والا؟ کہ میں اُسے عطا کروں۔ ہے کوئی (اپنے گناہوں کی) بخشش چاہنے والا کہ میں اسے بخشش دوں۔ (صحیح بخاری کتاب التوحید)

اور بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں کہ: اللہ تعالیٰ یوں اعلان فرماتا ہے کہ ہے کوئی دعا کرنے والا؟ جس کی دعا قبول کی جائے۔ اور ہے کوئی مانگنے والا؟ کہ اُسے دیا جائے۔ ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ کہ اس کی توبہ قبول ہو۔ (صحیح مسلم)

غرض قرآن کریم اور احادیثِ مبارکہ سے کہیں بھی شب برات کا وجود ثابت نہیں۔ جو بھی احادیث اور قرآنی آیات بیان کی جاتی ہیں وہ یا تو لیلۃ القدر کے بارے میں ہیں یا ہر رات کے بارے میں ہیں۔

تاریخی طور پر بھی یہ ثابت شدہ بات ہے کہ شب برات ایک بدعت ہے جو ایران کے آتش پرست مجوسیوں نے شروع کی تھی۔

اس زمانے کے امام، حَکَم وعدل حضرت مسیح ومہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نصف شعبان کی نسبت فتویٰ ارشاد فرمایا کہ:

''یہ رسوم حلوا وغیرہ سب بدعات ہیں۔''
(ملفوظات جلد 5 صفحہ 297)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ اس بارہ میں سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

''شب برات کا جو بھی رواج ہے اس کی سنّت میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ کہیں کوئی ذکر نہیں ملتا۔ صحابہ کرام نے نہ شب برات منائی، نہ آپ کی بعد کی نسلوں نے، نہ آپ کے بعد کی نسلوں نے۔ پس اگر اتنا ہی اہم ایک دن تھا تو کیا اس دن کا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہ ہوا (دن بمعنی چوبیس گھنٹوں کے بات کر رہا ہوں یعنی رات ہی کہہ لیں اس کو) اتنی اہم رات کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کوئی ایسا ذکر نہیں فرمایا کہ اس کو اس طرح مناؤ۔ مختلف علماء نے اس پر روشنی ڈالی ہے اور قطعی طور پر اُن حدیثوں کو جن حدیثوں میں شب برات کا ذکر ملتا ہے یا کمزور یا جھوٹی یا مصنوعی قرار دیا ہے اور ساتھ یہ استنباط فرمایا ہے کہ اگر ان حدیثوں کو سچا بھی سمجھو جو علماء کے نزدیک درست نہیں ہیں، بعد کی بنائی ہوئی باتیں ہیں، تو پھر بھی جس رنگ میں آج کل شب برات منائی جاتی ہے اس کی کوئی سند نہیں ہے۔ بلکہ یہ صریح گمراہی ہے۔''
(پروگرام MTA اردو ملاقات 6 مئی 1994ء)

پس شب برات ایک بدعت اور رسم ہے جس سے اجتناب ضروری ہے۔

اگر چاند نہ ہوتا؟

(طارق حیات۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

زمین پر بسنے والے لوگ شروع سے ہی دن کے وقت سورج اور رات کے وقت چاند سے آشنا ہیں، لیکن اگر کوئی پوچھے کہ رات کو روشن ہونے والا یہ چاند اگر نہ ہوتا تو کیا ہوتا؟ یہ چاند ہمیں کیا دیتا ہے؟ اس کا فائدہ بھی ہے؟

پس معلوم ہو کہ اگر چاند نہ ہوتا تو زمین پر راتیں تاریک ترین ہوتیں، اتنی تاریک کہ آسمان پر ستاروں کی روشنی بھی کماحقہ مفید نہ رہتی۔ اگر چاند نہ ہوتا تو زمین پر بسنے والوں کی راتیں اتنی تاریک ہو جاتیں کہ انسانی آنکھوں کو چندھیانے کی عادت ہی نہ ہوتی۔ کیونکہ ارتقاء کے قائلین کا ماننا ہے کہ انسانی آنکھ کی پتلی نے چاند کی روشنی میں دیکھ دیکھ کر ہی سمٹنا سیکھا ہے۔

اگر چاند نہ ہوتا تو دنیا بھر کے آبی ذخیرے نسبتاً پُرسکون ہوتے کیونکہ سمندروں میں سورج اور چاند باری باری تموّج کا سامان کرتے ہیں۔ بحری سفر میں مددگار لہروں کا توازن قائم نہ رہتا اور یوں سمندری تجارت غیر معمولی متاثر ہوتی۔ زمین پر اگنے والی فصلوں کی پیداوار شدید متأثر ہو جاتی۔

سائنسدان بتاتے ہیں کہ اگر چاند نہ ہوتا تو کشش ثقل کا موجودہ توازن تبدیل ہونے سے زمین پر دن کا دورانیہ صرف چھ سے آٹھ گھنٹوں کا رہ جاتا اور راتیں لمبی ہو جاتیں۔ اور سال کا دورانیہ ایک ہزار دن سے لے کر چودہ سو دنوں تک ہو جاتا۔

ہم احمدی مسلمان کس قدر خوش نصیب ہیں کہ بے انتہا قدرتوں، طاقتوں اور حیرت انگیز حکمتوں والے خالق ومالک خدا سے ہم پیار کرتے ہیں اور وہ ہم سے پیار کرتا ہے، بلاشبہ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (سورۃ الفاطر)

☆...☆...☆

خطبہ جمعہ

ہمارے لوگوں کی عادت ہے کہ عین موقع پر کام شروع کرتے ہیں اور اس خوش فہمی میں رہتے ہیں کہ کام ہو جائے گا۔ اللہ کا فضل ہے بعض کام ہنگامی طور پر ہو بھی جاتے ہیں اور جس طرح جماعت احمدیہ کے کام ہوتے ہیں شاید کسی اور کے نہ ہو سکیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ پہلے planning نہ کی جائے۔

اللہ تعالیٰ انتظامیہ کو عقل اور سمجھ بھی دے اور خوش فہمیوں میں مبتلا ہونے سے ان کو بچائے اور حقائق سمجھتے ہوئے یہ کام کرنے والے ہوں۔ آپ لوگوں نے اپنے عہدیدار منتخب کئے ہیں تو آپ کا فرض بھی بنتا ہے کہ ان کے کاموں میں اٹکل پیدا کرنے کے لئے اور عقل پیدا کرنے کے لئے ان کے لئے باقاعدہ دعا بھی کرتے رہا کریں۔

جماعت تو انشاء اللہ بڑھنی ہے اور بڑھتی جا رہی ہے اس لئے جو بھی جگہیں ہم لیں گے چھوٹی ہوتی جائیں گی لیکن ایک جگہ لے کر پھر اپنی سستی کی وجہ سے کئی سال استعمال نہ کر کے یہ کہہ دیں کہ یہ جگہ بھی تنگ ہو گئی تو یہ کوئی جواب نہیں، نہ عقلمندی ہے۔

مکرم پروفیسر ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب شہید آف سبزہ زار لاہور، مکرم ایچ ناصر الدین صاحب مبلغ انچارج ایسٹ گوداوری انڈیا اور مکرمہ صاحبزادی امۃ الوحید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

ان لوگوں کے بعض اوصاف ایسے ہیں جو جماعت کے ہر طبقے کے لئے نیک مثال ہیں۔ اور یہی ایسی باتیں ہیں جو ہم میں سے بہتوں کے لئے قابل تقلید نمونہ ہیں۔ بہت سوں کے لئے ان میں سبق ہیں۔ ہر ایک کی سیرت کے پہلو جو میرے سامنے لائے گئے ہیں یا جو مجھے علم تھے وہ ایسے ہیں جو مَنۡ قَضٰی نَحۡبَہٗ (الاحزاب:24) کے مصداق ان لوگوں کو بناتے ہیں۔ جو اپنے عہدوں اور اپنی نیتوں اور ارادوں کو پورے کرنے والے لوگ تھے۔ جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اپنی زندگیاں بسر کیں اور اسی طرح خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 14 ؍اپریل 2017ء بمطابق 14 ؍شہادت 1396 ہجری شمسی بمقام Raunheim، فرینکفرٹ، جرمنی

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْھَدُ أَنْ لَّا إِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

سب سے پہلے تو مَیں یہ کہنا چاہوں گا کہ جمعہ کے لئے جماعت نے یہاں آج جو جگہ لی ہے اور اگلے جمعہ کے لئے بھی یہی کہا جاتا ہے کہ یہاں جمعہ ہو گا، یہاں ائیر پورٹ نزدیک ہونے کی وجہ سے اور جہازوں کی آمد و رفت کی وجہ سے جہازوں کا شور ہو سکتا ہے۔ شاید بعض وقت بہت زیادہ ہو جائے۔ مَیں کوشش کروں گا کہ میری آواز شور کے باوجود پہنچتی رہے اور الفاظ بھی آپ کو سمجھ آتے رہیں۔ اگر تو اس حد تک شور ہے جیسا اب ہے تو یہ تو قابل برداشت ہے۔ یہ ہوا کے رخ پر بھی منحصر ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہوا کا رخ اس طرف ہو تو آواز زیادہ آئے گی، اگر الٹی طرف ہو تو پھر کچھ کم آئے گی۔ بہرحال جگہ کی تنگی کی وجہ سے بیت السبوح میں جمعہ ہو نہیں سکتا تھا اور جماعت کو مناسب قیمت پر کوئی اور جگہ یا ہال، یہ کہتے ہیں ہمیں مل نہیں سکا۔ ویسے میرا خیال ہے کہ اگر وقت پر کوشش کرتے تو یہ مل بھی سکتا تھا۔ لیکن ہمارے لوگوں کی عادت ہے کہ عین موقع پر کام شروع کرتے ہیں اور اس خوش فہمی میں رہتے ہیں کہ کام ہو جائے گا۔ اللہ کا فضل ہے بعض کام ہنگامی طور پر ہو بھی جاتے ہیں اور جس طرح جماعت احمدیہ کے کام ہوتے ہیں شاید کسی اور کے نہ ہو سکیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ پہلے planning نہ کی جائے۔ یہی خوش فہمی اور عدم توجہ اور اہمیت کا احساس نہ ہونا ہے جس کی وجہ سے بیت السبوح کے ساتھ جو نئی خریدی ہوئی عمارت بیت العافیت ہے وہاں ابھی تک جمعہ یا کسی قسم کے پروگرام کرنے کی اجازت نہیں ملی۔

گزشتہ سال جب مَیں جلسے پر آیا تھا تو بیت السبوح میں جمعہ پڑھایا گیا تھا اور جگہ کی تنگی کی وجہ سے عورتوں اور ارد گرد کی جماعتوں کو بھی روکا گیا تھا کہ جمعہ پر نہ آئیں۔ اُس وقت میں نے جماعت کی انتظامیہ کو کہا تھا کہ بیت العافیت کے استعمال کی اجازت جلدی لیں تا کہ اس قسم کی دقّتوں کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ میرے خیال میں یا کم از کم ان کی رپورٹوں کے مطابق سنجیدگی سے اب یہ اس وقت سے کوشش کر رہے ہیں لیکن کونسل بعض چھوٹے چھوٹے اعتراض لگاتی چلی جا رہی ہے۔ تو یہ باتیں ان کو پہلے مدّنظر رکھنی چاہئے تھیں کہ کونسل کوئی ان کے زیر انتظام نہیں ہے کہ جائیں گے اور کلیئرنس لے لیں گے۔ جب عمارت خریدی گئی تھی اس وقت سے سنجیدگی سے اور فوری طور پر اس کے استعمال کی اجازت اور جو بھی تبدیلیاں کرنی تھیں اس پر کام شروع ہو جانا چاہئے تھا اور اگر وہ کام شروع ہوتا تو آج اتنی دقّت نہ ہوتی۔ گو ان کے خیال میں آج کی یہ جگہ بہت بڑی تھی اور ایسٹر کی چھٹیوں کی وجہ سے لوگوں کے زیادہ آنے کی وجہ سے یہ جگہ بھی کم ہو رہی ہے اور یہ تنگی بیت العافیت میں بھی ہو سکتی تھی لیکن عمومی جمعے وہاں ادا کئے جا سکتے تھے۔ دو تین سال ہو گئے ہیں عمارت خریدے ہوئے اور ابھی تک اس کے استعمال میں بعض روکیں ہیں۔ اس وقت جب یہ عمارت خریدی گئی تھی دنیا کے حالات بھی کچھ بہتر تھے۔ مسلمانوں کے حوالے سے کچھ بہتر حالات تھے اور اس وجہ سے جلدی اجازت بھی مل سکتی تھی اگر اُس وقت کام شروع ہوتا۔ لیکن آج مسلمانوں کے بارے میں جو اُن کے تحفظات ہیں وہ بڑھ گئے ہیں جس کی وجہ سے دقّتیں بھی پیدا ہو رہی ہیں۔ شاید امیر صاحب اور انتظامیہ یہ کہے کہ یہ وجہ نہیں ہے، اس طرح ہونا ہی تھا۔ لیکن بہرحال یہ ان لوگوں کی سستی ہے اور ہر کام کو لٹکانے کی عادت بھی ہے جس کی وجہ سے آج ہمیں دقّتیں پیش آ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انتظامیہ کو عقل اور سمجھ بھی دے اور خوش فہمیوں میں مبتلا ہونے سے ان کو بچائے اور حقائق سمجھتے ہوئے یہ کام کرنے

والے ہوں۔ آپ لوگوں نے اپنے عہدیدار منتخب کئے ہیں تو آپ کا فرض بھی بنتا ہے کہ ان کے کاموں میں اَٹکل پیدا کرنے کے لئے اور عقل پیدا کرنے کے لئے ان کے لئے باقاعدہ دعا بھی کرتے رہا کریں۔

بہرحال چند منٹ میں ہی ہم نے تین چار جہاز گزرنے کی آوازیں سن لیں، یہ تو برداشت کرنا پڑے گا۔ دوسری صورت یہی ہو سکتی تھی کہ محدود تعداد میں لوگوں کو جمعہ پر آنے کے لئے کہا جاتا اور عورتوں پر بھی پابندی لگا دی جاتی۔ پاکستان میں یا ان ملکوں میں جہاں جماعت کی مخالفت ہے اور حالات کی وجہ سے عورتوں کو جمعہ پہ آنے سے روکا جاتا ہے۔ اسی دوران جمعے مختلف جگہوں پر پڑھے جاتے ہیں، ایک مرکزی جگہ پر نہیں پڑھے جاتے۔ الجزائر میں تو مکمل پابندی ہے کہ کسی سینٹر میں بھی بلکہ گھروں میں بھی جمعہ نہیں ہو سکتا۔ تو وہاں تو ظالمانہ قانون اور دشمن کے خوف کی وجہ سے یہ ہو رہا ہے اور یہاں جہاں مذہبی آزادی ہے یہاں یہ روکیں لگانا ہماری سستی اور معاملات کی اہمیت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہوگا اور ہو رہا ہے۔ بہرحال دعا کریں کہ آئندہ جمعہ کے لئے یعنی آئندہ آنے والا جمعہ تو نہیں لیکن آئندہ جب بھی آنے کا پروگرام بنے گا انشاء اللہ تو اس وقت بیت العافیت کے استعمال کی اجازت مل جائے یا کم از کم ان کو ایسی جگہ میسر آئے جہاں سب آرام سے سموئے جائیں، سمٹے جائیں۔ یہ تنگی وہاں بیت العافیت میں بھی کچھ وقت کے لئے تو دور ہو سکتی ہے۔ جماعت تو انشاء اللہ بڑھنی ہے اور بڑھتی جا رہی ہے اس لئے جو بھی جگہیں ہم لیں گے چھوٹی ہوتی جائیں گی لیکن ایک جگہ لے کر پھر اپنی سستی کی وجہ سے کئی سال استعمال نہ کر کے یہ کہہ دیں کہ یہ جگہ بھی تنگ ہو گئی تو یہ کوئی جواب نہیں، نہ عقلمندی ہے۔

بہرحال آج کے خطبہ کے لئے پہلے تو میں نے کچھ اور مضمون لیا تھا لیکن پھر بعض مرحومین کا جنازہ پڑھانا تھا تو ان کی کچھ باتیں سامنے آ گئیں اس لئے مَیں نے سوچا ہے کہ آج انہی کا ذکر کروں گا جن میں سے ایک شہید ہے، ایک مربی سلسلہ ہے اور ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی ہیں۔ ان لوگوں کے بعض اوصاف ایسے ہیں جو جماعت کے ہر طبقے کے لئے نیک مثال ہیں۔ اور یہی ایسی باتیں ہیں جو ہم میں سے بہتوں کے لئے قابلِ تقلید نمونہ ہیں۔ بہت سوں کے لئے ان میں سبق ہیں۔ پس میں نے مناسب سمجھا کہ بجائے ان مرحومین کے مختصر ذکر کے کچھ کھول کر ان کے بارے میں بیان کروں۔ ہر ایک کی سیرت کے پہلو جو میرے سامنے لائے گئے ہیں یا جو مجھے علم تھے وہ ایسے ہیں جو مَّنۡ قَضٰی نَحۡبَہٗ (الاحزاب:24) کے مصداق ان لوگوں کو بناتے ہیں۔ جو اپنے عہدوں اور اپنی نیّتوں اور ارادوں کو پورے کرنے والے لوگ تھے۔ جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اپنی زندگیاں بسر کیں اور اسی طرح خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

ان میں سے پہلے ہمارے شہید بھائی پروفیسر ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب ہیں جو گزشتہ جمعہ شہید کئے گئے۔ پروفیسر ڈاکٹر ریٹائرڈ اشفاق احمد صاحب، شیخ سلطان احمد صاحب لاہور کے بیٹے تھے۔ ان کی عمر 68 سال تھی۔ گزشتہ جمعہ یہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے اپنی کار میں بیت التوحید جا رہے تھے کہ راستے میں ایک موٹر سائیکل سوار معاند احمدیت نے فائرنگ کر کے انہیں شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ کہتے ہیں تفصیلات کے مطابق وقوعہ کے روز شہید مرحوم اپنے بارہ سالہ پوتے عزیزم شاہ زیب اور حلقہ سبزہ زار کے ایک احمدی دوست مکرم ظہیر احمد صاحب کے ساتھ اپنی کار میں جمعہ کے لئے مسجد جا رہے تھے۔ شہید مرحوم خود گاڑی ڈرائیو کر رہے تھے۔ ان کا پوتا آگے دوسری سیٹ پر بیٹھا تھا۔ دوسرے دوست پیچھے بیٹھے تھے۔ سبزہ زار سے ملتان روڈ پہنچے جہاں سڑک زیرِ تعمیر ہونے کی بنا پر ٹریفک رکا ہوا تھا۔ ان کی گاڑی رکتے ہی ہیلمٹ پہنے ہوئے ایک موٹر سائیکل سوار شخص نے ڈرائیونگ سیٹ کے قریب آ کر ان کی کنپٹی پر پستول رکھ کر گولی چلا دی اور فرار ہو گیا۔ فائر لگنے سے گولی کنپٹی سے آر پار ہو گئی اور موقع پر ہی آپ نے جامِ شہادت نوش کیا اور دوسرے دونوں محفوظ رہے ان کو انہوں نے کچھ نہیں کہا۔

شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ شہید مرحوم کے دادا مکرم شیخ عبدالقادر صاحب کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لدھیانہ تشریف آوری کے زمانے میں ہوا۔ آپ کے خاندان کا تعلق سنگرور مشرقی پنجاب انڈیا سے تھا۔ اس علاقے کے ایک بزرگ مکرم پیر میراں بخش صاحب نے احمدیت قبول کرنے کے بعد شہید مرحوم کے دادا کو احمدیت قبول کرنے کی طرف دعوت دی۔ اس پر شہید مرحوم کے دادا نے مع خاندان احمدیت قبول کر لی۔ پاکستان کے قیام سے قبل شہید مرحوم کے دادا وفات پا گئے تھے۔ قیامِ پاکستان کے بعد ان کی دادی محترمہ عائشہ صاحبہ نے خاندان کی سربراہی کرتے ہوئے خاندان کے ہمراہ انڈیا سے پاکستان لاہور ہجرت کی۔ کچھ عرصہ کیمپ میں رہنے کے بعد پھر سنت نگر لاہور میں رہائش اختیار کی جہاں شہید مرحوم کی 1949ء میں پیدائش ہوئی۔ چند سال بعد یہ خاندان ربوہ میں منتقل ہو گیا۔ شہید مرحوم کی ابتدائی تعلیم ربوہ کی ہے۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد ویٹرنری کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ پھر دوبارہ ان کی فیملی اس وجہ سے لاہور منتقل ہو گئی۔ ایم۔ ایس۔ سی ویٹرنری کرنے کے بعد ویٹرنری کالج میں بطور لیکچرر ملازمت اختیار کی اور پھر پروفیسر کے عہدے تک ترقی ہوئی۔ مرحوم کے والد شیخ سلطان احمد صاحب پنجاب پولیس میں سب انسپکٹر تھے اور پھر ایف ایس ایف (FSF) جب بنی ہے تو وہاں انسپکٹر کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ خلافت سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ تہجد گزار اور مہمان نوازی اور خدمت خلق کرنے والے، عہدیداران کی اطاعت کرنے والے نیک مخلص انسان تھے۔ ہمیشہ جماعتی خدمت میں پیش پیش رہتے اور نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ بلند اخلاق اور ملنسار ہونے کی وجہ سے اپنے سٹوڈنٹ اور ساتھی پروفیسروں میں یکساں مقبول تھے۔ اپنے ساتھی پروفیسروں کو اکثر گھر پہ کھانے پہ بلا لیا کرتے تھے اور جماعت کا مؤثر انداز میں تعارف کرواتے۔ اس وجہ سے بعض اوقات آپ کو دھمکیاں بھی ملتی تھیں لیکن کبھی پرواہ نہیں کی بلکہ کہا کرتے تھے یہ تو معمولی بات ہے۔ بچپن سے ہی شہید مرحوم کو جماعتی خدمت کا جذبہ بہت زیادہ تھا اور جماعتی اور تنظیمی سطح پر مختلف شعبہ جات میں کام کرنے کی توفیق ملی۔ حلقہ سبزہ زار میں رہائش پذیر ہونے کے بعد حلقہ کے صدر اور نائب زعیم اعلیٰ کے طور پر احسن رنگ میں خدمت کی توفیق ملی۔ اس سال آپ کی تقرری بطور سیکرٹری دعوت الی اللہ امارت علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ہوئی تھی اور بڑے اچھے انداز میں آپ نے اپنی دعوت الی اللہ کا آغاز کیا تھا، پروگرام بنائے تھے۔ ان کی اہلیہ کو جوڑوں کی بیماری تھی، بڑا لمبا عرصہ بیمار رہیں اور بڑی خوشی سے انہوں نے ان کی بھی خدمت کی اور گزشتہ سال دسمبر میں ان کی اہلیہ کی وفات ہو گئی تھی۔ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ ایک لے پالک بیٹا ہے اور اسی کے دو بچے ہیں شاہ زیب اور شاذیل جو ان کے پاس لاہور میں رہتے ہیں اور ان میں سے ایک بچہ جمعہ پہ جاتے ہوئے ان کے ساتھ تھا۔ ان کے ایک بھائی الیاس صاحب برمنگھم میں رہتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ بہت شفیق بھائی تھے۔ چھوٹے بھائیوں کا بڑے بھائی کی طرح نہیں بلکہ باپ کی طرح خیال رکھا۔ ہماری تربیت میں نمایاں کردار ادا کیا۔ نماز اور اس کا ترجمہ، قرآن کریم سب کچھ ہم نے آپ سے سیکھا۔ اپنے چھوٹے بھائیوں کا خیال رکھتے تھے۔ تعلیم میں بھی آپ نے ہمیشہ ہماری مدد اور رہنمائی کی۔ سکول جا کر ہمارے اساتذہ کو ملتے اور ہمارے بارے میں فکرمند رہتے۔ جماعتی پروگراموں میں بڑے اہتمام سے ہمیں تیار کر کے ساتھ لے جاتے۔ مختلف علمی مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے تیار کرتے۔ نماز باجماعت کے لئے ساتھ لے کر جاتے۔ (اگر بڑے بھائی اپنے چھوٹے بھائیوں کو اور والدین بھی بچوں کو اسی طرح ساتھ لے جانے لگیں تو ہماری مسجدوں کی حاضری کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔) اور پھر کہتے ہیں کہ جماعتی ڈیوٹیوں میں ہمیشہ پہلے ہمیں لے کر جاتے۔

شہید مرحوم نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے زمانے میں خواب دیکھی تھی۔ ان کے بھائی کہتے ہیں کہ آپ کی شہادت کے دو دن بعد اچانک مجھے وہ یاد آئی۔ وہ خواب شہید مرحوم نے اس طرح بیان کی تھی۔ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ہمارے محلے کی ایک مسجد جو کہ غیر از جماعت کی ہے وہاں اعلان ہو رہا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع وفات پا گئے ہیں اور میں نے دیکھا کہ گھر کے لیٹر بکس میں ایک چُھری پڑی ہوئی ہے۔ اس وقت انہوں نے اس کی تعبیر یہ کی تھی کہ چھری دیکھنے سے مراد جماعت کو قربانیاں دینی پڑیں گی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات کے اعلان سے یہ مراد ہو سکتی ہے کہ ان کے دَور میں جماعت اتنی ترقی کرے گی کہ وفات کا باقاعدہ سپیکروں پر اعلان ہوگا۔ تو ان کے خیال میں تو یہ بہرحال ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جو اعلان ہوتا رہا اس لحاظ سے وہ خواب بھی پوری ہو گئی اور انہوں نے چھری جو دیکھی تھی وہ ان کی شہادت کی طرف اشارہ تھا۔ ان کے بھائی نے یہ تعبیر کی ہے اور یہی صحیح تعبیر لگتی ہے کہ شہادت کی طرف اشارہ تھا، وہ بھی ہو گئی۔ کہتے ہیں کہ ہمارے بھائی ہم پر سبقت لے گئے۔ شہادت کے مرتبہ کو پا کر خاندان کا نام روشن کیا۔ خاندان کے پہلے شہید بن کر ہم سب کے لئے ہمیشہ کے لئے مثال چھوڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ ان کے چھ بھائی اور ایک بہن ہیں جو تقریباً سارے باہر ہی ہیں۔

دوسرے مرحوم جن کا ذکر کرنا ہے وہ مکرم ایچ ناصر الدین صاحب مبلغ انچارج ایسٹ گوداوری انڈیا ہیں۔ 7/اپریل 2017ء کو دریائے گوداوری میں ڈوب جانے سے 42 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ حادثہ کے روز آپ مکرم امیر صاحب سکندر آباد اور احباب جماعت کے ساتھ وانگل پوڑی (Vangalapudi) جماعت میں نماز فجر کے بعد دریا پر گئے۔ اچھی تیراکی جانتے تھے۔ وہاں بعض احباب کے ساتھ تیراکی کے دوران لاپتا ہو گئے۔ پھر مچھیروں کی مدد سے ایک گھنٹہ کی تلاش کے بعد دریا کے کنارے ان کی لاش ملی۔ مرحوم کے والد مکرم اے شاہ الحمید صاحب اپنے علاقے کاواشیری کیرالہ کے سب سے پہلے احمدی تھے۔ انہی کے ذریعہ وہاں جماعت قائم ہوئی جبکہ آپ کی والدہ محترمہ چیلہ کنو کی ابتدائی احمدیوں میں سے تھیں۔ مرحوم 2000ء میں قادیان سے فارغ التحصیل ہو کر صوبہ آندھرا اور تلنگانہ میں مختلف جگہوں پر کامیاب مبلغ کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ چنتہ کنٹہ کی بڑی جماعت میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نہایت حکمت سے تربیت کر کے اپنے ماتحت جماعتوں کو سنبھال رہے تھے۔ وفات کے وقت بطور مبلغ انچارج ضلع ایسٹ گوداوری تعینات تھے۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ بعض ایسی جگہوں پر بھی رہنا پڑا جہاں صرف جماعتی سینٹر قائم تھے۔ وہاں پر اہلیہ اور بچوں کو لے کر نماز پڑھا کر درس دیتے تھے اور یہ سلسلہ وفات سے ایک روز پہلے تک جاری رکھا۔

مربیان کے لئے، مبلغین کے لئے اس میں سبق ہے کہ اگر جماعتیں دُور دُور کی ہیں، کوئی نہیں آتا تب بھی نمازیں باجماعت ہونی چاہئیں، چاہے اپنے گھر والوں کے ساتھ پڑھیں۔

پھر ان کی اہلیہ بتاتی ہیں کہ جب آپ کامار یڈی میں متعین تھے تو وہاں لیفلیٹس تقسیم کرنے پر آپ کی مخالفت بڑھ گئی۔ پکڑے گئے، مخالفین نے خوب مارا پیٹا۔لیکن آپ محض اللہ کے فضل سے بال بال بچ گئے۔اس کے بعد اہلیہ کہتی ہیں کہ میں نے انہیں کہا کہ یہاں تو بڑے خطرناک حالات ہیں، دشمنی ہے، مخالفت ہے، کیرالہ میں تبادلہ کی درخواست کردیں کیونکہ آپ کی دشمنی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔تو کہنے لگے کہ ہم تو تبادلہ کروا کر چلے جائیں گے اور مَیں دشمنی کا حوالہ دے کے مرکز کو لکھوں گا تو مرکز شاید تبادلہ بھی کردے۔لیکن یہاں کے مقیم احمدیوں کا کہاں تبادلہ کریں گے؟ان کے لئے تو دشمنی اسی طرح قائم ہے۔تو کہتے ہیں مخالفت سے ڈر کے جانا یہ صحیح بات نہیں ہے اس لئے ہمیں اپنے وقف کے عہد کو پورا کرنا چاہئے۔ ہم وقف کر کے آئے ہیں اور جیسے بھی حالات ہیں ہمیں یہاں رہنا ہے اور ہمیں رہنا چاہئے۔ یہی کہا کرتے تھے کہ اگر شہادت کی توفیق مل گئی تو پھر اس سے بڑا انعام کیا ہے؟اس لئے ہمیں یہیں رہنا ہے۔

اسی طرح سادگی کا یہ حال تھا کہ اہلیہ بتاتی ہیں کہ کوئی فرنیچر کبھی نہیں خریدا تھا۔گھر میں کوئی ذاتی فرنیچر نہیں تھا اور ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ ہم وقف زندگی ہیں۔ جماعت جہاں کہتی ہے ہم نے وہاں جانا ہے اس لئے کہیں کبھی فرنیچر یا گھر کا سامان جو ہے ہمارے فوری تبادلہ میں روک نہ بن جائے۔ جو سہولت جماعت نے دی ہوئی ہے اسی پہ ہم نے گزارہ کرنا ہے اور اسی پہ اکتفا کرنا چاہئے۔ یہ بھی ایک مثال ہے ایک واقف زندگی کے لئے۔

گزشتہ سال املہ پورم میں تبادلہ ہوا تھا وہاں بچوں کو قرآن شریف پڑھانے کے لئے اتنے پابند تھے کہ ایک کلومیٹر روزانہ پیدل یا سائیکل پر جا کر لوگوں کو قرآن کریم پڑھا کے آتے تھے۔ یہ بھی ایک مثال ہے مبلغین کے لئے، مربیان کے لئے۔

پھر ان کی اہلیہ نے کہا کہ ان میں مہمان نوازی کی بڑی خوبی تھی۔ کہتی ہیں اگر میں بچوں کی چھٹیوں کے موقع پر یا سکول کی چھٹیوں کے موقع پر کیرالہ آنے کی وجہ سے گھر میں نہ ہوتی اور مہمان آجاتے تو کبھی انہوں نے پریشانی نہیں دکھائی۔ ہمیشہ خود ہی کھانا پکا کے مہمانوں کو کھلایا کرتے تھے۔شہادت کی بھی ان میں بہت تمنا تھی، پہلے ذکر ہوا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے بار بار حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اپنے والد مرحوم کو خواب میں دیکھا ہے اور میرے والد مجھے اشارہ کرتے ہیں، بلا رہے ہیں۔ بہرحال ایک رنگ میں ان کی شہادت اس طرح بھی ہوگئی دینی خدمت کے لئے گئے ہوئے تھے اور وہیں اس دینی دورہ کے دوران ہی ان کی حادثاتی وفات ہوئی۔ یہ بھی ایک قسم کی شہادت ہے۔ بڑے دعا گو، تہجد گزار، ملنسار، تبلیغی میدان میں ایک نڈر مجاہد تھے۔ کئی دفعہ مخالفین نے انہیں حراست میں رکھ کر مارا پیٹا۔ مَیں جلسہ کی تقریر میں جو واقعات سناتا ہوں اس میں بھی ایک دفعہ مَیں نے ان کا مار پیٹ کا واقعہ سنایا تھا جو خوفناک طریقے سے مولویوں نے ان کو مارا تھا۔ ان کے پسماندگان میں عمر رسیدہ والدہ ہیں، اہلیہ ہیں اور دو بیٹے ہیں۔ ان کے دو بڑے بھائی ہیں۔ایچ سلیمان صاحب امیر ضلع پال گھاٹ کیرالہ اور ایچ شمس الدین صاحب نظارت نشر و اشاعت قادیان کے ملیالم سیکشن میں اس وقت خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

ان کے ساتھ خدمت کی توفیق پانے والے مبلغ نوید الفتح شاہد صاحب کہتے ہیں کہ مولانا ایچ ناصر الدین صاحب کیرالہ کے رہنے والے تھے۔تقریباً اٹھارہ سال سے صوبہ آندھرا اور تلنگانہ میں خدمت بجالا رہے تھے۔ کہتے ہیں کہ اکثر اس وجہ سے یعنی ایک ہی علاقہ میں رہنے کی وجہ سے ملاقاتیں ہوتی تھیں۔ میٹنگ میں نہایت عاجزی سے بیٹھتے تھے۔ سلسلہ احمدیہ کی ترقی کے لئے ہر کام کرنے کے واسطے مستعد رہتے تھے۔ بہت ہی پیار کرنے والے وجود تھے۔ عالم باعمل تھے۔ بلاناغہ تہجد پڑھتے۔ ہر روز باقاعدگی سے تعلیم و تربیت کرتے۔ دفتری کام کے لئے ہر روز ایک خاص وقت ضرور رکھا ہوا تھا۔ بزرگوں کی عزت ان کا ایک خاص وصف تھا۔ چھوٹوں سے حسن سلوک بھی ایک خاص وصف تھا۔ ہر روز باقاعدگی سے باہر نکلتے۔ کوئی خوف نہیں تھا کہ مخالفین ہیں تو کیا کریں گے۔ اور اس وجہ سے غیر احمدیوں کا بھی حلقہ ان کا بڑا وسیع تھا کیونکہ ان سے بھی بڑی بشاشت سے ملتے تھے۔ بڑے ہر دلعزیز تھے۔ کہتے ہیں میں نے کبھی ان کی پیشانی پر شکن نہیں دیکھی۔ کبھی غصہ میں نہیں دیکھا۔ اپنے ساتھی معلمین سے بھی بڑا احسن سلوک کرتے ہمیشہ ان کا خیال رکھتے اور ہر ایک سے ایسی محبت تھی کہ ہر کوئی جو اُن سے ملتا تھا وہ ان پر فدا ہو جاتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بڑے اہتمام سے مطالعہ کرتے۔ ان کا باقاعدگی سے مطالعہ تھا اور بڑا اہتمام تھا۔ اس کے لئے انہوں نے خاص وقت رکھا ہوا تھا۔ اور یہ بھی ہر مبلغ اور مربی کے لئے ایک انتہائی اہم اور ضروری سبق ہے۔

قرآن مجید کی تلاوت سے کبھی غافل نہ رہتے۔ ڈائری ہر روز باقاعدگی سے لکھتے اور ہمیشہ سے یہ عادت رہی کہ خلافت کی طرف سے جو بات کہی جائے اس کو غور سے سننا ہے۔ ہمیشہ خطبات کو بڑے غور سے سنتے اور پھر نہ صرف سنتے بلکہ یہ کوشش ہوتی کہ پوری طرح عمل کرنا ہے۔ کوئی توجیہیں نہیں پیش کرنی بلکہ ہر ہر لفظ پر عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ اور یہ بھی ایک بڑی اہم بات ہے واقفین زندگی کے لئے۔

خلافت سے بے انتہا محبت کرنے والے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عشق اور محبت بے انتہا کا تھا۔ اور یہ کہتے ہیں یہ ایسی خصوصیات تھیں جو ان کے وجود میں نمایاں نظر آتی تھیں۔ مخالفین نے کامار یڈی میں بلال مسجد میں لے جا کر ان کو بہت مارا اور صبر سے مار کھاتے رہے اور پیچھے نہیں ہٹے۔ یہ مربی صاحب کہتے ہیں کہ مار کھا کر یہ ہسپتال میں داخل ہوئے۔ پولیس کے ذریعہ ان کو نکلوایا گیا تھا تو اس وقت ہسپتال جا کر مَیں ان کو ملا اور دیکھا کہ زخموں سے چُور ہیں اور پٹیوں میں لپٹے ہوئے ہیں لیکن چہرے پر ایک روحانی حظ تھا۔ بڑے خوش تھے اور خود ہی سارا واقعہ سنانے لگے کہ مخالفین پوچھتے تھے کہ مرزا غلام احمد نے کیا دعویٰ کیا ہے۔ یہ بتاتے کہ ظلّی نبوت کا دعویٰ کیا ہے تب مخالفین اور زیادہ مارتے۔ مار مار کے جب اَدھ مُوا کر دیتے تو پھر پوچھتے کہ وہ ظلّی نبوت کیا ہوتی ہے۔ پھر یہ کہتے کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار ہو کر جو نبوت ملتی ہے وہی آپ کی نبوت تھی۔ پھر مخالفین مارتے۔ بہرحال یہ بڑی شکرگزاری سے یہ واقعات سناتے کہ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت میں یہ توفیق بھی مجھے ملی کہ بے انتہا ماریں کھائیں۔ اور یہ مربی جو ہیں لکھنے والے وہ کہتے ہیں جب ان کا تبادلہ ہونے لگا تو مجھے کہتے ہیں کہ میرا تو یہاں سے تبادلہ ہو رہا ہے لیکن مخالفت کی جگہ پر جا کر آپ حکمت سے بہت زیادہ کام کریں اور آپ کو وہاں اس کا بہت زیادہ موقع ملے گا۔ اور پھر مخالفت کے بارے میں سمجھاتے رہے کہ کس طرح کی مخالفت ہے، کس طرح تبلیغ کرنی ہے۔ گویا کہ اپنے بعد میں آنے والوں کی بھی ہمت بڑھائی کہ ڈرنا نہیں۔ احمدیت کے پیغام کو پہنچانا ہے تو جرأت سے پہنچانا ہے۔ ایک معلم صاحب ہیں وزیر صاحب وہ کہتے ہیں کہ میں نے ہمیشہ ان کو تہجد گزار پایا۔ نمازوں کو انتہائی خشوع وخضوع سے پڑھنے والے، روزانہ تلاوت کرنے والے، نہایت خوش مزاج اور باعمل، خلافت سے خاص محبت، نماز باجماعت کا خاص خیال رکھتے، اچھے مہمان نواز سادگی پسند، فضول خرچیوں سے بچنے والے تھے۔

پھر یہ لکھتے ہیں کہ موصوف کو مطالعہ کا بڑا شوق تھا۔ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے۔ کوئی سوال پوچھا جائے تو بہترین رنگ میں جواب دیتے تھے۔ اکثر جب بھی کسی پروگرام یا محفل میں خصوصاً سفر کے دوران خدام کے ساتھ بیٹھتے تو جماعت کا تذکرہ اور ایمان افروز واقعات سنایا کرتے تھے۔ ہر ایک سے اعلیٰ اخلاق سے پیش آتے تھے جس کی وجہ سے ہر کوئی آپ کے ساتھ رہنا پسند کرتا تھا۔ اور یہ کہتے ہیں کہ جب ان کو ایک دفعہ کامار یڈی میں لیفلیٹس تقسیم کرنے کی وجہ سے مخالفین نے ان کو مارنے کا پلان بنایا۔ 20 رفروری یوم مصلح موعود کا جلسہ تھا۔ یہ نماز سنٹر پہلے پہنچ گئے تھے۔ اسی دوران سو افراد پر مشتمل غیر احمدیوں کا وفد آپ کی تلاش میں نکلا لیکن کیونکہ یہ پہلے مسجد پہنچ چکے تھے اس لئے ان کو راستے میں نہ مل سکے۔ ان مخالفین مولویوں نے یہ طریقہ نکالا کہ معلم سلسلہ تھے ہمارے محمد عمر صاحب اور ان کی اہلیہ اور دو بچے نماز سنٹر میں جلسہ میں شرکت کے لئے جا رہے تھے تو انہوں نے ان کو راستہ میں روک لیا اور کہا کہ جب تک ایچ ناصر الدین سامنے نہیں آئے گا ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔ مرحوم کو جب پتا لگا تو فوراً وہاں پہنچے اور ان کو کہا کہ میں ناصر الدین ہوں۔ چنانچہ معلم صاحب کو اور ان کی بیوی بچوں کو تو مخالفین نے چھوڑ دیا اور ان کو مارتے ہوئے لے گئے اور بڑا شدت سے سب نے مارا۔ آخر میں پولیس کے ذریعہ سے پھر ان کی بازیابی ہوئی اور مخالفین کا یہی زور تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کا تم انکار کرو اور ان کو جھوٹا کہو۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بھی بلند کرے اور ان کے بچوں کو بھی صبر اور حوصلہ دے۔

اگلا ذکر ہے محترمہ صاحبزادی امۃ الوحید بیگم صاحبہ کا جو صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی اہلیہ تھیں۔ 10 راپریل 2017ء کو رات دس بجے تقریباً 82 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

یہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں اور میری پھوپھی بھی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوتی اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی نواسی تھیں۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی ہے۔ دو دفعہ بڑی خطرناک بیماریوں سے یہ گزری ہیں لیکن بڑے صبر اور حوصلے سے بیماری برداشت کی اور ڈاکٹر نوری صاحب نے ان کے بارے میں لکھا کہ تقریباً پچھلی دو دہائیوں سے جب سے آپ بیمار تھیں میرے مشاہدے میں آپ نیکی کا ایک اعلیٰ نمونہ تھیں۔ کہتے ہیں بیماری کی تکلیف کو نہایت صبر اور ہمت سے برداشت کیا۔ کینسر کی بیماری تھی اور آخری دنوں میں تو مرض خطرناک حد تک چلا جاتا تھا۔ کہتے ہیں یہ بیماری جسمانی اور ذہنی دونوں لحاظ سے خطرناک ہوتی ہے اور پھر علاج بھی بڑا تکلیف دِہ ہے لیکن اس کے باوجود آپ نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت اور صبر سے اس بیماری کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں حارج نہیں ہونے دیا اور بڑی ہمت اور صبر سے اس بیماری کا مقابلہ کیا۔ اور ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ آپ ہنستے ہوئے اور بے خوف ہو کر سب کام کرتی رہتی تھیں اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی تھیں۔ اپنی

بیماری کے آخری ایام تک بھی گھر سنبھالا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے میاں کا بھی خیال رکھنے والی تھیں۔ میاں کے ساتھ بھی ایک مثالی تعلق تھا۔ خود بھی بیمار تھیں لیکن جب ان کے میاں مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی اینجیو پلاسٹی ہوئی ہے تو اپنی بیماری بھول کر ان کی تیمارداری بھی کرتی رہیں، خیال بھی رکھتی رہیں۔

مہمان نوازی کا وصف ان میں بہت نمایاں تھا۔ کسی وقت بھی کوئی آجاتا تو خاطر تواضع کرتیں اور غیر مہمان بھی ان کے بڑے آیا کرتے تھے، جلسہ کے دنوں میں بھی اور شوریٰ وغیرہ پر بھی تو ہمیشہ بہت زیادہ انہوں نے ان کا خیال رکھا۔ بیماری کے بعد یہاں لندن بھی دو دفعہ آئی ہیں، مجھے ملی ہیں۔ 2005ء میں قادیان میں خلافت کے بعد میرے ساتھ پہلی دفعہ ملاقات ہوئی تھی۔ پھر یہاں جب آئی ہیں تب بھی ملاقات ہوئی اور بڑا اخلاص اور وفا کا تعلق تھا ان کا خلافت کے ساتھ۔ باوجود بڑا رشتہ ہونے کے، بڑی عمر ہونے کے انتہائی عاجزی سے ملتی تھیں۔ ہماری والدہ کے ساتھ ان کا نند بھابھی کا رشتہ تھا لیکن عمر کے لحاظ سے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی سب سے چھوٹی بیٹی یہ تھیں۔ اور میری سب سے بڑی ہمشیرہ اور یہ تقریباً ہم عمر ہی تھیں اور اس لحاظ سے میری والدہ نے ہمیشہ ان سے اپنے بچوں کی طرح سلوک کیا اور انہوں نے بھی کبھی ان کو بھابھی نہیں سمجھا بلکہ ہمیشہ میں نے دیکھا ہے کہ بڑا ادب، احترام اور لحاظ تھا اور انہوں نے میری والدہ کو ہمیشہ بڑا بزرگ سمجھا اور ایک ایسا تعلق تھا جو مثالی تھا۔

ان کا نکاح 26ر دسمبر 1955ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے پڑھایا تھا اور اس وقت ان کے ساتھ حضرت سید میر محمود احمد کا نکاح بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیٹی صاحبزادی امۃ المتین کے ساتھ ہوا۔ پھر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی ایک بیٹی کا نکاح بھی اعجاز الحق صاحب کے ساتھ ہوا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 26ر دسمبر کو جلسہ کے افتتاح سے پہلے فرمایا کہ افتتاحی کلمات اور دعا سے پہلے میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا کہ عام طریق تو یہی ہے کہ نکاح جلسہ کے بعد 29ر دسمبر کو ہوا کرتے ہیں مگر ان نکاحوں میں کچھ مستثنیات ہیں۔ آپ فرماتے ہیں ایک یہ کہ میری اپنی لڑکی امۃ المتین کا نکاح ہے جو سید میر محمود احمد صاحب ابن میر اسحاق صاحب سے قرار پایا ہے۔ دوسرے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی لڑکی کا ہے اور تیسرے امۃ الوحید بیگم بنت مرزا شریف احمد صاحب کا نکاح ہے جو مرزا خورشید احمد ابن مرزا عزیز احمد سے قرار پایا ہے۔ اور مرزا خورشید احمد صاحب واقف زندگی بھی ہیں۔ اور پھر آگے حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ ابھی یہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور وقف کریں گے۔ پھر حضرت مصلح موعود نے دعائیہ کلمات کہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ ان سارے نکاحوں کو بابرکت کرے دینی طور پر بھی اور دنیوی طور پر بھی اور آئندہ سلسلہ کی طاقت اور قوت کی بنیاد ان نکاحوں کے ذریعہ سے پیدا ہو۔ (ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 3 صفحہ 672، 675، 676)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو چھ بیٹے عطا فرمائے جن میں سے چار بیٹے واقف زندگی ہیں۔ دو ڈاکٹر ہیں، فضل عمر ہسپتال میں کام کر رہے ہیں۔ ایک پی۔ایچ۔ڈی ڈاکٹر ہیں جو نظارت تعلیم میں ہیں اور ایک وکیل ہیں جو صدر انجمن احمدیہ میں مشیر قانونی کے دفتر میں ہیں۔

ان کی لجنہ کی خدمات کا عرصہ بھی تقریباً 29 سال پر پھیلا ہوا ہے جس میں سیکرٹری صنعت و تجارت اور نائب صدر اوّل رہیں اور سیکرٹری صنعت و تجارت کے طور پر جو انہوں نے خدمات بجالائیں اس میں ان کا ایک تو مزاج، ذوق بڑا اچھا تھا اور غریبوں سے کام کرواتی تھیں۔ ہاتھ سے کڑھائی کا یا سلائی کا کام کروانے سے ایک تو ان کو اجرت مل جاتی تھی دوسرے نمائش میں ہمیشہ ربوہ کی لجنہ کی اس لحاظ سے کافی آمد ہو جایا کرتی تھی۔ اپنے بالا افسر کی اطاعت قطع نظر اس کے کہ کیا رشتہ ہے اور کیا عمر کا فرق ہے، بے انتہا تھی۔ میری اہلیہ نے مجھے بتایا کہ دو سال جب وہ صدر لجنہ ربوہ رہی ہیں تو یہ سیکرٹری صنعت و تجارت اور نائب صدر کے طور پر ان کے ساتھ کام کرتی رہیں اور ہمیشہ بڑی خوش دلی سے اور بڑی عاجزی سے، بڑی اطاعت سے ساتھ کام کیا اور جو بھی ان کے ذمہ کام لگایا گیا اس کو انہوں نے بڑی بشاشت سے سرانجام دیا۔

ان کے خاوند مکرم مرزا خورشید احمد صاحب کہتے ہیں کہ ایک واقف زندگی کی بیوی ہونے کا حق ادا کیا۔ میرے سے کبھی کوئی مطالبہ نہیں کیا۔ بچوں کی تربیت کا خیال رکھا اور یہی تربیت کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چھ بیٹوں میں سے چار واقف زندگی ہیں۔ اور پھر اپنے بچوں کے ساتھ ساتھ گھر میں موجود ملازمین کے بچوں کو بھی بڑے احسن رنگ میں رکھا۔ اگر کوئی قرآن شریف نہ پڑھا ہوا ہوتا تو اسے قرآن کریم پڑھاتیں۔ اپنے بچوں کے ساتھ ان ملازمین کے بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھایا۔ بڑی تعداد میں ایسے بچے ہیں جن کو ان کی عمر کے مطابق پہلے قرآن کریم ناظرہ اور پھر باترجمہ پڑھایا۔

یہ لکھتے ہیں کہ کالج کے زمانے میں انہوں نے جب وہ پڑھ رہی تھیں خواب میں دیکھا کہ ان کے ماموں میاں عبدالرحمٰن صاحب جو مالیر کوٹلہ کے تھے انہوں نے بڑے خوش نما اور دیدہ زیب سونے کے کنگن کسی عورت کے ہاتھ آپ کے لئے بھجوائے ہیں اور ساتھ کہا کہ '65 تے 82'۔ (یعنی 65 اور 82)۔ وہ عورت آپ کو کنگن دیتے ہوئے کہتی ہے کہ 65 اور 82۔ آپ تصدیق کے لئے دوبارہ پوچھتی ہیں کہ 65 اور 82؟ تو کہتی ہیں اس بارے میں مجھے اس وقت سمجھ آیا جب 65ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات ہوئی اور 82ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی۔

ان کے بیٹے عزیزم عدیل لکھتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر 100 سے زائد مہمان ہوتے تھے ان کی مہمان نوازی بڑی خوش دلی سے کرتیں اور جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ہجرت کی ہے اس وقت ان کے سفر کے لئے چائے اور دوسری چیزوں کا انتظام انہوں نے کیا اور اپنے ہاتھ سے اپنی نگرانی میں بعض ایسی چیزیں جو ان کو پسند تھیں بنا کے بھجوایا کرتی تھیں اور وہی سلوک جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ تھا اسی طرح میرے ساتھ رکھا اور مجھے بھی وہ خاص حلوہ جو اُن کا ہوتا تھا اپنے ہاتھ سے اپنی نگرانی میں بنا کے بھیجا کرتی تھیں۔ بڑا عزت اور احترام تھا۔ اپنی والدہ کی بڑی خدمت کی۔ اپنے ساس سسر کی بڑی خدمت کی۔ اپنی نندوں کو چھوٹی بیٹیوں کی طرح رکھا۔ تلاوت قرآن کریم اور نمازوں کی بڑی پابند تھیں اور بچوں کو بھی اسی طرح پابند رکھا اور مسجد بھجوایا کرتی تھیں اور بچوں کو پھر نماز فجر کے بعد تلاوت کے لئے بٹھاتیں ان سے کہتیں تلاوت کرو۔ غریبوں کا خیال رکھنا، ملازمین کا خیال رکھنا بہت زیادہ تھا۔ اور میں نے پہلے بھی بتایا کہ ایک گھر میں رہنے کی وجہ سے میرے سے بے تکلفی تھی تو ان کے بیٹے لکھتے ہیں کہ خلافت کے بعد انہوں نے کہا کہ پہلے تو میں زبردستی بعض کام کروالیا کرتی تھی۔ اب جو کام میرے ذمہ تھے یعنی ان کے کام جو مَیں انجام دیا کرتا تھا وہ کس طرح ہوں گے یا ان کی زمینوں کے معاملات تھے۔ بہرحال میں نے ان کو تسلی دی تو اس کے بعد سے کبھی انہوں نے کسی قسم کا مطالبہ نہیں کیا اور جو میں کہتا تھا اس کے مطابق ہمیشہ عمل کرتی رہیں اور راضی ہوتی رہیں۔

ان کی ایک نند جو میری بھابھی بھی ہیں وہ لکھتی ہیں کہ ہمارا ان سے تعلق بالکل ویسا ہی تھا جیسے ایک ماں کا اپنی بیٹیوں سے ہوتا تھا۔ والدہ محترمہ کی وفات کے بعد ہم سب کا بہت خیال رکھا۔ ہماری شادیوں میں جوڑے، زیور، جہیز وغیرہ کے سارے انتظامات خود کروائے جیسے ایک ماں اپنی بیٹی کے لئے کرتی ہے۔ شادی کے بعد آج تک ہر عید پر عیدی بھجواتیں جیسے مائیں اپنی بیٹیوں کو بھجواتی ہیں۔ کئی غریب بچیوں کو اپنے گھر میں پالا اور ان کی ہر طرح سے دینی اور دنیاوی تعلیم و تربیت کا خیال رکھا۔ ایک ملازمہ کی بچی تھی جو انہوں نے خود پالی تھی اور یہ کہتی ہیں کہ اس کی شادی پر اپنی سب نندوں کو پیغام بھیجا کہ اگر تم اس کی شادی پر شامل نہ ہوئی تو میں تم لوگوں کے بچوں کی شادی میں شامل نہیں ہوں گی۔ اس طرح غریبوں سے بھی قربت کا اظہار کرتی تھیں۔ ان کی ایک سب سے چھوٹی نند جو ہیں وہ لکھتی ہیں کہ میں نے ایک دفعہ ان سے پوچھا کہ کتنی عمر سے آپ نے تہجد پڑھنی شروع کی تھی؟ انہوں نے جواب نہیں دیا۔ مجھے ٹالنا چاہا۔ لیکن کہتی ہیں میرے بار بار کے اصرار پر انہوں نے بتایا کہ میں بارہ سال کی عمر سے باقاعدہ تہجد پڑھ رہی ہوں۔ اسی طرح کئی بچیوں کے جہیز اور تعلیم کے اخراجات برداشت کرتی تھیں اور لجنہ کا جو دستکاری فنڈ ہوتا تھا اس میں سے بھی دلوایا کرتی تھیں۔ بعضوں کی رونقیں ایسی ہوتی تھیں جہاں بچیوں کی شادی کی رونق ہے لیکن کوئی پوچھنے والا نہیں، غریب بچی ہے تو اپنے گھر سے کھانے وانے کا بھی انتظام انہوں نے کیا۔ اور خلافت سے اخلاص کا ایک واقعہ ان کے میاں خورشید احمد صاحب کے بھانجے لکھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ شہد کی ایک شیشی پڑی تھی۔ میں نے کہا مجھے دے دیں تو انہوں نے میرا کہا کہ یہ تو مجھے اُس نے بھیجی ہے۔ یہ تو میں نہیں دے سکتی۔ اس طرح کی ایک اور شیشی پڑی ہے وہ تم لے لو۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے چھ بہوئیں تھیں۔ ہر ایک سے ان کا بہترین سلوک تھا اور ہر ایک کو بیٹیوں کی طرح رکھا ہوا تھا اور ان کی چھوٹی بہو یہاں لندن میں ڈاکٹر حامد اللہ صاحب ہیں ان کی بیٹی ہیں۔ ان کی اہلیہ بھی آجکل بیمار ہیں ان کی وجہ سے ان کی اس بہو کو، عطیہ کو لندن آنا پڑا تو انہوں نے کہا تم بے فکر ہو کر جاؤ۔ باوجود اس کے کہ خود بیمار تھیں انہوں نے کہا تم جاؤ اپنی ماں کی خبر گیری کرو، یہاں بچے چھوڑ جاؤ میں بچے سنبھال لوں گی۔ انتہائی تکلیف میں بھی بڑے صبر سے انہوں نے اپنا ہر کام کیا ہے۔

میری چھوٹی ہمشیرہ لکھتی ہیں کہ کارکنان سے جب کام کرواتیں تو بڑے آرام سے کرواتیں اور نمائش کی ڈیوٹیوں میں بعض دفعہ نقصان بھی ہو جاتا تو زیادہ سختی نہیں کرتی تھیں۔ بڑے تحمل کے ساتھ کام کرتی تھیں اور اس وجہ سے لجنہ کی ممبرات ان کے ساتھ کام کرنا پسند کرتی تھیں۔ اسلامی امور میں بھی

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بہت زیادہ Prefect تھیں۔ کارکنات کو کسی قسم کی تکلیف ہوتی تو اسے دور کرنے کی فوری طور پر کوشش کرتیں۔

میری چھوٹی ہمشیرہ امۃ القدوس صاحبہ لکھتی ہیں کہ انسان کے عمل میں کمی بیشی تو ہوتی رہتی ہے تاہم ان کی گھٹی میں یہ چیز شامل تھی کہ قرآن وحدیث کے ساتھ بہت تعلق تھا۔ نیکی تو گویا ان کی سرشت میں داخل تھی۔ جب دیکھتیں کہ ہماری روایات اور تعلیم کے خلاف بات ہوئی ہے تو کھل کر اس کے خلاف بولتی تھیں۔

سب سے چھوٹی ہونے کی وجہ سے بچپن سے بہت لاڈلی تھیں لیکن بہت زیادہ انکسار تھا اور ہمیشہ انکساری سے ہر ایک سے ملتی تھیں۔ میری بڑی ہمشیرہ امۃ الرؤوف صاحبہ نے لکھا کہ پارٹیشن کے بعد ماڈل ٹاؤن لاہور میں جب ہم حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے ساتھ رہتے تھے اس وقت حضرت مرزا شریف احمد صاحب سب کو اکٹھا کر کے باقاعدگی سے قرآن وحدیث پڑھاتے تھے تو کہتی ہیں اس کے بعد پھر ہماری پھوپھی، امۃ الوحید صاحبہ جو فوت ہوئی ہیں، ان کو بھی اس وقت سے ایسی جاگ لگی کہ خود پڑھا اور پھر اپنے بچوں کو اور دوسرے بچوں کو بھی پڑھایا اور ایک بچے کی زبان کا مسئلہ تھا تو گھنٹوں بیٹھ کے دہرا دہرا کر قرآن کریم اس کو سکھایا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی مسئلہ نہیں رہا اور وہ بولنے والا بچہ ہے۔ میری ہمشیرہ لکھتی ہیں کہ میٹرک کے بعد ایف۔اے ربوہ سے کیا۔ تہجد کے بعد اپنی پڑھائی شروع کر دیتی تھیں اور نماز کی طرف بھی ہمیشہ توجہ رہتی تھی۔

اسی طرح باقی لوگوں نے بھی مختلف اوصاف لکھے ہیں۔ پھر ان کے بیٹے نے لکھا کہ خلافت سے پہلے تو جو آپ سے تعلق تھا وہ اَور تھا اور خلافت کے بعد کہنے لگیں کہ بھتیجے کا رشتہ ختم ہو گیا، اب صرف خلافت کا رشتہ باقی رہ گیا ہے۔ یہاں بھی جب آتی تھیں تو ملنے آتی تھیں۔ بعض دفعہ بیٹھی ہوتی تھیں تو ایک دم کھڑی ہو جاتی تھیں۔ میں نے کہا بھی کہ بیمار ہیں بیٹھی رہا کریں۔ میری اہلیہ نے بھی کہا لیکن فوراً کھڑی ہو جاتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ پر بڑا توکّل تھا۔ ایک دفعہ ان کے چھوٹے بیٹے کی شادی بڑے سے پہلے ہو گئی۔ بڑے کے لئے انہوں نے گھر میں اپنا ایک حصہ بنایا ہوا تھا تو ان کے خاوند نے کہا کہ وہ حصہ چھوٹے کو دے دیں کیونکہ فی الحال اَور توفیق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہیں، جو بڑے کے لئے بنایا ہے وہ بڑے کے لئے ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ انتظام کر دے گا۔ اور ایک دن اتفاق سے یا اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی کہ قرآن کریم پڑھتے ہوئے ایک آیت پر ان کی توجہ ہوئی اور انہوں نے اپنے خاوند کو کہا کہ اس آیت سے میں سمجھتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری ضرورت پوری کر دے گا۔ چنانچہ اس زمانے میں جو سستا زمانہ تھا انہوں نے کچھ پرائز بانڈ لئے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا ایک لاکھ روپے کا پرائز بانڈ نکلا جس کی وجہ سے انہوں نے وہ گھر بنا دیا۔

پھر بیٹا یہ لکھتا ہے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات کی اطلاع آئی تو ہم سب لوگ نماز کے لئے مسجد گئے ہوئے تھے اور ہماری امی بھی بڑے صدمہ میں تھیں تو اس وقت میری بڑی بھابھی نے اونچا رونا شروع کیا تو امی نے اسے کہا کہ خاموش ہو جاؤ، اس وقت جماعت پر ابتلاء کا وقت ہے اور یہ دعاؤں کا وقت ہے، اس وقت دعائیں کرو۔ یہ کہتے ہیں کہ میں نو سال کا تھا جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات ہوئی ہے۔ بچہ تھا تو کسی بات پر میری ہنسی نکل گئی تو مجھے بڑے زور سے ڈانٹا کہ تم چپ کرو، تمہیں پتا نہیں کہ اس وقت جماعت کے کیا حالات ہیں۔ بچپن سے ہی احساس دلا دیتی تھیں کہ جماعت کی اہمیت کیا ہے۔ اسی طرح بچوں کو مختلف Incentive دے کے سورتیں یاد کرواتی رہیں۔

ان کے گھر میں ہی پلی بڑھی ایک بچی جس کے میاں بھی دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں کارکن ہیں یہ کہتی ہیں کہ چار پانچ سال کی عمر سے آپ کے گھر میں ہوں۔ آپ نے مجھے پڑھایا۔ ہر لحاظ سے میری تربیت کی۔ میری شادی کروائی۔ شادی کے بعد جب کوئی کام ہوتا مجھے اپنے گھر بلوا لیتیں۔ کہتی ہیں ایک دفعہ میرے گھر آئیں تو ایک پرانی طرز کا صوفہ پڑا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا یہ کہاں سے آیا ہے؟ بتایا کہ کسی ہمسائے نے دیا ہے۔ انہوں نے کہا یہ صوفہ اٹھواؤ اور نیا صوفہ فوری طور پر بنوا کر دیا۔

یہ خاتون کہتی ہیں میرے بیٹے کی پڑھائی کا بڑا خیال رکھا اور آخری بیماری کے ایام میں بھی بیٹے کی شادی کے لئے زیور وغیرہ بنوا کر دیا اور ہر چیز کو باریکیوں سے دیکھتی تھیں۔

اسی طرح رضاعی رشتوں کا بڑا خیال رکھنے والی تھیں۔ ان کی رضاعی والدہ جو اُن کو دودھ پلانے والی تھیں ان کا بیٹا سوئٹزرلینڈ میں ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد کی پریشانی میں اور ہر تکلیف میں ان کا بڑا خیال رکھا۔ اسی طرح ان کی رضاعی بہن تھیں ان کے عزیز نے مجھے لکھا کہ انتہائی عاجزی سے اس کی بیماری کے دنوں میں اس کا خیال رکھا۔ تو یہ بہت سارے اوصاف ان میں تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں میں بھی یہ اوصاف جاری فرمائے اور ان کا خلافت سے وفا کا تعلق ہو اور اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

نمازوں کے بعد تینوں مرحومین جن کا میں نے ذکر کیا ہے ان کا میں جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

بقیہ: دورہ جرمنی از صفحہ 20

سے سیکھا۔ انہوں نے فرمایا کہ شدّت پسندی، دہشتگردی، جہاد، جنگ یہ کوئی اسلام نہیں ہیں۔ اصل اسلام یہی ہے کہ تم بندے کو خدا سے ملاؤ یا اپنے آپ کو خدا سے ملاؤ اور اسی مقصد کے لئے انہوں نے کہا کہ مَیں آیا ہوں۔ دوسرا یہ بتایا کہ ایک دوسرے کے حق ادا کرو۔ اور یہ دو چیزیں ہیں جو جماعت احمدیہ کی تعلیم کی بنیاد ہیں اور یہی چیزیں ہیں جن کو آگے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت لے کے جا رہی ہے۔

ایک خلافت دنیا میں بہت مشہور ہے جو داعش کہلاتی ہے۔ جس نے دنیا میں فساد پھیلا دیا ہے۔ جس نے دنیا میں ہر طرف دہشتگردی پھیلائی ہوئی ہے۔ نہ صرف مغرب میں بلکہ اپنے ممالک میں بھی۔ عراق میں، سیریا میں اور دوسرے اسلامی ممالک میں۔ سینکڑوں ہزاروں لوگ بلاوجہ قتل کر دیئے ہیں۔ وہ خلافت نہیں ہے کیونکہ وہ صحیح اسلامی تعلیم پہ نہیں چل رہی۔ اور وہ خلافت ہو بھی نہیں سکتی کیونکہ وہ اُس طریقہ کے مطابق نہیں آئی جو بانیٔ اسلام ﷺ نے بیان فرمایا تھا اور جو پیشگوئی فرمائی تھی کیونکہ صحیح خلافت اُسی وقت آنی تھی جب اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے مسیح موعودؑ اور مہدی موعودؑ نے آنا تھا اور اس کے بعد پھر اس کام کو اس نے جاری رکھنا تھا جس کام کے کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسے بھیجا تھا اور وہ کام جیسا کہ میں نے بتایا اللہ تعالیٰ سے بندہ کو ملانا اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا ہے۔ پس یہ ہے بنیادی فرق حقیقی خلافت اور غیر حقیقی خلافت میں۔ اس کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ اس لئے اسلام کی تعلیم سے کسی بھی غیر مسلم کو ڈرنے کی یا اس سے کسی قسم کا تحفّظ رکھنے کی ضرورت نہیں۔

یہاں میئر صاحب نے ذکر کیا کہ اس علاقہ کی مسجد میں ہم نے ایک درخت لگایا۔ جہاں درخت اور پودے ظاہری طور پر خوبصورتی کے لئے لگائے جاتے ہیں، جہاں پھلدار درخت پھل حاصل کرنے کے لئے لگائے جاتے ہیں، جہاں درخت اور سبزہ ماحول کو صاف کرنے کے لئے لگایا جاتا ہے آجکل climate change کا بھی بڑا زور ہے، polution کا بڑا زور ہے اور اس کے لئے plantation بھی کی جاتی ہے۔ لیکن ہمارے درخت ان ظاہری درختوں کے ساتھ محبت کے درخت بھی ہیں۔ ہم وہ درخت لگانا چاہتے ہیں جو ظاہری طور پر جہاں ماحول پر خوبصورتی ظاہر کریں، ماحول کو صاف کریں، پھلدار ہوں تو پھل دیں، وہاں محبت کے پھل بھی ان کو لگنے والے ہوں اور ہمارے ہمسائے ہمارے سے زیادہ سے زیادہ پیار اور محبت اور اپنے حقوق کو حاصل کرنے کے پیغامات لینے والے ہوں۔ پس درخت کی ایک ظاہری حیثیت ہے۔ اس ظاہری حیثیت کے ساتھ اس درخت کی ایک روحانی حیثیت بھی ہوتی ہے جو ہم اپنے ذہن میں رکھتے ہیں اور ہر احمدی کو یہ اپنے ذہن میں رکھنا چاہئے۔

ہماری ایم پی محترمہ نے بھی صحیح بات کی۔ ان کے جذبات کا بھی شکریہ۔ انہوں نے کہا کہ افہام وتفہیم سے یہاں لوگ رہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ بھی رہتی ہے۔ اور اس مسجد کے بننے کے بعد یہ افہام وتفہیم کی جو حالت ہے اُس میں مزید بہتری پیدا ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ہم دنیا میں ہر جگہ اختلافات کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔ ہم دنیا میں ہر جگہ دہشتگردی کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں اور ہم یہی چاہتے ہیں کہ دنیا ایک دوسرے سے اختلافات کرنے کی بجائے محبت اور پیار سے رہے اور آپس میں مل جل کر رہے۔

دنیا میں مختلف مذاہب ہیں۔ بلکہ ہم مسلمانوں کے ایمان کے مطابق تو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہر قوم میں نبی اور اپنے فرستادے بھیجے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اور ہر قوم میں آنے والا نبی اور ہر قوم میں اللہ تعالیٰ کا فرستادہ یہ پیغام لے کر آیا کہ تم خدا تعالیٰ کی عبادت کرو اور نیکیوں کو پھیلاؤ۔ اور یہی وہ تعلیم ہے جو اسلام کی تعلیم ہے اور ہمارے خیال کے مطابق اس تعلیم میں مزید وسعت پیدا کر کے قرآنِ کریم میں بڑی تفصیل سے اس تعلیم کو بیان کیا گیا ہے۔

لوگ سمجھتے ہیں کہ قرآنِ کریم میں جہاد کے متعلق کہا گیا ہے، دہشتگردی کے متعلق کہا گیا اس لئے یہ مسلمان دہشتگرد ہیں۔ حالانکہ قرآنِ کریم میں امن اور پیار اور محبت کی تعلیم انتہائی زیادہ ہے اور اگر کہیں جہاد کی تعلیم ہے تو جہاد بعض شرائط کے ساتھ ہے۔ اصل میں ایک یہ چیز سمجھنے والی ہے کہ جہاد کے اصل معنی کوشش کے ہیں اور برائی کو ختم کرنے کی کوشش ہے اور یہی حقیقی جہاد ہے جو جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ ایک زمانہ تھا جب مسلمانوں پر حملے کئے جاتے تھے ۔ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں آپؐ نے کسی پر زیادتی نہیں کی بلکہ آپؐ پر جب ظلم وزیادتی کی گئی تو تب آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا جواب دینے کی اجازت ملی اور وہ بھی اس شرط کے ساتھ قرآنِ کریم میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ جو ظالم لوگ ہیں یہ مذہب کو ختم کرنا چاہتے ہیں صرف اسلام کو نہیں۔ قرآنِ کریم میں یہ بھی بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ اگر تم نے ان کے ہاتھ نہ روکے تو پھر نہ کوئی چرچ باقی رہے گا، نہ کوئی synagogue باقی رہے گا، نہ کوئی ٹیمپل باقی رہے گا اور نہ کوئی مسجد باقی رہے گی جہاں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے۔ تو اس تفصیل سے قرآنِ کریم میں بیان ہوا ہے۔ پس یہ ہو نہیں سکتا کہ ایک حقیقی مسلمان، مسجد میں جانے والا، کبھی کسی دوسرے مذہب کے خلاف کوئی حرکت کرنے والا ہو۔ ہاں جب حملے ہوئے تو اس وقت جواب دیئے گئے اور جنگیں لڑی گئیں۔ اسی لئے ایک موقع پر آنحضرت ﷺ نے ایک جنگ سے واپس آتے ہوئے فرمایا کہ ہم چھوٹے جہاد سے جو ہم پر مجبوراً ٹھونسا گیا تھا بڑے جہاد کی طرف آ رہے ہیں جہاں ہم پیار اور محبت کی تعلیم پھیلائیں اور قرآنِ کریم کی تعلیم پھیلائیں اور آپس میں پیار اور محبت سے رہیں۔ پس یہ ہے وہ حقیقی اسلام جس پہ جماعتِ احمدیہ عمل کرتی ہے اور یہ ہے وہ حقیقی اسلام جس کو ہر مسلمان کو اس زمانہ میں ماننے کی ضرورت ہے۔

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 0092 47 6212515

28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ

0044 203 609 4712

0044 740 592 9636

مسلمانوں کے بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا یہ پیغام بھی تھا کہ جب وہ شخص آئے گا جو اسلام کی صحیح تعلیم کو بیان کرے گا اور پھیلائے گا تو تم اس کو مان بھی لینا۔ پس جماعت احمدیہ کی اگر یہ تعلیم ہے کہ محبت سب کے لئے ،نفرت کسی سے نہیں، تو یہ کوئی نئی تعلیم نہیں۔ بلکہ یہ وہ تعلیم ہے جو اسلام کی بنیادی تعلیم ہے اور جو قرآنِ کریم میں بیان ہے اور جس کو مسلمان علماء اپنے ذاتی مقاصد اور مفادات حاصل کرنے کے لئے توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں اور مسلمانوں کو اتنی توفیق نہیں کہ خود دیکھیں کہ حقیقی تعلیم کیا ہے۔اور یہ غلط لیڈرشپ ہی ہے جس نے مسلمانوں کو غلط رستوں پر ڈال دیا ہے۔ اور اسلام کی صحیح لیڈرشپ وہی ہے جو بانیٔ اسلام کی پیشگوئی کے مطابق آئی اور اب جماعت احمدیہ اُس کو لے کر آگے چل رہی ہے۔ پس یہ ہے اسلام کی حقیقی اور بنیادی تعلیم اور یہ ہے مسجد کی تعمیر کا مقصد ۔ اس لئے ہمارے ہمسائے بھی اگر اُن کے کوئی تحفظات تھے تو اُن کے تحفظات اب ختم ہو جانے چاہئیں کہ مساجد کا مقصد جہاں عبادت کرنا ہے وہاں لوگوں کے حقوق ادا کرنا ہے اور ہمسایوں کے حقوق ادا کرنا ہے ۔ امن اور سلامتی کا پیغام پہنچانا ہے۔

اسلام کا مطلب ہی امن اور سلامتی ہے۔ اور ہم اس یقین پر بھی قائم ہیں قطع نظر اس کے کہ کسی کا کیا مذہب ہے یا کسی کا مذہب نہیں ہے تب بھی ہم اس خدا پہ یقین رکھتے ہیں جو ربّ العالمین ہے یعنی تمام لوگوں کا رب ہے ۔ جو اُس کے قوانین ہیں اس کے تحت جہاں وہ مذہب کے ماننے والوں کو ظاہری چیزیں مہیّا کرتا ہے مذہب کے نہ ماننے والے کو بھی ظاہری چیز مہیّا کرتا ہے۔

ہمارے ایمان کے مطابق انسان کا حساب مرنے کے بعد ہوگا۔ اس لئے ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ اِس دنیا میں کسی کے بارہ میں فیصلہ کریں کہ کون کیسا ہے ۔ ہاں صحیح پیغام پہنچانا، پیار اور محبت کا پیغام پہنچانا، اللہ تعالیٰ کی طرف آنے کا پیغام پہنچانا، یہ ہمارا کام ہے جو ہم کرتے چلے جا رہے ہیں اور انشاء اللہ کرتے چلے جائیں گے اور مجھے امید ہے کہ اِس مسجد کے بننے کے بعد یہاں کے رہنے والے احمدی پہلے سے بڑھ کر اس کام کو کریں گے ۔ پہلے سے بڑھ کر جہاں مسجد میں آ کر اپنی عبادتوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے وہاں اپنے ہمسایوں کا، اپنے دوستوں کا، اپنے ساتھیوں کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں گے اور ہمیشہ پہلے سے بڑھ کر پیار اور محبت کے پیغامات ہم سب کو اُن کی طرف سے ملیں گے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ ایسا ہی کریں گے۔ اللہ کرے کہ ایسا کریں۔شکریہ۔

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بجکر سترہ منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

....

میڈیا کے نمائندگان کو انٹرویو

اس کے بعد درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے جرنلسٹس نے حضور انور کا انٹرویو لیا:

1. Augsberg T.V.
2. Augsberg Allgemeine Zeitung
3. Digital Radio Augsberg
4. Sonntag Press Augsberg

☆ **ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ حضور انور نے اپنے ایڈریس میں فرمایا ہے کہ ہمیں اسلام کی اصل تعلیم کی تصویر کو دیکھنا چاہئے جو یہ ہے کہ انسانی اقدار کو اپنایا جائے۔ ہم مزید یہ کہنا چاہتے ہیں کہ عیسائیوں، یہودیوں اور مسلمانوں کے لئے کیا ضروری ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ

مَیں خاص طور پر پریس والوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب آپ اسلام کی وہ غیر حقیقی تصویر دیکھتے ہیں جو داعش ظلم وستم کرتے ہوئے پیش کرتا ہے تو آپ اس کو بڑی سرخیوں سے شائع کر دیتے ہیں۔ مگر جب ہم اپنا پیغام پیش کرتے ہیں اور لاکھوں افراد سالانہ جماعت میں شامل ہوتے ہیں تو آپ اس بات کی خبر ہی نہیں دیتے۔ مجھے نہیں معلوم کہ ہمارے پریس والوں سے روابط صحیح نہیں یا کوئی اَور مسئلہ ہے یا پھر آپ وہ خبریں دیتے ہی نہیں جو سنسنی خیز نہ ہوں۔ اگر آپ اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنا چاہتے ہیں تو اس پیغام کو پھیلائیں جو ہم پیش کرتے ہیں۔

☆ **ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ہم کیا کر سکتے ہیں، کس طرح سے تمام مذاہب ہم آہنگی سے رہ سکتے ہیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ

قرآن کریم کہتا ہے کہ آپ کا اپنا مذہب ہے اور میرا اپنا مذہب ہے اور مذہب میں کوئی جبر نہیں۔ اگر مَیں اچھائی کی خبر دیتا ہوں تو کچھ افراد اسے قبول کر لیتے ہیں اور ہر سال چار پانچ لاکھ سے زیادہ افراد قبول کرتے ہیں اور ہماری جماعت میں داخل ہوتے ہیں۔ یہ اچھائی کی خبر ہی ہے۔ اسی لئے تو وہ جماعت میں داخل ہوتے ہیں۔

ہم ہمیشہ یہی کہتے ہیں باوجود اس کے کہ مختلف مذاہب کے پیروکار ہیں مثلاً عیسائی ہیں، یہودی ہیں، مسلمان ہیں، بدھ مت، ہندو اور سکھ ہیں مگر ان سب میں ایک چیز مشترک ہے اور وہ خدا تعالیٰ ہے۔ پس ہمیں خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے آپس میں مل جُل کر رہنا چاہئے۔ دوسری مشترکہ چیز انسانیت ہے اور انسانیت کے تحفّظ کے لئے ہمیں آپس میں مل جُل کر ہم آہنگی، امن پسندی اور محبت سے رہنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک دوسرے کے ساتھ رہنے سے مراد ایک دوسرے کو جاننا بھی ہے۔ آپ کا ایک اپنا نظریہ ہے اور میرا ایک اپنا نظریہ ہے۔ ایک فیملی میں بھی تو بہن بھائیوں کے مختلف نظریے ہوتے ہیں اور ضروری نہیں کہ اگر وہ آپ کے نظریہ سے متّفق نہ ہوں تو آپ ان کے بارہ میں بُرا بھلا کہیں بلکہ آپ ان کے ساتھ محبّت سے رہیں گے۔ پس ہمیں بھی باوجود مذہب کے بارہ میں مختلف عقائد رکھنے کے ایک فیملی کی طرح رہنا چاہئے۔

☆ **ایک جرنلسٹ نے عرض کیا کہ آپ کے نزدیک آج اس مسجد کے افتتاح کی ایسے وقت میں کیا اہمیّت ہے کہ جب دنیا میں دہشتگر دی پھیلی ہوئی ہے اور ایک دوسرے کے خلاف جنگ کر رہے ہیں۔**

اس پر حضور انور نے فرمایا: اسی لئے تو مَیں نے آج یہ پیغام دیا ہے کہ حقیقی اسلام وہ ہے جو ہم پیش کر رہے ہیں اور جس کی تبلیغ کر رہے ہیں یہی اصل اور حقیقی پیغام ہے اور ہمیں دنیا کے کناروں تک پہنچانا چاہئے اور ہم اپنی استطاعت کے مطابق بہترین کوشش کر رہے ہیں کہ اس پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچائیں اور ہمارا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچ چکا ہے۔ آج وہ جماعت جس کی ایک انسان نے بھارت کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں بنیاد رکھی تھی جبکہ وہاں پکّی سڑک تک نہیں تھی۔ وہ آج دنیا کے 209 مما لک میں پھیل چکی ہے اور احمدی دنیا بھر میں بستے ہیں۔ پس ایسے وقت میں جب ایک طرف تو کچھ تشدّد پسند مسلمان اسلام کی غیر حقیقی تصویر پیش کر رہے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم مزید جوش سے اسلام کی حقیقی تصویر پیش کریں جو امن، محبت اور ہم آہنگی ہے۔

☆ **ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:** اسلام کے معنی ہی امن کے ہیں اور ہم امن پسند لوگ ہیں اور ہم اس شہر کا حصہ ہیں۔ اس صوبہ کا حصہ ہیں اور اِس ملک کا حصہ ہیں اس لئے آپ دیکھیں گے کہ احمدی ہر لحاظ سے معاشرہ میں Integrated ہیں اور ہم ملک اور قوم کی بہتری کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ ہم اپنی تمام کوشش کرتے ہیں کہ دنیا میں اپنے ملک کا نام روشن کریں اور یہی کام ہم کب سے کر رہے ہیں اور اگر اس شہر کا ماٹو امن ہے تو یہی ہمارا پیغام ہے یعنی امن، محبت اور ہم آہنگی، رواداری۔

....

بعدازاں اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیّت میں کھانا کھایا۔

کھانے کے بعد مختلف مہمان باری باری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاس آ کر ملاقات کرتے رہے۔ حضور انور ازراہ شفقت اُن سے گفتگو فرماتے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت پایا۔

....

حضور انور ایدہ اللہ کی میونخ میں آمد اور احباب جماعت کا والہانہ استقبال

پروگرام کے مطابق اس افتتاحی تقریب کے بعد یہاں سے میونخ (Munich) کے لئے روانگی تھی۔

Augsburg سے میونخ کا فاصلہ 90 کلومیٹر ہے۔ آٹھ بج کر دس منٹ پر یہاں سے روانگی ہوئی اور قریباً ایک گھنٹہ پانچ منٹ کے سفر کے بعد سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ’’مسجد المہدی‘‘ میونخ تشریف آوری ہوئی۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی ’’مسجد المہدی‘‘ کے بیرونی احاطہ میں پہنچی۔ احباب جماعت مرد و خواتین اور نوجوانوں، بوڑھوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑا والہانہ استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں کے گروپس نے دعائیہ نظمیں پڑھیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ ہر چھوٹا بڑا اپنے ہاتھ بلند کر کے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ خواتین اپنے پیارے آقا کے دیدار اور شرفِ زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔

لوکل صدر جماعت مظفر گوندل صاحب، ریجنل امیر ظفر ناگی صاحب، مبلغ سلسلہ میونخ عثمان نوید صاحب اور قائد خدام الاحمدیہ میونخ راحیل احمد صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور مسجد کے اندر تشریف لے گئے۔

حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے بیرونی حصہ میں تشریف لے آئے اور محراب کی طرف مسجد کی توسیع کے بارہ میں صدر صاحب مقامی جماعت کو ہدایات دیں اور فرمایا کہ کوئی آرکیٹیکٹ اس حوالہ سے صحیح پلاننگ کر کے آپ کو بتائے گا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔

یہاں میونخ میں رات کے قیام کا انتظام Freising کے علاقہ میں ہوٹل Marriott میں کیا گیا تھا۔

مسجد سے روانہ ہو کر قریباً بیس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے آئے۔

....

مسجد بیت النصیر کی افتتاحی تقریب میں شامل بعض مہمانوں کے تأثرات

آج ’’مسجد بیت النصیر‘‘ کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے بعض مہمانوں نے اپنے تأثرات اور دلی جذبات کا اظہار کیا کہ خلیفۃ المسیح کے خطاب نے ان کے دلوں پر گہرا اثر کیا ہے۔ بعض مہمانوں کے تأثرات درج ذیل ہیں:

☆ ایک مہمان نے حضور انور کے خطاب کے بعد اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ بہت ہی حسین پیغام ہے جو پہنچایا جا رہا ہے۔ میری یہ تمنّا ہے کہ آپ کا پیغام اسلامی ممالک کے اکثر لوگوں تک پہنچے۔ اس سے امن زیادہ قائم ہوگا۔ ایک احمدی ٹیکسی ڈرائیور کی دعوت پر مَیں اس پروگرام میں شامل ہوا۔ میں خوش قسمت ہوں کہ میں نے اس دعوت کو قبول کیا۔ میں نے بہت کچھ سیکھا۔ میں آپ کی جماعت کے لئے کامیابی کا متمنّی ہوں۔ ہمیں آپ جیسے لوگوں کی زیادہ ضرورت ہے۔

☆ ایک مہمان نے کہا کہ خلیفہ کا خطاب بہت پُراثر تھا۔ بالخصوص جن اقدار کا ذکر کیا گیا وہ میرے لئے بہت اہم تھیں۔ میرا کوئی مذہب تو نہیں تاہم مَیں ان اقدار کی پیروی کر سکتا ہوں۔ افریقہ میں پانی مہیا کرنے کے کام نے بہت متاثر کیا ہے۔ آپ لوگ صحیح راستے پر گامزن ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ آپ کے پیغام سے متعارف ہوں۔

☆ ایک مہمان نے کہا کہ خلیفہ کا امن پر مشتمل پیغام دلکش تھا۔ آپ کو چاہئے کہ اس پیغام کو ساری دنیا میں پھیلائیں۔

☆ ایک جرمن سکول ٹیچر نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مَیں اپنے سکول کے بچوں کو اسلام کے حوالہ سے ان کے سوالات کے جوابات نہیں دے سکتی تھی کیونکہ میڈیا میں جو کچھ آتا تھا وہ اسلام کے شدید خلاف ہوتا تھا۔ آج اس پروگرام میں خلیفۃ المسیح کے خطاب سے مجھے اتنا زیادہ مواد مل گیا ہے کہ میں اپنے طلباء کو اب اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ کر سکتی ہوں۔ میں آپ کے خلیفہ کی بہت شکر گزار ہوں۔

☆ ایک جرمن خاتون نے کہا کہ خلیفۃ المسیح کی باتیں سن کر میرے دل پر گہرا اثر ہوا ہے۔ مَیں نہیں جانتی تھی کہ اسلام کی تعلیم اتنی حسین اور خوبصورت ہے۔ خلیفۃ المسیح کی باتیں سن کر میرے دل میں سوال اٹھتا ہے کہ اتنی حسین تعلیم کے باوجود اسلام اتنا بدنام کیوں ہو گیا ہے؟ مَیں دعا کرتی ہوں کہ آپ کا اسلام پھیلے اور سب لوگوں تک پہنچے۔

☆ ایک خاتون جو دہریہ ہے، کہنے لگیں کہ آپ کے خلیفہ نے آج جو باتیں کی ہیں اس وقت دنیا کو ان باتوں کی بہت ضرورت ہے۔ اس شہر میں بہت سے جرمن ایسے ہیں جو اسلام سے ڈرتے ہیں۔ میرے حلقۂ احباب میں بھی ایسے لوگ ہیں جنہوں نے مجھے اس پروگرام میں آنے سے روکا۔ میرا مشورہ ہے آپ خلیفہ کی باتوں کو اخبارات میں شائع کریں، ریڈیو پر نشر کریں اور اس کے پمفلٹس شائع کر کے شہر کے لوگوں میں تقسیم کریں تا کہ ان کے دلوں سے خوف دُور ہوں۔

☆ ایک مہمان نے کہا کہ میرے لئے حضور انور کے خطاب میں بیان شدہ سب نکات نئے تھے۔

☆ ایک مہمان Marianne Weib صاحبہ (جو گرین پارٹی کی لوکل تنظیم کی چیئرپرسن ہیں) اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگیں کہ خلیفۃ المسیح کی یہ وضاحت بہت پسند آئی کہ خلافت احمدیہ کا یا جماعت احمدیہ کا ISIS کی نام نہاد خلافت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ آج مجھے اسلام کی اصل حقیقی تعلیمات کا پتہ چلا۔ احمدیت کا امن، محبت اور بھائی چارے کا پیغام اصل اسلامی تعلیمات ہیں۔

☆ حضور انور کی شخصیت کو دیکھ کر ایک جرمن نوجوان نے کہا کہ آپ میرے جذبات شاید نہ سمجھ سکیں۔ میرے دادا کچھ عرصہ قبل وفات پا گئے تھے اور جو میرے لئے سب سے اچھے دوست تھے اور مجھے نصائح کیا کرتے تھے۔ آج جب مَیں نے حضور انور کو دیکھا تو مجھے ایسا لگا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے میرا دادا عطا کر دیا ہے۔

☆ ایک جرمن مہمان Mr. Sven نے اپنے تحفّظات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مَیں بچپن میں اپنے والدین کے ساتھ پوپ سے ملنے روم گیا تھا۔ مجھے وہاں پر روحانیت محسوس ہوئی تھی۔ مَیں سمجھتا تھا کہ عیسائیت سچّی ہے لیکن آج یہاں پر آ کر خلیفۃ المسیح کو دیکھ کر اور آپ کا خطاب سن کر مجھے خاص قسم کی روحانیت محسوس ہوئی ہے جس کا مجھ پر گہرا اثر ہے۔ میرے دل کے جتنے بھی تحفظات تھے وہ دُور ہو گئے ہیں۔

☆ Augsburg یونیورسٹی کے ایک پروفیسر Dr. Klaus Wolf نے کہا کہ جو بھی خلیفہ نے آج فرمایا ہے اگر وہ واقعی آپ کا پیغام ہے تو آپ کو بہت کامیابی حاصل ہوگی۔

پروفیسر صاحب اتنے متأثر ہوئے کہ انہوں نے یونیورسٹی میں نمائش لگانے کی پیشکش کی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ جماعت پبلک میں زیادہ نمایاں ہو اور آپ کا پیغام ہر ایک کو پہنچے۔

☆ ایک مہمان نے کہا کہ خلیفہ کے خطاب کے ذریعہ ہمیں آپ کے عقائد، اسلام کی حقیقی تعلیم اور جماعتی خدمت کے کاموں سے آگاہی ہوئی۔ اسلام کی حقیقی تعلیم تو انتہا پسند مسلمانوں کے بارہ میں جو تأثر ہے اس کے بالکل برعکس ہے۔ ہمیں آج صحیح حقیقت کا پتہ چلا ہے۔

☆ ایک خاتون Mrs. Stock نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ آپ جیسے پُرامن لوگ ہمارے شہر کا حصہ ہیں۔

☆ ایک مہمان نے کہا کہ مَیں آج کی تقریب میں شامل ہونے پر آپ کا بہت مشکور ہوں۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت مؤثر اور حوصلہ افزا تھا۔ یہاں لوگوں کا ایک میز پر اکٹھے بیٹھنا یکجہتی، خلوص و احترام کی حوصلہ افزا علامات ہیں۔

☆ ایک مسلمان مہمان نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے حیرت ہوئی کہ آپ کے خلیفہ اپنے اتنے بڑے منصب کو صرف اور صرف امن اور محبت کے فروغ کے لئے استعمال کرتے ہیں اور آپ کی ذات میں دنیاداری نہیں ہے اور نہ ہی سیاسی مقاصد ہیں۔

☆ ایک جرمن خاتون نے حضور انور کا خطاب سننے کے بعد کہا کہ کاش سب مسلمان ایسے ہی ہوتے۔ خلیفہ وقت کے چہرے سے بہت نُور، صبر اور سکون عیاں ہوتا ہے۔

☆ ایک مہمان نے کہا کہ خلیفۃ المسیح نے آج ہمیں وہ مضامین بتائے ہیں جن کی آج ہم سب کو ضرورت ہے۔ خلیفہ نے نہ صرف دینی بلکہ دنیاوی نقطۂ نگاہ سے بھی مسائل کے حل بیان کئے ہیں۔

☆ ایک مہمان نے کہا کہ آج ہمیں اصل اسلام کا پتہ چلا کیونکہ جس طرح آپ اسلام کا علم رکھتے ہیں اور جس طرح اسلامی تعلیمات کا بیان اور اظہار کرتے ہیں وہ دوسرے مسلمانوں میں نہیں ہے۔

☆ ایک مہمان نے حضور انور کا خطاب سن کر کہا کہ آپ کے خلیفہ کو دنیا کا لیڈر ہونا چاہئے تھا۔

☆ ایک مہمان نے کہا کہ آپ کے خلیفہ کا خطاب بہت پُراثر اور مدلّل تھا۔ خلیفہ کے پیغام کی بہت اہمیت ہے اور اس پیغام کو آگے پھیلانے کی ضرورت ہے۔

☆ ایک مہمان نے کہا کہ آپ کی جماعت کی کامیابی کا اندازہ اسی چیز سے لگایا جا سکتا ہے کہ ترک لوگ 1960ء سے یہاں ہیں لیکن آج تک مسجد نہیں بنا سکے۔ مگر جماعت احمدیہ نے اتنی رکاوٹوں کے باوجود مسجد بنا لی ہے۔ آپ کی جماعت ہر معاملے میں Active معلوم ہوتی ہے۔

☆ ایک مہمان خاتون نے کہا کہ خلیفۃ المسیح کے پُرسکون چہرہ مبارک نے دل پر بہت گہرا اثر چھوڑا۔ آپ کی شخصیت پُرتاثیر ہے۔ خاص طور پر آپ کا فی البدیہہ خطاب فرمانا اور دوسرے مقررین کی باتوں پر اظہارِ خیال فرمانا بہت پسند آیا۔

☆ Augsburg کے ٹی وی نمائندہ نے کہا کہ ایسا پروگرام میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ ایک مذہبی سربراہ اور لوگوں کے متأثر چہرے دیکھ کر بہت اچھا لگا۔

☆ ایک نوجوان نے کہا کہ وہ ہے تو دہریہ لیکن اگر اس نے کسی مذہب میں دلچسپی لی ہے تو وہ احمدیوں کا مذہب ہے۔

☆ ایک جرمن نوجوان کہنے لگا کہ وہ یہ سن کر حیران رہ گیا کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مخالفت ہوتی ہے مگر احمدی پھر بھی وہاں انسانی بہبود کے کام کرتے ہیں۔ یہ بات ظاہر ہے کہ آپ کی بات سنی نہیں جاتی کیونکہ میڈیا صرف بُری خبریں دیتا ہے۔

☆ ایک جرمن نوجوان نے اپنے تأثرات کا اظہار اس طرح کیا کہ میرا یہ مشورہ ہوگا کہ جب ایسا پروگرام کریں تو ہمارے لوکل سیاستدانوں کی بجائے سارا وقت خلیفۃ المسیح کو دیں تا کہ ہم خلیفۃ المسیح کی زیادہ سے زیادہ باتیں سن سکیں۔

☆ ایک مہمان نے کہا کہ احمدیہ مسلم جماعت اسلامی دنیا میں اُن لوگوں میں سے ہیں جو ایک امن پسند اسلام کی تعلیم دیتے ہیں اور میں اس لئے یہاں آیا تا کہ ان کے عزّت مآب خلیفۃ المسیح کا براہِ راست خطاب سُن سکوں۔ آج کی یہ نشست بہت خوبصورت تھی۔ میں اس بات سے متأثر ہوا ہوں کہ عزّت مآب خلیفۃ المسیح کسی بھی لمحہ اس امر سے نہیں جھجکتے کہ اسلام کی حقیقی اور امن پسند تصویر پیش کریں۔ جماعت احمدیہ ایک ایسا ماحول create کرتی ہے جس میں رہنا بہت بھلا معلوم ہوتا ہے اور ایسے لوگ پھر معاشرہ میں بھی بہت مقبول ہوتے ہیں۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج ہمارے شہر میں جماعت احمدیہ کی مسجد کا افتتاح ہوا ہے۔

☆ ایک مہمان نے کہا کہ عزّت مآب خلیفۃ المسیح کے خطاب میں خاکسار کے دل پر یہ بات گہرا اثر کر گئی ہے کہ اسلام رواداری پر کتنا زور دیتا ہے۔ میرا یہ جماعت سے پہلا رابطہ تھا اور بہت اچھی اور سکون دہ نشست تھی لہٰذا اب دلچسپی بڑھ گئی ہے اور اب کوشش کروں گا کہ آپ کی مسجد کا بھی چکر لگاؤں اور internet میں آپ کے بارہ میں مزید تعارف حاصل کروں۔

☆ ایک مہمان خاتون نے کہا کہ میں اس بات سے متأثر ہوں کہ عزّت مآب خلیفۃ المسیح نے رواداری اور ہم آہنگی سے رہنے کی ضرورت پر زور دیا ہے اور یہی اسلام کی اصل تعلیم ہے۔

☆ ایک مہمان نے کہا کہ میرے لئے یہ اعزاز کی بات ہے کہ آج عزّت مآب خلیفۃ المسیح سے دوسری مرتبہ ملا ہوں۔ وہ نہایت ہی پُرحکمت انسان معلوم ہوتے ہیں اور

اُن سے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔

☆ ایک مہمان خاتون نے کہا کہ عزّت مآب خلیفۃ المسیح سے سکون کی شعاعیں نکلتی ہے اور محسوس ہوتا ہے کہ وہ ایک بہت ہی معزز اور محترم انسان ہیں۔

☆ ایک مہمان نے کہا کہ میں بہت متأثر ہوا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ عزّت مآب خلیفۃ المسیح نے بالکل درست فرمایا ہے کہ اگر ہم کھل کر اور مل جل کر محبت اور رواداری سے رہیں گے تو تحفظات ختم ہو جائیں گے۔ عزّت مآب خلیفۃ المسیح ایک پُرحکمت شخصیت ہیں اور مجھے محسوس ہوا ہے کہ آپ اپنی جماعت کے افراد سے بہت پیار کرتے ہیں۔

☆ ایک مہمان نے کہا کہ آج کے اس امن پسند ماحول سے میں بہت متأثر ہوا ہوں۔ عزّت مآب خلیفۃ المسیح ایک بہت پُرسکون اور بہت امن پسند ہیں۔ میں بہت متأثر ہوا ہوں کہ جہاں دنیا بھر میں اسلام کے بارہ میں یہی بتایا جاتا ہے کہ وہ نفرت کی تعلیم دیتا ہے یہاں پر مسلمان اس کے برعکس امن کے بارہ میں بات چیت کر رہے ہیں۔

☆ ایک مہمان خاتون نے کہا کہ آج کے اس ہم آہنگی اور رواداری کے ماحول سے میں بہت متاثر ہوئی ہوں اور مجھے ذاتی طور پر اس بات کی بھی بہت خوشی ہے کہ یہاں پر جرمن بہت آئے ہیں۔ عزّت مآب خلیفۃ المسیح بہت پرسکون انسان ہیں اور بات بڑی واضح کرتے ہیں اور سکون کی شعاعیں ان سے نکلتی ہیں۔ میں عزّت مآب خلیفۃ المسیح سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔

....

مساجد کے افتتاح کی میڈیا میں کوریج

مسجد "بیت العافیت" Waldshut اور مسجد "بیت النصیر" Augsberg کے افتتاح کے موقع پر الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے کوریج دی ہے۔

مسجد بیت العافیت Waldshut کے افتتاح کے موقع پر درج ذیل T.V. اور اخبارات کے جرنلسٹس آئے ہوئے تھے:

1. SWR TV Channel
2. Badische-Zeitung.De اخبار
3. Sudkurier اخبار

☆ اخبار Badische Zeitung نے اپنی آن لائن website پر مسجد عافیت کے افتتاح کی خبر دیتے ہوئے لکھا:

احمدیہ جماعت کی تقریب۔

مسجد عافیت کا افتتاح

مسجد عافیت Waldshut-Tiegen کے افتتاح کے موقع پر جماعت احمدیہ عالمگیر کے خلیفہ مرزا مسرور احمد صاحب بذاتِ خود حاضر ہوئے۔

خلیفۃ المسیح نے سب سے پہلے افتتاح کے موقع پر تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور ساتھ دعا کروائی۔

اس کے بعد خلیفۃ المسیح نے محبت اور امن کے اظہار کے طور پر مسجد عافیت کے سامنے ایک پودا لگایا۔

خلیفۃ المسیح کے خطاب کا جرمن ترجمہ کیا گیا۔ اس میں آپ نے فرمایا کہ ہم اسلام کا حقیقی پیغام پھیلا رہے ہیں۔ نیز خلیفہ صاحب نے کہا کہ احمدیہ مسلم جماعت امن اور پیار و محبت اور ہم آہنگی پھیلانا چاہتی ہے۔

اس کے علاوہ دیگر مہمانوں کا ذکر کیا ہے جنہوں نے اپنا اظہارِ خیال افتتاح کے موقع پر کیا تھا۔

☆ ایک دوسرے اخبار Südkurier نے اپنی آن لائن website پر تین تصاویر دی ہیں۔ ایک تصویر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر مہمان تشریف فرما ہیں اور دوسری سٹیج کی تصویر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مہمانوں سے خطاب فرما رہے ہیں۔ تیسری تصویر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پودا لگا رہے ہیں۔

خبر کی سرخی میں یہ لکھا ہے کہ "احمدیہ جماعت کی مسجد عافیت کا Waldshut-Tiengen میں افتتاح ہوا"۔

مسجد عافیت Waldshut-Tiengen کے افتتاح کے موقع پر جماعت احمدیہ عالمگیر کے خلیفہ مرزا مسرور احمد صاحب بذاتِ خود حاضر ہوئے۔ یہ پروگرام دنیا بھر میں نشر ہو رہا تھا۔

اس تقریب میں بہت سے ہمسائے اور دیگر معزز مہمان شامل ہوئے تھے۔ خلیفہ صاحب نے کہا کہ ہم اسلام کا اصل پیغام پھیلا رہے ہیں۔ نیز یہ فرمایا کہ جماعت احمدیہ امن اور ہم آہنگی سے پیش آتی ہے۔ ایک حقیقی مسلمان کا فرض ہوتا ہے کہ اپنی مسجد اور اپنے ہمسایوں کی اور گرجوں اور یہودی عبادتگاہوں کی حفاظت کرے۔

اس کے علاوہ دیگر مہمانوں کا ذکر ہے جنہوں نے اپنا اظہارِ خیال افتتاح کے موقع پر کیا تھا۔

☆ اسی طرح ایک ٹی وی چینل اور دو اخبارات کے ذریعہ مسجد بیت العافیت کے افتتاح کی خبریں 22 لاکھ 73 ہزار 789 افراد تک پہنچیں۔

....

☆ مسجد بیت النصیر Augsburg کے افتتاحی تقریب کو درج ذیل الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا نے کوریج دی:

ٹی وی چینل

نمبر	نام	تعداد سامعین و ناظرین
1	Bayerischer Rundfunk	1766462
2	BR Mediathek Video	1766462
3	Sat1	

ریڈیو

نمبر	نام	تعداد سامعین و ناظرین
4	Antenne Bayern	448141
5	Radio Bamberg	23113
6	Radio Plassenburg	375
7	Radio EINS	

اخبارات

نمبر	نام	تعداد سامعین و ناظرین
8	Aichacher Zeitung	6268
9	Arcor	1274500
10	Augsburger Allgemeine	862519
11	Staatszeitung Bayerische	5216
12	Bild.de	9132186
13	Die Welt	6357477
14	Focus online	3956478
15	Frankenpost	111096
16	Heimatszeitung.de	32299
17	Idowa Mediendienste	100129
18	Mittelbayerische.de	359942
19	Neue Presse Coburg	43396
20	Onetz	97990
21	Passauer Neue Presse	452414
22	Schattenblick	54692
23	Schwäbische.de	440220
24	Stadtzeitung	8263
25	Süddeutsche zeitung	3722674
	کل تعداد	31022312

تین کروڑ دس لاکھ بائیس ہزار تین صد بارہ۔

☆ اخبار Augsburger Allgemeine نے اپنی انٹرنیٹ کی اشاعت میں اس سرخی کے ساتھ خبر نشر کی کہ

احمدیہ جماعت Augsburg میں صوبہ Bavaria کی تیسری مسجد کا افتتاح

دوسری سرخی یہ لگائی کہ "مسجد کے افتتاح کے لئے خلیفہ خود لندن سے Augsburg تشریف لائے۔ جماعت اپنے آپ کو امن پسند اسلام کا سفیر مانتی ہے۔"

جماعت کے تاریخی تعارف کے علاوہ صحافی نے لکھا ہے کہ 67 سالہ خلیفہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے روحانی سربراہ ہیں۔ Augsburg خلیفہ کی جرمنی میں واحد منزل نہیں ہے بلکہ ایک نہایت مصروف دورہ ہے۔ ان سے قبل جو خلیفہ تھے انہوں نے جرمنی جماعت کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر سو مساجد کی سکیم عطا فرمائی تھی جس کے تحت Augsburg کی مسجد بیت النصیر 51 ویں نمبر پر ہے۔ مسجد کے کل اخراجات چھ لاکھ یورو ہیں جو جماعت کے افراد کی قربانیوں سے ادا ہوئے ہیں۔

☆ اسی اخبار Augburger Allgemeine نے اپنے دوسرے شمارہ میں اس سرخی کے ساتھ مسجد بیت النصیر کے افتتاح کی خبر دی کہ احمدیہ جماعت نے اپنی مسجد کا افتتاح کیسے کیا۔

دوسری سرخی میں لکھا ہے کہ "ایک تقریب اس مسلمان جماعت نے اپنی عبادتگاہ کی Oberhausen میں منائی۔ خلیفہ نے Islamic State کی مذمت کی۔ مرد و خواتین نے علیحدہ علیحدہ اس دن کو منایا۔"

اخبار نے ایک تصویر بھی شائع کی جس میں منیر Augsburg حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کھڑے ہیں۔

جماعت کے تعارف میں مخالفت کے ذکر اور مسجد کے ذکر کے علاوہ لکھا ہے کہ ایک تقریب میں جماعت احمدیہ Augsburg نے مسجد بیت النصیر کا افتتاح کیا۔ تقریباً 180 مہمان مختلف طبقات سے تشریف لائے تھے مثلاً city counsil، صوبہ کے ایم پی اور ملک بھر کے ایم پی۔ جیسا کہ احمدیہ مسلم جماعت کا طریق ہے خلیفۃ المسیح اپنی اہلیہ، private secretary اور باقی عملہ کے ساتھ آئے۔ خلیفہ نے مسجد کے مردانہ ہال میں نماز پڑھائی اور مسجد کی زیارت کی۔ خاص طور پر جو 80 مقامی احمدی تھے ان کی کوشش تھی خلیفہ کے قریب سے قریب ہوسکیں۔

حفاظتی انتظامات کے ساتھ 280 خاص مہمانان کانگریس کے ہال میں جمع ہوئے اور خواتین کے لئے علیحدہ ہال میں انتظام کیا گیا تھا۔ ایک مقامی نو مبائع خاتون نے کہا کہ انہیں gender segeration سے بالکل بھی کوئی مسئلہ نہیں اور مستقبل میں بھی اپنے گھر کے مزید دروازے کھولیں گے۔

....

☆ اسی طرح ایک دوسری online اخبار Stadt Zeitung نے اس سرخی کے ساتھ خبر شائع کی کہ "شہر Augsburg کی پہلی مسجد بیت النصیر کا افتتاح"۔

دوسری سرخی میں لکھا ہے کہ "جماعت احمدیہ Augsburg کے لئے یہ بڑا اہم موقع تھا۔ مسجد کے افتتاح کے لئے عزّت مآب خلیفۃ المسیح لندن سے تشریف لائے۔ مسجد شہر Augsburg کی پہلی مسجد ہے"۔

جماعت کے تعارف اور جماعت کی سو مساجد سکیم کے تعارف کے علاوہ جرنلسٹ نے لکھا کہ دوپہر کی دھوپ میں بچوں کے نغموں کے ساتھ جماعت احمدیہ عالمگیر کے خلیفہ کا استقبال کیا گیا۔ آج کے دن صرف مسجد کا افتتاح ہی نہیں بلکہ ان کے مذہب کے سب سے بڑی روحانی شخصیت تشریف لا رہی ہے۔ انہیں پوپ جیسی شخصیت مانا جاتا ہے۔

اس موقع کی خاصیت کا لوگوں کے چہروں سے پتا چلتا ہے۔ بڑی بیتابی سے اُن کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ پولیس بھی تیار کھڑی ہے۔ مسجد کے افتتاح کے بعد روایات کے مطابق دعا ہوئی۔ ایک صاحب کے دعاؤں کے وقت آنسو رواں ہیں مگر وہ کیمرہ اور flashlight کے باوجود بعد میں آنسو پونچھتے ہیں۔ دعا کا سکوت گاہے بگاہے لوگوں کی رقّت سے بھر جاتا ہے۔

خلیفہ نے صرف Augsburg ہی نہیں رہنا بلکہ اپنے تین ہفتہ کے دورہ میں آپ کی مصروفیات بہت زیادہ ہیں۔

اسی طرح تین ٹی وی چینل، چار ریڈیو اور 25 اخبارات کے ذریعہ مسجد بیت النصیر کے افتتاح کی خبریں 3 کروڑ 10 لاکھ 22 ہزار 312 افراد تک پہنچیں۔

....

12 اپریل 2017ء بروز بدھ

نماز فجر کی ادائیگی کے لئے ہوٹل Marriott میں ایک ہال حاصل کیا گیا تھا۔ مقامی جماعت کے احباب مرد و خواتین نماز کی ادائیگی کے لئے پروگرام کے مطابق ہوٹل پہنچے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ساڑھے پانچ بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور "مسجد المہدی" کے لئے روانگی ہوئی۔

قریباً گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد المہدی تشریف آوری ہوئی۔ مقامی احباب جماعت نے ایک دفعہ پھر حضور انور کا بھرپور استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

....

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

آج کے اس سیشن میں 41 فیملیز کے 162 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کا شرف پانے والی یہ فیملیز میونخ کے علاوہ اس کے اردگرد کی درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں:
Augsberg, Goeppingen, Aalen, Weingarten, Neufahrn, Kempten, Ulm-Donau, Nuernberg, Sambach Am Inn, Regensburg, Boeblingen اور Waiblingen۔

ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا ایک بجے تک جاری رہا۔

....

بعد ازاں مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی۔

اس کے بعد مقامی جماعت کی عاملہ اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے گئے۔

مسجد المہدی میونخ کا تعارف

☆ مسجد المہدی میونخ سے ملحقہ علاقہ Neufahrn میں واقع ہے۔ 9 جون 2014ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران اس مسجد کا افتتاح فرمایا تھا۔ مسجد کا یہ پلاٹ ایک ہزار مربع میٹر ہے۔ یہ پلاٹ 11 جون 1986ء کو خریدا گیا تھا اور اس پر پہلے سے ہی ایک عمارت موجود تھی۔ یہ جگہ بطور سینٹر استعمال ہوتی رہی۔

سال 2013ء میں اس عمارت کو مسجد کی شکل میں تبدیل کرنے کا کام شروع ہوا۔ عمارت میں مزید توسیع کی گئی۔ لجنہ کے لئے ایک علیحدہ ہال بنایا گیا۔ ایک 8.50 میٹر بلند مینار بنایا گیا۔ یہاں جماعتی دفاتر بھی موجود ہیں اور ایک رہائشی اپارٹمنٹ بھی موجود ہے اور ایک بڑا مرکزی کچن بھی ہے۔

میونخ شہر اور اس علاقہ کو یہ ایک خصوصیت حاصل ہے کہ میونخ شہر کے ایک محلّہ Passing میں آباد ایک جرمن خاتون Carola Mann صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں خط لکھا تھا۔ موصوفہ کا یہ خط اخبار ''البدر'' نے اپنے 14 مارچ 1907ء کے شمارہ میں ''جرمنی سے ایک اخلاص بھرا خط'' کے عنوان سے شائع کیا تھا۔

موصوفہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو لکھا: (خط کا ایک حصہ پیش ہے)

''میں کئی ماہ سے آپ کا پتہ تلاش کر رہی تھی تاکہ آپ کو خط لکھوں اور آخر کار اب مجھے ایک شخص ملا ہے جس نے مجھے آپ کا ایڈریس دیا ہے۔ میں آپ سے معافی چاہتی ہوں کہ میں آپ کو خط لکھتی ہوں۔ لیکن بیان کیا گیا ہے کہ آپ خدا کے بزرگ رسول ہیں اور مسیح موعود کی قوت میں ہو کر آئے ہیں اور میں دل سے مسیح کو پیار کرتی ہوں۔ آپ یقین رکھیں کہ پیارے مرزا ئیں آپ کی مخلصہ دوست ہوں۔''

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے میونخ اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں کئی جماعتیں بن چکی ہیں اور جماعت احمدیہ کی مسجد المہدی بن چکی ہے اور جماعت مسلسل آگے بڑھ رہی ہے۔

....

میونخ سے فرینکفرٹ کے لئے روانگی

اب پروگرام کے مطابق یہاں سے واپس فرینکفرٹ ''بیت السبوح'' کے لئے روانگی تھی۔ مقامی جماعت کے احباب مرد و خواتین اور بچے بچیاں حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے ہوٹل کے بیرونی احاطہ میں موجود تھے۔ بچوں کے گروپس الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔

تین بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی اور یہاں سے فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔

قریباً پونے چار گھنٹے کے سفر کے بعد سات بج کر 35 منٹ پر 'بیت السبوح' (فرینکفرٹ) تشریف آوری ہوئی۔ احباب جماعت مرد و خواتین اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کرکے السلام علیکم کہا اور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

بعد ازاں ساڑھے آٹھ بجے حضور انور نے تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

13 اپریل 2017ء
بروز جمعرات

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر تیس منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور دنیا بھر کے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے۔ جب سے حضور انور جرمنی میں مقیم ہیں دنیا کے مختلف ممالک کی جماعتوں سے روزانہ فیکسز، اور ای میل کے ذریعہ خطوط اور رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔ اسی طرح یہاں جرمنی کی مختلف جماعتوں کے افراد کی طرف سے بھی روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں خطوط موصول ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روزانہ ساتھ کے ساتھ یہ ساری ڈاک ملاحظہ فرماتے ہیں اور اپنے دست مبارک سے ہدایات رقم فرماتے ہیں۔

ڈاک کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق چھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

....

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

آج شام کے اس سیشن میں 37 فیملیز کے 130 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی فیملیز اور احباب نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج ملاقات کا شرف پانے والوں میں فرینکفرٹ کے مختلف حلقوں کے علاوہ Eppelhei, Boeblingen, Weingarten, Reutlingen, Neuss, Mainz, Wetzlar, Raunheim, Hanau, Paderborn, Delmenhorst, Gummersbach, Darmstadt, Eppertshausen, Riedstadt, Stuttgart, Friedberg, Wuerzburg، ہمبرگ، مہدی آباد، آفن باخ، کاسل، میونسٹر، ویزبادن، گراس گیراؤ اور کوبلنز سے آنے والی فیملیز اور احباب شامل تھے۔

اس کے علاوہ سوئٹزرلینڈ، ماریشس اور لتھوانیا (Lithuania) سے آنے والے افراد نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

جرمنی سے آنے والی بعض فیملیز اور احباب بڑے لمبے سفر طے کرکے پہنچے تھے۔ کاسل (Kassel) سے آنے والے دو صد کلومیٹر، Stuttgart سے 210 کلومیٹر، Boeblingen سے آنے والے 230 کلومیٹر، Reutlingen اور Neuss سے آنے والے اڑہائی صد کلومیٹر، میونسٹر اور Paderborn سے 260 کلومیٹر، Weingarten سے آنے والے احباب 410 کلومیٹر اور ہمبرگ سے آنے والے پانچصد اور مہدی آباد سے سفر کرکے آنے والی فیملیز پانچصد بیس کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے پہنچی تھیں اور جو چند گھڑیاں انہوں نے اپنے آقا کے قرب میں گزاریں وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ اور ان کے لئے اور ان کے بچوں کے لئے یادگار لمحات تھے۔ ہر ایک ان میں سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ پریشانیوں اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی تکالیف دُور ہونے کے لئے دعا کی درخواستیں کیں۔ بیماروں نے اپنی شفایابی کے لئے دعائیں حاصل کیں اور ہر ایک تسکین قلب پاکر مسکراتے ہوئے چہرہ کے ساتھ باہر آیا۔ طلباء اور طالبات نے اپنے امتحانات میں کامیابی کے لئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ غرض ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا اور یہ بابرکت لمحات انہیں ہمیشہ کے لئے سیراب کر گئے۔

....

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس نے حضور انور کے ساتھ دفتری ملاقات کا شرف پایا۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دن بڑے ہی مبارک اور بابرکت دن ہیں اور جماعت جرمنی کے مرکزی سینٹر ''بیت السبوح'' میں ایک عید کا سماں ہے۔ حضور انور کا قیام اسی سینٹر میں ہے۔ صبح سے شام تک پروانوں کی طرح احباب جماعت مرد و خواتین نوجوانوں، بوڑھوں، بچوں اور بچیوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ خصوصاً نمازوں کے اوقات میں پاؤں رکھنے کے لئے جگہ نہیں ملتی۔ مردانہ ہال، لجنہ کے دونوں ہال، سپورٹس ہال سب بھرے ہوتے ہیں۔ کنٹین اور ڈائننگ ہال میں بھی صفیں بچھادی جاتی ہیں۔ دیگر جو بھی راستے، کوریڈورز اور خالی جگہیں ہیں وہ بھی بھر جاتی ہیں۔ عمارت سے باہر کھلی جگہ پر بھی صفیں بچھائی ہوتی ہیں۔ اس کثرت سے نمازوں پر لوگ آرہے ہیں کہ بیت السبوح کے بیرونی احاطہ میں بھی جگہ نہیں ملتی۔ خصوصاً فجر کی نماز میں تو تہجد کے وقت ہی ہال بھرنے شروع ہوجاتے ہیں۔ بعض احباب اور فیملیز بڑے دُور کے فاصلوں سے نماز کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

ہر شخص اپنے پیارے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیتاب ہے اور برکتوں کے حصول کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ اللہ یہ سعادتیں، یہ برکتیں ہم سب کے لئے مبارک کرے اور اللہ کرے کہ جہاں ہم ان برکتوں اور سعادتوں کو سمیٹنے والے ہوں وہاں ان کی حفاظت کرنے والے بھی ہوں۔ (آمین)

....

14 اپریل 2017ء
بروز جمعۃ المبارک

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر تیس منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

نماز جمعہ کی ادائیگی

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام بیت السبوح سے 34 کلومیٹر کے فاصلہ پر Raunheim کے علاقہ میں وسیع و عریض مارکیز لگاکر کیا گیا تھا۔

Raunheim میں جماعت نے اپنی مسجد کی تعمیر کے لئے 2750 مربع میٹر کا قطعہ زمین خریدا ہوا ہے۔ اس قطعہ زمین پر اور اس کے اردگرد کھلے علاقہ میں تین مارکیز لگاکر چھ ہزار افراد جماعت کے لئے نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا اور اندازہ یہی تھا کہ اس تعداد کے لگ بھگ لوگ شامل ہوں گے۔ لیکن اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے جرمنی بھر کی

جماعتوں سے اور دُور دراز کے علاقوں سے چودہ سے پندرہ ہزار کے درمیان احباب جماعت مرد و خواتین یہاں پہنچے۔ اس جگہ تک پہنچنے والے مختلف راستوں اور سڑکوں پر تاحدّ نظر احمدی احباب کا ایک ہجوم تھا۔ تینوں مارکیز کے علاوہ باہر کھلے میدان میں، پارکنگ ایریا میں، مختلف راستوں اور سڑکوں پر گیارہ سے بارہ ہزار کے لگ بھگ افراد نے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت پائی اور تین ہزار کے لگ بھگ ایسے افراد تھے جن کو کہیں بھی کوئی جگہ نہ مل سکی، کہیں پاؤں رکھنے کی بھی جگہ نہیں تھی۔ یہ احباب نماز جمعہ میں شامل نہ ہوسکے۔ ان میں سے بعض ناصر باغ سینٹر میں جمعہ کے لئے پہنچے اور بعض احباب ''بیت السبوح'' آئے۔

بڑے دُور دراز علاقوں سے طویل سفر طے کرکے احباب جماعت جمعہ کے لئے پہنچے تھے۔ ہمبرگ اور برلن کے علاقوں سے آنے والے پانچصد اور ساڑھے پانچصد کلومیٹر سے زائد سفر پانچ سے چھ گھنٹوں میں طے کرکے پہنچے تھے۔

حضور انور کا خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ براہ راست دنیا بھر میں Live نشر ہو رہا تھا اور اس کے مختلف زبانوں میں تراجم بھی حسب طریق Live نشر ہو رہے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈیڑھ بجے بیت السبوح سے روانہ ہوئے اور نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد دو بجے یہاں پہنچے اور مردانہ مارکی میں تشریف لاکر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

سب سے پہلے تو مَیں یہ کہنا چاہوں گا کہ جمعہ کے لئے جماعت نے یہاں آج جو جگہ لی ہے اور اگلے جمعہ کے لئے بھی یہی کہا جاتا ہے کہ یہاں جمعہ ہوگا، یہاں ائیرپورٹ نزدیک ہونے کی وجہ سے اور جہازوں کی آمدورفت کی وجہ سے جہازوں کا شور ہوسکتا ہے شاید بعض وقت بہت زیادہ ہو جائے۔ مَیں کوشش کروں گا کہ میری آواز شور کے باوجود پہنچتی رہے اور الفاظ بھی آپ کو سمجھ آتے رہیں۔ اگر تو اس حد تک شور ہے جیسا اب ہے تو یہ تو قابل برداشت ہے۔ یہ ہوا کے رخ پر بھی منحصر ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہوا کا رخ اس طرف ہو تو آواز زیادہ آئے گی اگر الٹی طرف ہو تو پھر کچھ کم آئے گی۔ بہرحال جگہ کی تنگی کی وجہ سے بیت السبوح میں جمعہ ہو نہیں سکتا تھا اور مناسب قیمت پر کوئی اور جگہ یا ہال جماعت کو، یہ کہتے ہیں ہمیں مل نہیں سکا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

میرا ویسے خیال ہے کہ اگر وقت پر کوشش کرتے تو یہ مل بھی سکتا تھا۔ لیکن ہمارے لوگوں کی عادت ہے کہ عین موقع پر کام شروع کرتے ہیں اور اس خوش فہمی میں رہتے ہیں کہ کام ہو جائے گا۔ اللہ کا فضل ہے بعض کام ہنگامی طور پر ہو بھی جاتے ہیں جس طرح جماعت احمدیہ کے کام ہوتے ہیں اور شاید کسی اَور کے نہ ہوسکیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ پہلے planning نہ کی جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

یہی خوش فہمی اور عدم توجہ اور اہمیت کا احساس نہ ہونا ہے جس کی وجہ سے نئی خریدی ہوئی عمارت جو بیت السبوح کے ساتھ بیت العافیت ہے وہاں ابھی تک جمعہ یا کسی قسم کے پروگرام کرنے کی اجازت نہیں ملی۔ گزشتہ سال جب مَیں جلسے پر آیا تھا تو بیت السبوح میں جمعہ پڑھایا گیا تھا اور جگہ کی تنگی کی وجہ سے عورتوں اور ارد گرد کی جماعتوں کو بھی روکا گیا تھا کہ جمعہ پر نہ آئیں۔ اُس وقت میں نے جماعت کی انتظامیہ کو کہا تھا کہ بیت العافیت کے استعمال کی اجازت جلدی لیں تاکہ اس قسم کی دقّتوں کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ میرے خیال میں یا کم از کم ان کی رپورٹوں کے مطابق سنجیدگی سے اب یہ اس وقت سے کوشش کر رہے ہیں لیکن کونسل بعض چھوٹے چھوٹے اعتراض لگاتی چلی جا رہی ہے۔ تو یہ باتیں ان کو پہلے مدّنظر رکھنی چاہئے تھیں کہ کونسل کوئی ان کے زیر انتظام نہیں ہے کہ جائیں گے اور کلیئرنس لے لیں گے۔ جب عمارت خریدی گئی تھی اس وقت سے سنجیدگی سے اور فوری طور پر اس کے استعمال کی اجازت اور جو بھی تبدیلیاں کرنی تھیں اس پر کام شروع ہو جانا چاہئے تھا اور اگر وہ کام شروع ہوتا تو آج اتنی دقّت نہ ہوتی۔ ان کے خیال میں یہ آج کی بڑی جگہ تھی لیکن ایسٹر کی چھٹیوں کی وجہ سے لوگوں کے زیادہ آنے کے باعث یہ جگہ بھی کم رہی ہے اور یہ تنگی بیت العافیت میں بھی ہوسکتی تھی لیکن عمومی جمعے وہاں ادا کئے جا سکتے تھے۔ دو تین سال ہو گئے ہیں عمارت خریدے ہوئے اور ابھی تک اس کے استعمال میں بعض روکیں ہیں۔

اُس وقت جب یہ عمارت خریدی گئی تھی دنیا کے حالات بھی کچھ بہتر تھے۔ اور اس وجہ سے جلدی اجازت مل سکتی تھی اگر اُس وقت کام شروع ہوتا۔ لیکن آج مسلمانوں کے بارے میں جو اُن کے تحفظات ہیں وہ بڑھ گئے ہیں اس کی وجہ سے دقّتیں بھی پیدا ہو رہی ہیں۔ شاید امیر صاحب اور انتظامیہ یہ کہے کہ یہ وجہ نہیں ہے یہ اس طرح ہونا ہی تھا۔ لیکن بہرحال یہ ان لوگوں کی سستی ہے اور ہر کام کو لٹکانے کی عادت بھی ہے جس کی وجہ سے آج ہمیں دقّتیں پیش آ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انتظامیہ کو عقل اور سمجھ بھی دے اور خوش فہمیوں میں مبتلا ہونے سے ان کو بچائے اور حقائق سمجھتے ہوئے یہ کام کرنے والے ہوں۔

حضور نے فرمایا: آپ لوگوں نے اپنے عہدیدار منتخب کئے ہیں تو آپ کا فرض بھی بنتا ہے کہ ان کے کاموں میں اُٹکل پیدا کرنے کے لئے اور عقل پیدا کرنے کے لئے ان کے لئے باقاعدہ دعا بھی کرتے رہا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

بہرحال چند منٹ میں ہی ہم نے تین چار جہاز گزرتے آوازیں سن لیں۔ یہ تو برداشت کرنا پڑے گا۔ دوسری صورت یہی ہوسکتی تھی کہ محدود تعداد میں لوگوں کو جمعہ پر آنے کے لئے کہا جاتا اور عورتوں پر بھی پابندی لگا دی جاتی۔ پاکستان میں یا ان ملکوں میں جہاں جماعت کی مخالفت ہے اور حالات کی وجہ سے عورتوں کو جمعہ پر آنے سے روکا جاتا ہے اور جمعے بھی مختلف جگہوں پر پڑھے جاتے ہیں ایک مرکزی جگہ پر نہیں پڑھے جاتے۔ الجزائر میں تو مکمل پابندی ہے کہ کسی سینٹر میں بلکہ گھروں میں بھی جمعہ نہیں ہوسکتا۔ تو وہاں تو ظالمانہ قانون اور دشمن کے خوف کی وجہ سے یہ ہو رہا ہے اور یہاں جہاں مذہبی آزادی ہے وہاں یہ روکیں لگانا ہماری سستی اور معاملات کی اہمیت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہوگا اور ہو رہا ہے۔ بہرحال دعا کریں کہ آئندہ جمعہ تو نہیں لیکن آئندہ جب بھی یہاں آنے کا پروگرام بنے گا انشاء اللہ تو اس وقت بیت العافیت کے استعمال کی اجازت مل جائے یا کم از کم ان کو ایسی جگہ میسر آجائے جہاں سب آرام سے سموئے جائیں، سمٹے جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

یہ تنگی وہاں بھی بیت العافیت میں بھی کچھ وقت کے لئے تو دور ہوسکتی ہے۔ جماعت تو انشاء اللہ بڑھنی ہے اور بڑھتی جا رہی ہے اس لئے جو بھی جگہیں ہم لیں گے چھوٹی ہوتی جائیں گی لیکن ایک جگہ لے کر پھر اپنی سستی کی وجہ سے کئی سال استعمال نہ کرکے یہ کہہ دیں کہ یہ جگہ بھی تنگ ہو گئی تو یہ کوئی جواب نہیں، نہ عقلمندی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

بہرحال آج کے خطبہ کے لئے پہلے تو میں نے کچھ اور مضمون لیا تھا لیکن پھر بعض مرحومین کا جنازہ پڑھانا تھا اس لئے ان کی کچھ باتیں سامنے آ گئیں اس لئے آج میں نے سوچا ہے کہ انہی کا ذکر کروں گا جن میں سے ایک شہید ہے، ایک مربی سلسلہ ہے اور ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی ہیں۔ ان لوگوں کے بعض اوصاف ایسے ہیں جو جماعت کے ہر طبقے کے لئے نیک مثال ہیں۔ اور یہی ایسی باتیں ہیں جو ہم میں سے بہتوں کے لئے قابل تقلید نمونہ ہیں۔ بہت سوں کے لئے ان میں سبق ہیں۔ پس میں نے مناسب سمجھا کہ بجائے ان مرحومین کے مختصر ذکر کے کچھ کھول کر ان کے بارے میں بیان کروں۔ ہر ایک کی سیرت کے پہلو جو میرے سامنے لائے گئے ہیں یا جو مجھے علم تھے وہ ایسے ہیں جو مَنۡ قَضٰی نَحۡبَہٗ کے مصداق ان لوگوں کو بناتے ہیں۔ جو اپنے عَہدوں اور اپنی نیّتوں اور ارادوں کو پورے کرنے والے لوگ تھے۔ جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اپنی زندگیاں بسر کیں اور اسی طرح خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل مرحومین کا بڑی تفصیل سے ذکر فرمایا:

مکرم ڈاکٹر پروفیسر اشفاق احمد صاحب شہید۔ ان کی شہادت گزشتہ جمعہ 7/اپریل کو ہوئی۔ ان کی عمر 68 سال تھی۔ گزشتہ جمعہ یہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے اپنی کار میں بیت التوحید جا رہے تھے کہ راستے میں ایک موٹر سائیکل سوار معاند احمدیت نے فائرنگ کرکے انہیں شہید کر دیا۔

مکرم ایچ ناصر الدین صاحب مرحوم مبلغ انچارج ایسٹ گوداوری انڈیا۔ مرحوم 7/اپریل 2017ء کو دریائے گوداوری میں ڈوب جانے سے 42 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

محترمہ صاحبزادی امۃ الوحید بیگم صاحبہ۔ مرحومہ صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی اہلیہ تھیں۔ 10/اپریل 2017ء کو رات دس بجے تقریباً 82 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ یہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پھوپھی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوتی اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی نواسی تھیں۔ تدفین آپ کی بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی ہے۔

....

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے اسی شمارہ میں شامل اشاعت ہے۔)

حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ تین بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے تینوں مرحومین کا نماز جنازہ غائب پڑھایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں سے روانہ ہو کر چار بجے واپس بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 38 فیملیز کے 152 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ہر ایک فیملی نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز اور احباب جرمنی کی 34 مختلف جماعتوں اور علاقوں سے لمبے سفر طے کرکے آئے تھے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے لئے تشریف لے آئے۔

....

نماز جنازہ حاضر و غائب

نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم محمد اشرف شاہد صاحب رندھاوا آف Augsberg جرمنی کی نماز جنازہ حاضر اور مکرم محمد مومن شہزاد صاحب آف Stade جرمنی اور محترمہ بشریٰ عفّت صاحبہ آف گرین ٹاؤن لاہور کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مکرم محمد اشرف شاہد صاحب نے مؤرخہ 11 اپریل بروز منگل جرمنی کے شہر Augsburg میں 45 سال کی عمر میں وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم گزشتہ دس ماہ سے اس جماعت میں مقیم تھے اور یہاں مسجد کی تعمیر کے دوران باقاعدہ وقار عمل کے لئے آتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔

مکرم محمد مومن شہزاد صاحب نے مؤرخہ 22 مارچ 2017ء کو لمبی علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم گزشتہ پانچ سال سے جرمنی میں مقیم تھے۔ آپ کا گھر مسجد سے تقریباً پانچ کلومیٹر دُور تھا۔ اس کے باوجود آپ سردیوں میں بھی نماز فجر ادا کرنے کے لئے سائیکل پر مسجد آتے تھے۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھے۔ اپنی وفات سے چند دن پہلے مرحوم نے اپنا چندہ وصیت ادا کر دیا تھا۔

مکرمہ بشریٰ عفّت صاحبہ نے مؤرخہ 8/اپریل 2017ء کو گرین ٹاؤن لاہور میں 72 سال کی عمر میں وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کے بیٹے شاہد محمود پڈھار صاحب نائب قائد عمومی مجلس انصار اللہ جرمنی ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مرحومہ کے پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔

نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

جماعت احمدیہ بینن کے 28ویں جلسہ سالانہ (منعقدہ 23 تا 25 دسمبر 2016ء) کا انعقاد

باجماعت نماز تہجد، پنجگانہ نمازوں کا التزام، درس قرآن و حدیث، روح پرور ماحول۔ علمی و تربیتی موضوعات پر تقاریر۔ جلسہ میں سیاسی، سماجی، مذہبی اہم شخصیات و نمائندگان کی شرکت۔ جماعت احمدیہ کے رفاہی اور خدمت انسانیت کے کاموں پر خراج تحسین۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں جلسہ سالانہ کی وسیع پیمانے پر تشہیر۔

رپورٹ: مظفر احمد ظفر صاحب۔ مبلغ سلسلہ بینن

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ بینن کو اپنا اٹھائیسواں جلسہ سالانہ مورخہ 23 دسمبر تا 25 دسمبر 2016ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ بینن کے دارالحکومت پورتونووو (Porto Novo) کے علاقہ جیربے (Djeribé) میں منعقد ہوا۔ اس علاقہ میں جماعت احمدیہ کا ایک اڑھائی ایکڑ قطعہ زمین موجود ہے جو کہ بینن کے ایک مخلص احمدی مکرم راجی بصیرو صاحب نے جماعت کے لئے وقف کیا ہے۔ یہ جگہ بالعموم عیدگاہ کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ جہاں پورتونووو (Porto Novo)، کوتونو (Cotonou) اور نواحی علاقوں کے احمدی احباب عیدین و دیگر جماعتی پروگرامز کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ یہ جگہ چونکہ کوتونو اور پورتونووو کی مین شاہراہ پر واقع ہے اس لئے احباب کے لئے اکٹھا ہونے میں کافی سہولت ہوجاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم لقمان بصیرو صاحب کی بطور افسر جلسہ سالانہ منظوری عطا فرمائی جنہوں نے انتھک محنت سے اس ذمہ داری کو ادا کیا۔ حضورِ اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت جلسہ سالانہ 2016ء کا موضوع ''اسلام کی نشأۃ ثانیہ'' منظور فرمایا۔ جلسہ سالانہ کے انعقاد کے سلسلہ میں افسر صاحب جلسہ سالانہ نے ایک انتظامیہ تشکیل دی اور ماہ اکتوبر سے ہی میٹنگز کی گئیں جن میں مختلف امور کو زیر بحث لایا گیا اور جلسہ کو ہر طرح سے کامیاب بنانے کی منصوبہ بندی کی گئی۔

جلسہ گاہ کی تیاری کا عمل ماہِ دسمبر کے آغاز سے ہی شروع کر دیا گیا۔ مختلف ریجنز سے خدام کی ٹیمیں مختلف کاموں کی انجام دہی کے لئے پہنچیں۔ ان خدام نے جلسہ گاہ کی تیاری، عارضی رہائشگاہوں کا انتظام، مارکی لگانے، واش رومز بنانے، لنگر خانہ لگانے کے لئے بھرپور محنت اور دلی جذبہ کے ساتھ کام کیا تا شاملین جلسہ سالانہ اور مہمانانِ کرام کو کسی بھی قسم کی تنگی کا سامنا نہ ہو۔

جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں قبل از وقت بینن کے ریڈیو اسٹیشن کے ذریعے اعلانات کروائے گئے۔ امسال محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے احمدیہ پرنٹنگ پریس بینن کا بھی 2016ء میں اجراء ہوا ہے جس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جلسہ کا پروگرام، فولڈرز اور پوسٹرز بھی کثیر تعداد میں شائع کر کے مشنز، مساجد اور پبلک مقامات پر آویزاں کئے گئے تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس بارے میں آگاہی ہو۔ ان فولڈرز اور پوسٹرز پر شاملین جلسہ کے لئے پروگرام جلسہ کے علاوہ ارشادات حضرت مسیح موعودؑ اور ہدایات برائے جلسہ سالانہ درج تھیں۔

جلسہ سالانہ سے قبل بینن کی حکومت سے جلسہ کی بابت اتھارٹی لیٹرز حاصل کر کے تمام ریجنز میں بھجوا دیئے گئے تھے تا کہ احباب کو جلسہ کے لئے آتے ہوئے سفر میں پولیس یا انتظامیہ کی چیکنگ یا باز پرس پر کسی بھی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

جلسہ کا پہلا دن ۔ 23 دسمبر 2016ء

بینن کے شمال اور دور افتادہ جماعتوں سے احباب ایک دن قبل ہی پہنچ چکے تھے۔ قریبی علاقوں سے احباب قافلوں کی شکل میں بسوں اور ویگنوں اور ذاتی گاڑیوں پر جوق در جوق تشریف لائے۔ سب سے پہلے شعبہ رجسٹریشن میں جا کر تمام احباب نے اپنی رجسٹریشن کروا کر کارڈز حاصل کئے اور پھر نمازِ جمعہ کی تیاری کی۔ نمازِ جمعہ مکرم کولو بالی عمر معاذ صاحب مبلغ سلسلہ مالی نے پڑھائی۔ آپ نے احباب جماعت کو مالی قربانی کی اہمیت اور برکات کی طرف توجہ دلائی۔

جلسہ سالانہ کا افتتاحی سیشن

جلسہ سالانہ کے ابتدائی سیشن کی صدارت امیر جماعت بینن مکرم رانا فاروق احمد صاحب نے کی۔ افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے نمائندہ گورنر Ouemé اومے صوبہ اور گورنر اٹلانٹک کے نمائندہ پولیس افسران مسلمان تنظیموں کے نمائندگان، پادری صاحبان، سفارتی نمائندگان اور دیگر شعبہ جات کے مہمانان تشریف لائے۔

اس سیشن کی ابتدا حسبِ روایات لوائے احمدیت اور بینن کا پرچم لہرانے سے ہوئی۔ لوائے احمدیت مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن نے جبکہ بینن کا پرچم محترم بکری صلح نائب امیر صاحب نے لہرایا۔ جلسہ کی تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت کے فرنچ ترجمہ اور نظم کے بعد جلسہ میں شریک سیاسی و مذہبی شخصیات نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان میں سے چند ایک کے جذبات اختصار کے ساتھ پیش ہیں۔

گورنر اومے (Oueme) صوبہ کے نمائندہ نے کہا کہ جماعت احمدیہ ملک بینن میں قیام امن، رواداری، بھائی چارہ کے لئے اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ اس لئے ہم جماعت احمدیہ کی ملک بینن میں ہونے والی کاوشوں کے معترف ہیں۔ اور گورنمنٹ ان خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

گورنر اٹلانٹک لٹرول کے نمائندہ نے جماعت احمدیہ کی خدمات کی تعریف کی۔ جو جماعت احمدیہ ملک میں صحت، تعلیم اور رفاہی کام بجا لا رہی ہے۔ صاف پانی کی فراہمی کے لئے جماعت جس طرح کام کر رہی ہے وہ قابلِ ستائش ہے۔ پورتونووو کی شہری انتظامیہ و دیگر احباب نے جماعت کی خدمات کو سراہا۔

ان معزز مہمانان کی تقاریر کے بعد مکرم رانا فاروق احمد صاحب نے جلسہ سالانہ کے مرکزی موضوع ''اسلام کی نشأۃ ثانیہ'' کی بابت تقریر کی۔ آپ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں اس موضوع کو عام فہم بنا کر پیش کیا۔ آپ کی تقریر فرنچ زبان میں تھی۔ بعد ازاں دعا کروائی۔ اس طرح جلسہ سالانہ کا پہلا سیشن کا اختتام پذیر ہوا۔

پرچم کشائی کی تقریب اور پہلے سیشن کے پروگرامز کی کوریج کے لئے بینن کے نیشنل ٹی وی ORTB اور Canal3 مقبول پرائیویٹ چینل، اخبارات کے نمائندگان آئے ہوئے تھے۔ میڈیا نے جلسہ سالانہ کی بھرپور کوریج دی۔

نمازِ مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد تمام احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 23 دسمبر 2016ء فرنچ ترجمہ کے ساتھ احباب کے سامنے پیش کیا گیا۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن 24 دسمبر 2016ء

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا آغاز اجتماعی نمازِ تہجد سے ہوا۔ نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد آمد امام مہدیؑ کی بابت درس دیا گیا۔

10 بجے دوسرے دن کے پہلے سیشن کا آغازہ زیرِ صدارت امیر صاحب نائیجیریا ہوا۔ اس سیشن میں شرکت کے لئے آرتھوڈکس چرچ کے پادری، اوسے (Ouesse) کے بادشاہ، کونسل کونسلر جنرل گابون، Celeste فرقہ کے راہنما نے شرکت کی۔

اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم ظفر احمد بٹ صاحب امیر جماعت مالی نے کی۔ آپ نے نمازوں کی اہمیت و فضیلت کے بارے میں قرآن و حدیث کے حوالوں سے فرنچ زبان میں تقریر کی۔

اس سیشن کی دوسری تقریر مکرم امیر صاحب نائجیریا نے مالی قربانی کی اہمیت پر کی۔ ان دو تقاریر کا ترجمہ بینن کی لوکل زبانوں میں پیش کیا گیا۔

اس سیشن میں معزز مہمانان نے جماعت احمدیہ کے رفاہی کاموں کو سراہا اور جماعت احمدیہ کی ملک میں سوشل خدمات کی تعریف کی۔ دوسرے سیشن کے اختتام پر نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد احباب کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔

دوسرے دن کے دوسرے سیشن کا آغاز شام 4 بجے زیر صدارت مکرم ظفر احمد بٹ صاحب امیر جماعت مالی ہوا۔ اس سیشن کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم پاپولا قاسم صاحب نیشنل سیکریٹری تبلیغ نے ''مساجد کے آداب'' پر کی۔ آپ نے نمازوں کی ادائیگی اور مساجد کو آباد کرنے کی طرف توجہ

دلائی۔ دوسری تقریر مکرم لقمان بصیرو صاحب افسر صاحب جلسہ سالانہ نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان ''بینن کی پچاس سالہ تقریبات کی اہمیت'' تھا۔ آپ نے بینن جماعت پر ہونے والے افضال کا ذکر کیا جو اللہ تعالیٰ نے گزشتہ پچاس سالوں میں نازل فرمائے ہیں۔ یادرہے کہ بینن میں حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام 1967 میں پہنچا جبکہ جماعت احمدیہ کی 1987ء میں رجسٹریشن ہوئی۔ 2017ء میں جماعت احمدیہ بینن پورے ملک میں شکرانہ کے طور پر ان تقریبات کا انعقاد کر رہی ہے۔ مکرم لقمان بصیرو صاحب نے پچاس سالہ تقریب کے پلان کا ذکر کیا اور مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی۔

تیسرے سیشن میں ملک کی اتھارٹیز، ائمہ، پادری صاحبان وغیرہ شامل ہوئے۔ آرتھوڈکس چرچ کے پادری گذشتہ چند سالوں سے باقاعدگی سے جلسہ سالانہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ جماعتی کتب کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی ملک گیر خدمات کو سراہا۔ ڈاکٹر احمد صاحب جو کہ ایک مصری دوست ہیں اور ڈینٹسٹ ہیں آپ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی عربی کتب کا مطالعہ بھی کر رہے ہیں اور MTA بھی دیکھتے ہیں، انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمات کا عربی زبان میں اعتراف کیا جس کا فرنچ اور لوکل ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ موصوف کا سینہ احمدیت کے لئے کھولے اور حق کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

باجماعت نمازوں کی ادائیگی کے بعد احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے بعد رات 9 بجے کے بعد جلسہ کا اہم پروگرام منعقد ہوا۔ یہ پروگرام ملک کی مختلف زبانوں پر مشتمل تھا۔ بینن میں ہر سال جلسہ میں ملک میں بولی جانے والی مختلف زبانوں میں بھی ایک پروگرام تشکیل دیا جاتا ہے۔ پنڈال میں مختلف زبانیں بولنے والے ٹولیوں کی صورت میں اکٹھے ہو جاتے ہیں اور کسی خاص عنوان پر ان زبانوں پر مہارت رکھنے والے لوکل مشنریز و معلمین تقاریر کرتے ہیں۔ امسال اس پروگرام کا عنوان ''بچوں کی تعلیم و تربیت میں والدین کا کردار'' تھا۔ تقاریر کے بعد مجالس سوال و جواب بھی منعقد کی گئیں جن میں احباب جماعت کے سوالوں کے جوابات بھی دیئے گئے۔

جلسہ کا تیسرا دن

جلسہ سالانہ کے تیسرے دن کا آغاز بھی حسبِ معمول نمازِ تہجد سے ہوا۔ نمازِ فجر کے بعد درس ہوا۔ ناشتہ اور تیاری کے بعد صبح 10 بجے جلسہ گاہ میں پہلے سیشن کا آغاز ہوا۔ جلسہ سالانہ کے اس آخری سیشن کی صدارت مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن نے کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔ اس تقریب میں شرکت کے لئے نیشنل اسمبلی بینن کے ڈپٹی اسپیکر، امریکی سفارتخانہ کے نمائندہ، ہیٹی کے سفیر کے نمائندہ، ائمہ اور پادری صاحبان تشریف لائے تھے۔

تلاوتِ قرآن پاک اور قصیدہ کے بعد موجود اتھارٹیز نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ نمائندہ USA ایمبیسی نے جماعت احمدیہ کے فلاحی کاموں کو اور بالخصوص جماعت کی قیام امن کے حوالہ سے کاوشوں کو سراہا۔ بعد ازاں مکرم عمر معاذ صاحب نے اردو نظم **اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْر** پڑھی۔ حاضرین جلسہ نے بھی ان کے ساتھ **اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْر** کے الفاظ دہرائے۔ اور جلسہ میں ایک عجیب روحانی ماحول قائم ہو گیا۔ نظم کے بعد مسلمان تنظیم کے نمائندہ نے خطاب کیا۔ اس سیشن کی آخری تقریر مکرم عمر معاذ صاحب مبلغ مالی نے ''اطاعت نظام خلافت کی برکات'' کے موضوع پر کی۔ آپ نے خلافت کی برکات، اطاعت اور اہمیت کو قرآن و حدیث کی روشنی میں واقعات سے سجا کر پیش کیا۔ تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب بینن نے حاضرین جلسہ کا اور تمام مہمانانِ کرام کا شکریہ ادا کیا۔ اور احباب کو جلسہ کی برکات سے مستفید ہونے کی تلقین کی۔

بعد ازاں مکرم Eric Reble Etino Houndete صاحب ڈپٹی اسپیکر نیشنل اسمبلی بینن جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے اور اپنی تقریر میں کہا کہ میں اپنی مصروفیت کے باعث جلسہ میں تاخیر سے شامل ہوا ہوں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی فلاحی خدمات کو سراہا اور کہا کہ جماعت احمدیہ کی خدمات کا معترف ہوں اور جماعت کے کاموں کو بطور مثال کے پیش کرتا ہوں۔ آپ کی کاوشیں قابلِ ستائش ہیں۔

مکرم امیر صاحب بینن نے جلسہ کے اختتام پر اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد حاضرین نے **لا الہ اِلّا اللہ محمد رسول اللہ** کا وِرد کیا اور پنڈال نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھا۔ یہ جلسہ کی روایت ہے کہ تمام حاضرین بآوازِ بلند **لا اِلٰہ اِلّا اللہ محمد رسول اللہ** کا ورد کرتے ہیں۔

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا تھا جس میں تراجم قرآن کریم، کتب سلسلہ، کیلنڈر 2017ء، پچاس سالہ جوبلی کی شرٹیں اور Key Rings وغیرہ رکھے گئے۔ اس کے علاوہ جماعتی تاریخ، آیات، ارشادات حضرت مسیح موعودؑ و خلفائے احمدیت، ہیومینٹی فرسٹ اور IAAAE کے بڑے بڑے پوسٹرز آویزاں کئے گئے۔ تمام مہمانانِ کرام کو مکرم امیر صاحب بینن نے اس نمائش کا بھی تعارف اور وزٹ کروایا۔ اس کے علاوہ جماعتی کتب و لٹریچر بھی دیا گیا۔

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے بینن کے طول و عرض سے احباب نے شرکت کی۔ احباب شمال سے دو دن کا کٹھن سفر کر کے پہنچے۔ باوجود ملک کے اقتصادی اور مالی حالات بہتر نہ ہونے کے احباب نے سفر خرچ برداشت کر کے یہاں تک کا سفر محض للہ کیا اور جلسہ میں شمولیت کے لئے پہنچے۔ شعبہ رجسٹریشن کے مطابق جلسہ کی کل حاضری 6317 رہی۔ **فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔**

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کو الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹنگ میڈیا نے بھرپور کوریج دی۔ ORTB اور CANAL 3 ٹی وی کے نمائندگان جلسہ کی کوریج کے لئے آئے۔ ملک کے مشہور اخبارات La Nation، Le Matinal اور دیگر اخبارات نے جلی حروف میں جلسہ کی بابت خبریں شائع کیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام حاضرین جلسہ کو ان دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح موعودؑ نے شاملین جلسہ کے لئے کی ہیں اور برکات سے متمتع فرمائے اور تمام کارکنان کو اجرِ عظیم سے نوازے۔ آمین

Morden Motor (UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرمعارف فارسی منظوم کلام پر تضمین

(چوہدری محمد علی مضطر عارفی (مرحوم))

لائی ہے بادِ صبا اُس پار سے خبرِ عظیم
وہ خدائے لَمْ یزل جو عرشِ کُن پر ہے مقیم
ہے اسی کو علم سارا ، ہے وہی تنہا علیم
''شانِ احمدؐ را کہ داند جز خداوندِ کریم   آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم''

ہمسرِ اُو در زمین و آسماں مادر نہ زاد
دیکھ کر اس کو پکار اُٹھے فرشتے زندہ باد
خوش جمال و خوش خیال و خوش خصال و خوش نہاد
''زاں نمط شد محوِ دلبر کز کمالِ اتحاد   پیکرِ اُو شد سراسر صورتِ ربِّ رحیم''

اس کی آہِ نیم شب سے رات کا سینہ ہے چاک
اس کا چہرہ چاند اور سورج سے بڑھ کر تابناک
سُرمۂ چشمِ بصیرت اس کے نقشِ پا کی خاک
''بوئے محبوبِ حقیقی می دمد زاں رُوئے پاکؐ   ذاتِ حقّانی صفاتش، مظہرِ ذاتِ قدیم''

کیا بتاؤں تم کو اس کا مرتبہ ، اس کا کمال
ایک ہی دل میں لگن ہے ، ایک ہی دل میں خیال
گالیاں بھی دو اگر مجھ کو ، نہیں اس کا ملال
''گرچہ منسوبم کند کس سوئے الحاد و ضلال   چوں دلِ احمدؐ نمی بینم دگر عرشِ عظیم''

تُو نے یا ربّ! دی مجھے اس کی غلامی کی سند
وہ غلامی جس کی لذّت کی نہایت ہے نہ حد
مان لے یہ التجا بھی ، الغیاث و المدد!
''دررہِ عشقِ محمدؐ ایں سر و جانم رَود   ایں تمنّا، ایں دُعا، ایں دردلم عزمِ صمیم''

عشق کی منزل کٹھن ہے ، راستہ ہے صَعب ناک
مجھ کو ڈر ہے تم نہ ہو جاؤ کہیں رہ میں ہلاک
آؤ کر لو مجھ سے مل کر اس سفر میں اشتراک
''از عنایاتِ خدا وز فضلِ آں دادارِ پاک   دشمنِ فرعونیانم بہرِ عشقِ آں کلیم''

''گرچہ ہوں مَیں بس ضعیف و ناتوان و دل فگار
ہیں درندے ہر طرف ، مَیں عافیت کا ہوں حصار
مَیں ہوں وہ نُورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار''
''منّت ایز درا کہ مَن بررغمِ اہلِ روزگار   صد بلا را می خَرم از ذوقِ آں عَینِ النعیم''

مَیں غلامِ احمدِؐ مُرسل ہوں اے کرّوبیاں!
دے رہاں ہوں اپنے خالق کی بڑائی کی اذاں
قریہ قریہ ، ربوہ ربوہ ، قادیاں در قادیاں
''آں مقام و رتبتِ خاصش کہ بر من شد عیاںؐ   گفتمے گر دیدمے طبعے دریں راہِ سلیم''

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

خدمت خلق کے میدان میں احمدیوں کے مثالی نمونے

روزنامہ الفضل ربوہ کے سالانہ نمبر 2011ء میں چند احمدیوں کے خدمت خلق کے نمونے مکرم منیر احمد رشید صاحب نے اپنے مضمون میں پیش کئے ہیں۔ ان واقعات میں سے چند ایسے منتخب واقعات ہدیۂ قارئین ہیں جو غالباً ’’الفضل ڈائجسٹ‘‘ میں پیش نہیں ہوئے۔

☆ 1964ء میں جماعت احمدیہ کلکتہ کے سولہ احباب و خواتین نے حج بیت اللہ کا ارادہ کیا جن میں محترم میاں محمد صدیق صاحب بانی اور محترمہ بیگم زبیدہ بانی صاحبہ بھی شامل تھے۔ یہ لوگ اپنی سفری دستاویزات مکمل کروانے کے بعد کلکتہ سے بذریعہ ہوائی جہاز بمبئی پہنچے تو روانگی سے صرف ایک روز پہلے علم ہوا کہ بعض لوگوں کی شرارت اور غلط پراپیگنڈا کی وجہ سے سعودی کونسل نے ویزا نہیں دیا۔ اس اطلاع سے ان عازمین حج کو بہت دکھ ہوا۔ محترم بانی صاحب نے تمام رقم جو حج کے لئے خرچ ہونی تھی راہِ خدا میں دیدی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس قربانی کو قبول کیا اور آٹھ سال بعد آپ کو مع اہلیہ حج کی سعادت سے سرفراز کیا۔ آپ کی اہلیہ نے خانہ کعبہ میں بڑے درد سے یہ دعا مانگی کہ جس طرح نہر زبیدہ مکّہ والوں کو پانی فراہم کررہی ہے مجھے بھی خدمت خلق کی کسی ایسی ہی عظیم الشان خدمت کی توفیق عطا فرما۔ دردِ دل سے مانگی ہوئی یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے بانی خاندان کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ’’بیگم زبیدہ بانی ونگ‘‘ کا منصوبہ جاری کرنے کی توفیق بخشی۔ جب یہ منصوبہ مکمل ہوگیا تو آپ کے بیٹے محترم شریف بانی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی خدمت میں درخواست کی کہ اسی قسم کا ایک وِنگ مَیں اپنے والد محترم میاں محمد صدیق بانی صاحب کی طرف سے بنانا چاہتا ہوں۔ حضور کی طرف سے ارشاد موصول ہوا کہ ’’طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ‘‘ کے نام سے ایک عظیم الشان منصوبہ شروع کیا جارہا ہے، آپ اسی میں شامل ہوجائیں۔ چنانچہ مکرم شریف بانی صاحب نے وہ تمام رقم جو آپ خرچ کرنے کی نیت کرچکے تھے، حضور پُرنور کی خدمت میں پیش کردی۔ جب یہ عظیم الشان انسٹیٹیوٹ مکمل ہوگیا تو اس کی چوتھی منزل کو بیگم زبیدہ بانی ونگ کی عمارت سے ایک پُل کے ذریعہ ملا دیا گیا اور حضور انور ایدہ اللہ نے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کی چوتھی منزل کو ’’صدیق بانی فلور‘‘ کا نام عنایت فرمایا۔

محترم صدیق بانی صاحب رفاہ عامہ کے کاموں کے متلاشی رہتے تھے۔ مساجد اور ہسپتال کی تعمیر میں آپ کو خاص دلچسپی تھی۔ چنیوٹ، کلکتہ اور ربوہ میں مساجد کی تعمیر میں آپ کا حصہ بہت نمایاں ہے۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ کی بنیاد رکھی گئی تو آپ نے تین کمروں کی تعمیر کا خرچ ادا کیا اور ایک ایمبولینس خرید کر ہسپتال کے لئے دی۔ قادیان اور اہل قادیان کے لئے مختلف مدّات میں بے شمار رقم خرچ کرنے کی توفیق پائی۔ مکرم سید نور عالم صاحب سابق امیر جماعت کلکتہ لکھتے ہیں کہ اڑیسہ کے ایک غریب نوعمر لڑکے نے بانی صاحب مرحوم کو اپنا حال لکھا اور امداد طلب کی۔ اس لڑکے کی ایک ٹانگ کسی حادثہ کی وجہ سے ڈاکٹروں نے کاٹ دی تھی اور وہ ایک معطل زندگی گزارنے پر مجبور تھا۔ بانی صاحب نے اس کو کلکتہ بلوالیا۔ خود ڈاکٹروں کے پاس لے کر گئے اور بعد مشورہ آرڈر دے کر مصنوعی ٹانگ بنوائی دوران قیام اس لڑکے کے تمام مصارف کے متکفل رہے۔ نئی ٹانگ کے ساتھ اسے ریلوے سٹیشن پہنچایا۔ ہاتھ میں ٹکٹ دے کر ٹرین پر بٹھایا اور خدا حافظ کہہ کر گھر آئے۔

☆ مکرم ماسٹر محمد اسلم جنجوعہ صاحب آف سرگودھا بنیادی طور پر سکول ماسٹر تھے۔ تاہم ڈاکٹری کا شوق تھا اور دیسی ادویہ کا کورس کر کے کلینک بنالیا تھا جو پوری تحصیل میں انتہائی مقبول تھا۔ ہر وقت کلینک پر رَش رہتا۔ عورتیں بچے بڑے سبھی جسمانی دوائی کے ساتھ روحانی باتیں بھی سنتے۔ جماعت کے زیرانتظام کہیں میڈیکل کیمپ لگایا جاتا تو آپ ہمیشہ حاضر ہوتے۔ کلینک پر آنے والا مریض پیسے پوچھتا تو کہتے جتنے گھر سے نیت کرکے آئے ہو دیدو۔ اگر کسی کے پاس رقم نہ ہوتی تو دوائی تو مفت دیتے ہی تھے، ساتھ دودھ پینے کے لئے رقم اور گھر جانے کا کرایہ بھی اپنی جیب سے دیتے۔ کسی بھی مسلک کا مولوی ہو، کوئی جماعتی عہدیدار ہو یا ستّر سال سے اوپر کا مریض ہو، اُس کا مفت علاج کرتے۔ ایک تنظیم ’’الفضل ویلفیئر سوسائٹی‘‘ رجسٹرڈ کروائی ہوئی تھی جس کے تحت فوتگی کے موقع پر غربا کے لئے کفن کا انتظام کرتے، چینی کے بحران کے دوران سستی چینی فراہم کرواتے رہے، یتیموں اور بیواؤں کو وظیفے دلواتے، الفضل پبلک سکول قائم کیا جس کی دو مزید شاخیں بھی کھولیں۔ آپ کی وفات پر غرباء بے اختیار روتے تھے۔

☆ مکرم میاں لئیق احمد صاحب شہید آف فیصل آباد کی شہادت کے بعد ایک غیراز جماعت شخص نے روتے ہوئے آپ کے بیٹے کو بتایا کہ ایک موقع پر میرے سگے بھائیوں نے میری مدد کرنے سے انکار کردیا تو مَیں نے میاں صاحب کو اپنی داستان غم سنائی اور آپ نے بلاحیل و حجت مجھے مطلوبہ رقم دیدی اور یہ بھی نہ پوچھا کہ کب واپس کروگے؟ جب میں کافی عرصہ کے بعد رقم واپس کرنے آیا تو مسکراتے ہوئے کہا کہ اگر ضرورت ہے تو رکھ لیں۔

ایک بار سر بازار شہید مرحوم کو پچاس ہزار روپے ملے۔ وہاں موجود کسی شخص نے کہا کہ اسے بانٹ لیں یا کسی مسجد کو دے دیں۔ آپ نے کہا کہ یہ رقم کسی کی امانت ہے۔ اللہ تعالیٰ ضرور اسے بھیج دے گا۔ چنانچہ آپ نے دکان کے ملازموں کو تاکید کردی کہ جب کوئی ایسا شخص آئے تو مجھے اطلاع کردینا۔ خود بھی دعاؤں میں لگ گئے کہ الٰہی! یہ جس کی امانت ہے اسے بھیج دے۔ یہ مال میرے واسطے کسی فتنہ کا سبب نہ بنے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی دعا سن لی اور ایک گھبرایا ہوا شخص آیا جس کی رقم بازار میں کہیں گر گئی تھی۔ آپ نے اسے حوصلہ دیا، پانی وغیرہ پلایا اور نشانیاں دریافت کر کے گواہوں کی موجودگی میں اس کی رقم اسے لوٹادی۔ وہ دعائیں دیتا ہوا چلا گیا اور یہ اللہ تعالیٰ کی حمدوثنا کرنے لگے کہ بار امانت تو اترا۔

☆ محترم رانا محمد سلیم صاحب نائب امیر ضلع سانگھڑ نے نیو لائف کے نام سے ایک سکول کھولا ہوا تھا جسے آپ کی کوششوں اور دعاؤں سے نمایاں حیثیت حاصل ہوگئی تھی۔ شہر کے باحیثیت افراد اپنے بچے اسی سکول میں داخل کراتے۔ آپ غریب طلباء کی فیس معاف کردیتے۔ عید پر ملازمین کو نئے جوڑے کپڑوں کے بنا کردیتے، بیماروں کا علاج کرواتے کسی مریض کو خون کی ضرورت ہوتی تو وہ بھی آپ مہیا کردیتے۔ ایک احمدی نے اپنی بچی آپ کے سکول میں داخل کروائی اور فیس کا پوچھا تو آپ نے جواب میں کہا کہ تحریک جدید اور وقف جدید کے وعدوں کا اضافہ کردیں۔ آپ کی کوشش سے سنٹرل جیل سانگھڑ کے قیدیوں کو کھانا کھلانے کی توفیق بھی جماعت کو ملتی رہی۔ بعض قیدی جو رقم کی وجہ سے رہا نہیں ہوسکتے تھے آپ نے اپنی جیب سے وہ رقم ادا کرکے ان کی رہائی کا سامان کردیا۔

☆ محترم ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب سابق امیر ساہیوال سے ایک بارہ تیرہ سالہ احمدی بچے نے ذکر کیا کہ اُس کے گاؤں میں کافی لوگ غریب ہیں اور عید قریب آرہی ہے۔ آپ نے کہا کہ کل اُن کے نام لے کر آنا۔ اگلے روز اُس نے تیس چالیس نام آپ کو دیئے تو آپ نے اُسے دس ہزار روپے دیئے کہ ان میں جا کر تقسیم کردو۔ جب اس نے گاؤں جا کر پیسے ان لوگوں میں تقسیم کردیئے تو وہ لوگ اصرار کر کے شکریہ ادا کرنے ڈاکٹر صاحب کے کلینک پر آئے۔ اس پر آپ نے اُن کو آنے جانے کا کرایہ بھی دیا۔

☆ 1935ء میں کوئٹہ میں زلزلہ کے نتیجہ میں ہزاروں لوگ موت کے منہ میں چلے گئے جن میں بہت سے مسلمان بھی تھے۔ اس پر حکومت بلوچستان کو فکر ہوئی کہ دیگر قوموں میں تو وراثت کا کوئی شرعی قانون نہیں ہے مگر مسلمانوں کے ہاں شرعی قانون موجود ہے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے ایک احمدی قاضی محمد رشید صاحب کو حکومت نے اس اہم کام کی انجام دہی کے لئے مقرر کیا اور اس طرح اُنہیں کو مسلمانوں کی خدمت کا ایک زرّیں موقع مل گیا۔

☆ محترم مرزا دین محمد صاحب آف لنگروال دو مربع اراضی کے مالک تھے۔ آپ کی مہمان نوازی کی وجہ سے ہی اس گاؤں کا نام لنگروال مشہور ہوگیا۔ ایک واقعہ مشہور ہے کہ ہمسایہ گاؤں میں سکھوں کی ایک بارات آئی جنہوں نے فرمائش کی کہ ہم نے پلاؤ زردہ ہی کھانا ہے۔ گاؤں والے غریب تھے۔ وہ درخواست لے کر آپ کے پاس آگئے تو آپ نے دعا کی اور گھر جا کر اپنی اہلیہ محترمہ عظمت بی بی صاحبہ سے کہا کہ یہ بارات آج ہماری مہمان ہوگی۔ گھر والوں نے بتایا کہ چاول تو گھر میں نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اندر جو مٹکا پڑا ہے اس میں ہوں گے۔ حالانکہ سب مٹکے خالی تھے لیکن جب اندر والا مٹکا کھولا تو چاولوں سے بھرا پڑا تھا۔ چنانچہ پلاؤ زردہ پکا کر بارات کی تواضع کی گئی۔

☆ مکرم محمد اعظم طاہر شہید ایک ایسے سرکاری ہسپتال میں ملازم تھے جو شہر سے چھ میل کے فاصلہ پر تھا۔ ڈیوٹی کا وقت ختم ہونے کے بعد بھی مریضوں کو ادویات دیتے رہتے اور شام کو بھی کئی مریضوں کا اُن کے گھروں میں علاج معالجہ کرتے ہوئے رات گئے گھر پہنچتے۔ ہسپتال میں کئی ایسے مفلس بھی آتے جن کے پاس پرچی کے پیسے بھی نہ ہوتے تو آپ اپنی جیب سے فیس ادا کرتے اور دوائیں بھی دیدیتے۔ اسی لئے غرباء میں ہردلعزیز تھے۔ 16,15 سال سے ایک ہی ہسپتال میں تھے۔ اگر کبھی تبادلہ ہوتا تو علاقہ کے لوگ خود افسران کے پاس جا کر اِن کا تبادلہ رُکوادیتے تھے۔

☆ مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ ایک احمدی وکیل کے منشی کی وفات کے بعد اُن کی اہلیہ کو باقاعدگی سے دو ہزار روپے ماہوار بھجوایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ لاہور میں کسی فقیر کے کاسہ آگے کرنے پر آپ نے اپنی جیب سے ساری ریزگاری اُس میں ڈال دی۔ فقیر سمجھ گیا کہ یہ کوئی امیر آدمی ہے۔ وہ چند منٹ بعد دوبارہ آیا اور ایک ڈاکٹر کی پرچی دکھا کر کہا کہ مَیں غریب آدمی ہوں اس نسخہ کی ادویات ڈیڑھ سو روپے میں آتی ہیں مگر میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔ مکرم خواجہ صاحب نے رقم نکال کر اُسے دیدی تو کسی نے اس پر حیرت کا اظہار کیا۔ اس پر آپ نے کہا کہ ہوسکتا ہے کہ وہ ضرورتمند ہو اور اس کے پاس دوائی لینے کے لئے واقعی پیسے نہ ہوں۔

☆ مکرم مہر مختار احمد صاحب سرگانہ آف خانیوال ایک صاحب علم شخص تھے اور علاقہ کے مظلوم افراد کی بھرپور مدد کرتے تھے۔ اُن کو وکیل کرادیتے اور مشورہ و تسلّی سے نوازتے رہتے۔ بارہا جب فریق ثانی کو علم ہوتا کہ مہر صاحب نے فریق اوّل کا ساتھ دیا ہے تو وہ خود ہی آپ کے ہاں چلے آتے اور آپ دونوں کا تصفیہ کرادیتے۔

☆ دسمبر کی سخت سردیوں کی ایک رات اڑھائی بجے ربوہ کے ایک گھر کے دروازہ پر تیز دستک ہوئی۔ گھر کے مکین نے دروازہ کھولا تو سامنے محلّہ چمن عباس کا ایک غریب ریڑھابان پریشان حال کھڑا تھا۔ کہنے لگا کہ اس کی بیوی ہسپتال میں داخل ہے اور خون کی چار بوتلوں کی اشد ضرورت ہے۔ اس مخلص خادم نے یہ سُن کر فوراً کپڑے تبدیل کئے اور جذبہ خدمت خلق سے سرشار ہوکر اس مفلس اور مصیبت زدہ شخص کو لے کر گلی میں پھیلی ہوئی دُھند میں گم ہوگیا۔ یہ مخلص اور مستعد خادم احمد اقبال (مرحوم) تھے جن کا نام ربوہ میں عطیہ خون اور دیگر خدماتِ خلق کے حوالہ سے بیحد نمایاں تھا۔

☆ مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب بیان کرتے ہیں کہ محترم ماسٹر محمد اسلم ناصر صاحب مرحوم کی زرعی زمین کے قریبی زمیندار کو راستہ کی بہت مشکل تھی کیونکہ دوسری طرف سے کسی مخالف نے ان کا راستہ بند کردیا تھا۔ مکرم ماسٹر صاحب کے مزارع نے اس غیراز جماعت زمیندار

جماعت احمدیہ کینیڈا کے ماہنامہ ’’احمدیہ گزٹ‘‘ مارچ 2011ء میں احمدی شہداء کے حوالہ سے مکرم سعید احمد کوکبؔ صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

مہدیٔ موعودؑ ! تیرے جاں نثاروں کو سلام
اُن شہیدوں، مومنوں اور پیاروں کو سلام
راہِ حق میں زندگی ، اپنی وہ قرباں کرگئے
راہیٔ جنت ہوئے ، پورا وہ پیماں کرگئے
جان ، مال اور عزت دینے کو سب تیار تھے
زندگی بھر اس عہد کا کرتے رہے اظہار تھے
اِس جہاں کی، اُس جہاں سے تو کوئی نسبت نہیں
مِل سکے ہر ایک کو ، ہر ایک کی قسمت نہیں
اُن کو مُردہ مت کہو ، جن کو شہادت ہے ملی
دائمی ہے زندگی ، اُن کو شہادت سے ملی
سر پہ اُن کے نُور کی چادر رہے ، تیری سدا
رحمتیں اور برکتیں ہر آں رہیں ، تیری خدا

سے کہا تم ربوہ جا کر ماسٹر صاحب سے ملو، ہم سالہا سال سے اُنہیں جانتے ہیں اور اُن کی فیاضی اور نرمی اور احسان کی بناء پر ہم سمجھتے ہیں کہ وہ شخص ایسا ہمدرد ہے کہ اس نے ضرور زمین میں سے راستہ دے دینا ہے۔ چنانچہ بالکل ایسا ہی ہوا۔ آپ اپنے بیٹے کے ہمراہ وہاں گئے اور اپنی زیرکاشت زمین میں سے اُن کو راستہ دے دیا۔

محترم ماسٹر صاحب کی ایک عزیزہ عین جوانی میں بچی کی ولادت کے موقع پر وفات پا گئیں تو مکرم ماسٹر صاحب نے اس کی نوزائیدہ بچی کو اپنے سایہ عاطفت میں لے کر اُس کی پرورش کی۔ اُس بچی کو بڑے ہو کر پتہ چلا کہ وہ کن عظیم رشتوں کے تقدّس کے سائے میں پلی بڑھی ہے۔ اُس کو ایم ایس سی تک پڑھایا اور اپنی بیٹی کی طرح اس کی رخصتی کی۔ بلکہ اپنے بیٹے کو بھی نصیحت کی کہ اس بچی کو بھی میری جائیداد میں سے بالکل اسی طرح حصہ دینا ہے جس طرح دوسری بہنوں کو۔

☆ مکرم پروفیسر محمد خالد گورایہ صاحب لکھتے ہیں کہ مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب آف نائیجیریا مبلغین اور واقفین ٹیچرز کی ضروریات کا ہر طرح سے خیال رکھتے تھے۔ اُن کی بیگم صاحبہ بھی ہر نئے آنے والے کے ساتھ ایک مادر مہربان کی طرح کانو کی مارکیٹوں میں سارا سارا دن پھر کر ضروریاتِ زندگی اور گھریلو ضرورت کی ہر چیز خریدتیں اور سارے سازوسامان کے ساتھ انہیں اپنے Stations کی طرف اپنی دعاؤں کے ساتھ روانہ کرتیں۔ چنانچہ مبلغین اور ٹیچرز کو جس چیز یا مدد کی ضرورت پڑتی تھی، نظریں ہمیشہ ڈاکٹر صاحب کی طرف اُٹھتی تھیں۔ مقامی لوگوں اور انتظامیہ سے تعلقات بنانے، نبھانے اور کام لینے کے تمام گُر بھی انہوں نے ہی سکھائے۔

☆ مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خانصاحب سابق نائب امیر ضلع لاہور نے بھی 28 مئی 2010ء کو سانحہ لاہور میں شہادت پائی۔ اُن کے بیٹے مکرم زکریا نصراللہ خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ شہید مرحوم خفیہ طور پر کئی غرباء کی مستقل مالی مدد کیا کرتے تھے جس کا علم اُن کی شہادت کے بعد ہوا۔ چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے ساتھ فراخ دلی سے یتامیٰ کی سرپرستی کرتے، مساکین کا جیب خرچ، غریب روزہ دار کے شب و روز کے اخراجات، مستحق مریضان کا علاج، تنگدست گھرانوں کی بچیوں کی شادیاں اور نادار طلباء کی پڑھائی کے اخراجات، ہر پہلو سے غیر معمولی قربانی کی روح کا مظاہرہ کرتے رہے تھے۔

☆ مکرم قدیر احمد طاہر صاحب معلّم وقف جدید لکھتے ہیں کہ محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کے پاس خاکسار ایک مریض کو لے کر پہنچا اور بتایا کہ یہ غریب آدمی ہے تو محترم ڈاکٹر صاحب نے مکمل چیک اَپ کرنے کے بعد اپنے میڈیکل سٹور سے دوائی دلوائی اور پھر خود ہی پوچھا کہ کیا اِن کے پاس کرایہ ہے؟ خاکسار نے اثبات میں جواب دیا تو پھر ہمیں دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

اسی طرح ایک غیر از جماعت دوست سائیں بخش خاصخیلی کو دل کا مرض تھا۔ ایک دن ڈاکٹر صاحب اُن کو کہنے لگے کہ آپ کا ایک ٹیسٹ کراچی سے ہوگا جس کی فیس سولہ ہزار روپے ہے اور اندراج کے ایک ماہ بعد آپ کی باری آئے گی۔ لیکن دوسرے تیسرے دن محترم ڈاکٹر صاحب نے خود مریض کو فون کیا کہ میں نے آپ کے ٹیسٹ کے لئے وقت لے لیا ہے اور آپ کی فیس بھی کم کروا کے تین ہزار روپے کروادی ہے۔

اسی طرح محترم چوہدری ناصر احمد واہلہ صاحب امیر ضلع عمر کوٹ نے ایک دفعہ ایک غیر از جماعت مریض کو محترم ڈاکٹر صاحب کے پاس بھجوایا جس کی اینجیو گرافی ہونی تھی۔ ابتدائی دوائی دینے کے بعد ڈاکٹر صاحب اُس سے کہنے لگے کہ مَیں ربوہ جا رہا ہوں اگر آپ بھی ربوہ آ جائیں تو میں اپنی نگرانی میں اور کم خرچ پر آپ کا علاج کرادوں گا۔ وہ مریض جمعہ کے دن دارالضیافت ربوہ پہنچ گیا اور ہفتہ کے دن صبح 7 بجے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ گیا تو وہاں محترم ڈاکٹر صاحب کو اپنا منتظر پایا۔ آپ نے نہایت ہی کم خرچ پر اس کا علاج کرایا اور ساتھ ہی ایک مہمان کی زیارتِ مرکز بھی کرادی۔

☆ مکرم چوہدری نور احمد ناصر صاحب لکھتے ہیں کہ میرے والد محترم چوہدری محمد عبداللہ صاحب درویش قادیان نے ایک یتیم بچی کی پرورش بڑے احسن طریق سے کی جو اپنے والد کی شہادت کے بعد اپنے تین بھائیوں کے ساتھ بچپن میں ہی قادیان آ گئی تھی اور پھر اُس کی شادی اس غرض سے میرے ساتھ کی کہ کہیں کوئی اَور یہ سمجھ کر کہ یتیم بچی ہے ظلم نہ کرے۔

☆ مکرمہ شوکت گوہر صاحبہ لکھتی ہیں کہ میری والدہ محترمہ سرور سلطانہ صاحبہ اہلیہ مولانا عبدالمالک خانصاحب کا معمول تھا کہ مہینہ میں ایک دفعہ اپنے ہاتھ سے بہت سارا کھانا پکاتیں اور غرباء کی بستی میں تقسیم کروادیتیں۔ اسی طرح کبھی کسی مستحق کو کپڑے سی کر دے دیتیں۔ ایک دفعہ اپنی تنگدستی کے باوجود پڑوس کی ایک غریب بچی کے لئے بازار سے کپڑا لائیں اور اُس کا جوڑا سی کر ساتھ چوڑیاں لگا کر اس کو عید پر تحفہ دیا۔ آپ بیماروں کی عیادت کرتیں اور کبھی کبھی ان کے لئے پرہیزی کھانا پکا کر بھجواتیں۔ غرض ضرورتمندوں کی ہر ممکن مدد کرنا اپنا فرض سمجھتیں۔

☆ مکرمہ مبارکہ افتخار صاحبہ لکھتی ہیں کہ میری والدہ محترمہ امۃ القیوم شمس صاحبہ غرباء کے دکھ درد میں بچپن سے ہی شریک ہوتیں۔ جب وہ پرائمری سکول کی طالبہ تھیں تو اپنی ایک استانی کے گھر کے خراب مالی حالات کا احساس کر کے کسی کو بتائے بغیر اپنا ماہانہ جیب خرچ جمع کرتیں اور عید کے موقع پر اُن کی مدد کر دیتیں۔

☆ مکرم زبیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میری تائی مکرمہ خالدہ بیگم صاحبہ کئی عورتوں کو ہر سال کپڑے دیتیں۔ گاؤں کی کئی عورتیں دیگر گھروں کی بجائے آپ سے اپنی روزمرّہ ضروریات کے لئے چیزیں لے جاتیں۔

☆ مکرم محمود احمد خالد صاحب مربی سلسلہ اپنے والد مکرم میاں شریف احمد صاحب کے بارہ میں لکھتے ہیں: بہت سے سفید پوش ضرورتمند احمدی گھرانوں کی خاموشی سے پہلے خود مدد کرتے اور اگر ضرورت ہوتی تو نظام جماعت کے علم میں بھی لاتے۔ اسی طرح مسجد سے ’’الفضل‘‘ اخبار لے کر مختلف گھروں میں پہنچاتے۔

ایک غیر از جماعت دوست کے گردے فیل ہوگئے تو وہ کوئی کام بھی نہیں کر سکتا تھا۔ مالی حالت بہت خراب ہوگئی۔ مکرم میاں شریف احمد صاحب اکثر اُس کی مدد کرتے رہتے۔ ایک دفعہ اُس کے گھر عیادت کرنے گئے تو اُس کی ایک چھوٹی بچی کسی کتاب کے نہ ہونے پر رو رہی تھی۔ آپ کو معلوم ہوا تو اگلے ہی روز اُسے مطلوبہ کتاب خرید کرلادی۔

...❁...❁...❁...

خدمت خلق کے عالمی ادارے اور شخصیات

ایس او ایس (SOS) سگنل

جب کوئی بحری جہاز خطرے میں ہوتا ہے یا ڈوبنے لگتا ہے تو وہ SOS کا سگنل دیتا ہے۔ جس کا مطلب ہوتا ہے کہ ہماری جان بچاؤ۔ خطرے کا یہ مشہور عالم سگنل 3/اکتوبر 1906ء کو برلن ریڈیو کانفرنس میں برٹش مارکونی سوسائٹی اور جرمن ٹیلی فنکن آرگنائزیشن نے منظور کیا تھا اور یکم جولائی 1908ء کو یہ حروف نافذ العمل ہوئے تھے۔ یہ سگنل پہلی مرتبہ 10 جون 1909ء کو ایک ڈوبتے ہوئے جہاز S.S.Slavonia نے استعمال کیا۔ جس کی مدد کے لئے دو سٹیمرز پہنچ گئے اور اسے ڈوبنے سے بچالیا۔

SOS سے پہلے خطرے کے سگنل کے طور پر C.Q.D. کے حروف مستعمل تھے۔ یہ سگنل بھی مارکونی کمپنی نے ہی منظور کیا تھا اور یہ یکم فروری 1904ء سے نافذ العمل تھا۔ ان حروف کا مطلب تھا All Stations Urgent لیکن عام طور پر ان کا مطلب غلط طور پر Come Quick Danger مشہور ہو گیا تھا۔

یہی کچھ SOS کے سگنل کے ساتھ ہوا۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ یہ حروف Save our Souls, Save our Ship یا Send our Soccer کا مخفّف ہیں۔ لیکن یہ بات درست نہیں۔ SOS کے حروف کسی کا بھی مخفّف نہیں ہیں۔ بلکہ یہ محض ایک کوڈ سگنل ہے اور اسے صرف اس لئے منظور کیا گیا ہے کہ اس سگنل کی ترسیل اور وصولیابی بہت آسان ہے (مورس کوڈ میں ’S‘ کے لئے تین نقطے یا ڈاٹ اور ’O‘ کے لئے تین ڈیش استعمال ہوتے ہیں۔ SOS کا سگنل بھیجنا ہو تو تھری ڈاٹ، تھری ڈیش اور تھری ڈاٹ دبا کر یہ سگنل بہت آسانی سے اور بہت جلد بھیجا جاسکتا ہے۔

SOS محض ایک کوڈ سگنل ہے۔ اسی لئے ان حروف کو لکھتے ہوئے فُل سٹاپ کا استعمال نہیں کیا جاتا۔ اگر خطرے کا سگنل زبان سے بھیجنا ہو تو اس صورت میں May Day کا سگنل دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ہوائی جہاز خطرے کے وقت May Day کا سگنل دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان الفاظ کی آواز فرانسیسی لفظ M.Aider سے مشابہ ہے جس کا مطلب ہوتا ہے: "Help Me"۔

ریڈ کراس

دنیا کی فلاحی تنظیموں میں ریڈ کراس کا نام بہت اہم ہے۔ دنیا کی متعدد تنظیموں کی طرح یہ تنظیم بھی فقط ایک شخص کے خوابوں کی تعبیر تھی۔ یہ شخص سوئٹزرلینڈ کا ژاں ہنری دوناں (Jean Henry Dunant) تھا جو 8 مئی 1828ء کو پیدا ہوا۔ 24 جون 1859ء کو وہ اپنے کاروبار کے سلسلے میں لاوردی نامی شہر میں تھا جو اُن دنوں فرانس اور آسٹریا کے درمیان جنگ کا محور بنا ہوا تھا۔ ہر روز سینکڑوں افراد ہلاک اور ہزاروں افراد زخمی ہو رہے تھے اور کوئی انہیں ابتدائی طبّی امداد دینے والا بھی نہیں تھا۔ دوناں کے ذہن پر اس واقعے کے بڑے گہرے اثرات مرتب ہوئے اور وہ اپنا کام بھول کر زخمیوں کی امداد میں مصروف ہوگیا۔ یوں اس کی کوششوں سے متعدد زندگیاں بچ گئیں۔

جنگ کے خاتمے کے بعد دوناں نے ایک پمفلٹ "Un Souvenir De Solferino" تحریر کیا جس میں اُس نے حالات جنگ کے متاثرین کے لئے ایک ایسی تنظیم بنانے کی تجویز پیش کی جو اُن کی امداد اور آبادکاری کے کاموں میں مدد کر سکے۔ اس تجویز کو زبردست پذیرائی ملی اور اس کی کوششوں سے 8 اگست 1864ء کو جنیوا میں 14 ممالک کا ایک کنونشن منعقد ہوا جس میں انٹرنیشنل ریڈ کراس کمیٹی کے قیام کی منظوری دی گئی اور سفید زمین پر ایک سرخ کراس کو جو سوئٹزرلینڈ کے پرچم کو اُلٹ کر بنایا گیا تھا ریڈ کراس کا پرچم بنالیا گیا۔

حالت جنگ میں انٹرنیشنل ریڈ کراس کمیٹی متحارب ممالک اور ان کی نیشنل ریڈ کراس سوسائٹیز کے مابین غیر جانبدار رابطے کا کام انجام دیتی ہے اور جنگی قیدیوں کے معاملات کی دیکھ بھال کرتی ہے اور انہیں ڈاک اور اسی نوع کی دوسری سہولیات فراہم کرتی ہے۔ جنگ کے علاوہ قدرتی آفات میں بھی یہ تنظیم فعال کردار ادا کرتی ہے۔ پاکستان میں ریڈ کراس سوسائٹی کا نام فروری 1974ء میں بدل کر پاکستان ہلال احمر سوسائٹی رکھ دیا گیا اور اس کے صلیب کے نشان کی جگہ سرخ ہلال نے لے لی۔

ژاں ہنری دوناں کا انتقال 30 اکتوبر 1910 کو سوئٹزرلینڈ کے شہر ہیڈن میں ہوا۔ اسے دنیا کی متعدد تنظیموں نے انعامات اور اعزازات سے نوازا۔ 1901ء میں جب نوبیل انعامات کا آغاز ہوا تو دوناں نے ایک فرانسیسی Frederic passy کے اشتراک سے امن کا پہلا نوبیل حاصل کیا۔ اس کے علاوہ انٹرنیشنل کمیٹی آف ریڈ کراس 1917ء، 1944ء اور 1963ء میں تین مرتبہ امن کے نوبیل انعامات حاصل کرچکی ہے۔

یوم سفید چھڑی

برسٹل (انگلینڈ) کا تاریخی شہر اپنے قدیم چرچوں کی وجہ سے معروف ہے۔ 1921ء میں یہاں کا ایک نابینا فوٹوگرافر جیمز بگز (James Biggs) شہر کی ٹریفک سے پریشان تھا۔ ایک حادثے میں اس کی آنکھیں ضائع ہوگئی تھیں اور وہ ٹریفک کے کسی حادثے کا شکار ہوکر اپنے مصائب میں اضافہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنی چھڑی کو سفید رنگ کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ وہ موٹر کار چلانے والوں کو آسانی سے نظر آئے۔ اُس کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوگا کہ یہ چھوٹا سا کام اُسے دنیا میں غیر معمولی شہرت عطا کرنے والا ہے۔ امریکہ کی مختلف ریاستوں میں 1930ء سے سفید چھڑی کے متعلق قانون سازی شروع ہوگئی تھی۔ 1960ء کے عشرے میں امریکہ میں نابینا افراد کے لئے کام کرنے والی مختلف تنظیموں کے زور دینے پر کانگریس نے ہر سال 15/اکتوبر کو سرکاری طور پر ’’یوم سفید چھڑی‘‘ منانے کا فیصلہ کیا اور چند گھنٹوں بعد ہی امریکی صدر لنڈن بی جانسن نے اس قرارداد کی منظوری دیدی۔

...❁...❁...❁...

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ کے خدمت خلق کے حوالہ سے شائع ہونے والے جلسہ سالانہ نمبر 2011ء میں محترم چوہدری محمد علی مضطر عارفی صاحب کی درج ذیل مختصر غزل شامل اشاعت ہے:

خدمت کے مقام پر کھڑا ہوں
چھوٹا ہوں مگر بہت بڑا ہوں
منسوخ نہ ہو سکوں گا ہرگز
قدرت کا اٹوٹ فیصلہ ہوں
بولوں تو ہوں عہد کی علامت
خاموش رہوں تو معجزہ ہوں
وہ میرے وجود کا مخالف
میں اس کے بھلے کی سوچتا ہوں
طوفاں کو بھی ہو چلا ہے احساس
ساحل کے قریب آ گیا ہوں
منزل ہوں تو معتبر ہوں مضطرؔ!
رستہ ہوں تو سیدھا راستہ ہوں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
May 05, 2017 – May 11, 2017

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday May 05, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat: Surah Al-Ankaboot, verse 46, Surah Ar-Room, verse 31.
00:40	Dars-e-Malfoozat: Selected extracts from the literature of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, the Promised Messiah (as) focusing on 'etiquettes of praying'.
00:55	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 32.
01:15	IAAAE Symposium: Recorded on May 02, 2015.
01:50	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
02:30	Spanish Service
03:00	Pushto Muzakarah
03:35	Tarjamatul Qur'an Class: Surah Al-Anaam, verses 154-166 by Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 85, recorded on October 11, 1995.
04:40	Islami Mahino Ka Ta'aruf
05:00	Liqa Ma'al Arab: Session no. 92.
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 40.
07:00	Foundation Stone Of Baitus Salaam Mosque: Recorded on June 09, 2015.
07:50	In His Own Words
08:20	Rah-e-Huda: Recorded on April 29, 2017.
09:55	Indonesian Service
10:55	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:30	Live Transmission From Baitul Futuh
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Transmission From Baitul Futuh
13:35	Tilawat [R]
13:50	Seerat-un-Nabi: A discussion about the life of the Holy Prophet Muhammad (saw), today's topic is on the propagation of Islam.
14:35	Shotter Shondane: Rec. January 25, 2014.
15:45	Kasauti
16:20	Friday Sermon [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:30	Foundation Stone Of Baitus Salaam Mosque [R]
19:20	In His Own Words [R]
19:50	Kasauti [R]
20:20	Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday May 06, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Yassarnal Qur'an
01:00	Foundation Stone Of Baitus Salaam Mosque
02:10	Friday Sermon
03:20	Rah-e-Huda
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 121.
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith: The topic is 'charity'.
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 31.
07:00	Lajna Ijtema UK Address: Rec. October 26, 2014.
08:30	International Jama'at News
09:00	Question And Answer Session: Session with Khalifatul-Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on May 11, 1991.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on May 05, 2017.
12:15	Tilawat [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intekhab-e-Sukhan
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Khilafat Jubilee Moshaa'irah
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:05	World News
18:30	Live Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:35	International Jama'at News [R]
21:05	Rah-e-Huda [R]
22:50	Friday Sermon [R]

Sunday May 07, 2017

00:00	World News
00:15	Tilawat
00:30	In His Own Words
00:55	Al-Tarteel
01:25	Lajna Ijtema UK Address
02:50	Friday Sermon
04:00	Khilafat Jubilee Moshaa'irah
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 122.
06:00	Tilawat
06:20	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 40.
06:40	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam Class: Recorded on November 09, 2014.
07:45	Faith Matters: Programme no. 164.
08:50	Question And Answer Session: Recorded on April 05, 1998.
09:55	Indonesian service
11:00	Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on April 28, 2017.
12:05	Tilawat [R]
12:25	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
12:40	Yassarnal Quran [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on May 05, 2017.
14:10	Shotter Shondhane: Rec. January 25, 2014.
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat Class [R]
16:30	Qur'an Sab Se Acha
17:05	Kids Time: Programme no. 37.
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam Class [R]
19:30	Beacon of Truth
20:40	Ashab-e-Ahmad
22:00	Friday Sermon [R]
23:00	Question And Answer Session [R]

Monday May 08, 2017

00:10	World News
00:30	Tilawat
00:45	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
01:00	Yassarnal Quran
01:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam Class
02:30	Ashab-e-Ahmad
03:00	Friday Sermon
04:20	In His Own Words
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 123.
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:25	Al-Tarteel: Lesson no. 31.
06:55	Inauguration Of Baitul Qaadir Mosque: Recorded on June 09, 2015.
08:00	International Jama'at News
08:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
08:55	Rencontre Avec Les Francophones: Hazrat Khalifatul Masih IV holds a question & answer session for French speaking friends. Rec. December 23, 1997.
10:00	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon. Recorded on December 02, 2016.
11:00	Jalsa Salana Speeches
11:35	Hamari Taleem
12:00	Tilawat [R]
12:15	Al-Tarteel [R]
12:55	Friday Sermon: Recorded on June 10, 2011.
13:55	Bangla Shomprochar
15:00	Jalsa Salana Speeches [R]
15:55	Rah-e-Huda: Recorded on May 06, 2017.
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Inauguration Of Baitul Qaadir Mosque [R]
19:20	Somali Service
19:50	Sach To Ye Hai
20:30	Rah-e-Huda [R]
22:05	Friday Sermon [R]
23:00	Jalsa Salana Speeches [R]

Tuesday May 09, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:45	Al-Tarteel
01:15	Inauguration Of Baitul Qaadir Mosque
02:15	Kids Time
02:45	Friday Sermon
03:45	Hamari Taleem
04:15	In His Own Words
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 124.
06:00	Tilawat: Surah An-Naba, Surah An-Naazi'aat and verses 1-43 of Surah 'Abasa.
06:15	Dars-e-Malfoozat: Topic is 'effect of sins'.
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 41.
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on November 9, 2014.
08:15	Kasre Saleeb: Programme no. 10.
08:55	Question and Answer session: Recorded on April 5, 1998.
10:00	Indonesian service
11:05	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on April 7, 2017.
12:10	Tilawat & Dars-e-Malfoozat [R]
12:40	Yassarnal Quran [R]
13:05	Faith Matters: Programme no. 164.
14:10	Bangla Shomprochar
15:10	Spanish Service
16:00	Philosophy of Teaching of Islam: Programme no. 33.
16:25	Noor-e-Mustafwi: Programme no. 35.
16:45	Kasre Saleeb [R]
17:20	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
19:30	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on April 7, 2017.
20:30	The Bigger Picture: Recorded on January 5, 2016.
21:20	Australian Service
21:50	Faith Matters: Programme no. 164.
22:50	Question and Answer session [R]

Wednesday May 10, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Malfoozat
00:45	Yassarnal Quran
01:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
02:20	Kasre Saleeb
02:50	In His Own Words
03:20	Story Time: Programme no. 63.
03:45	Philosophy of Teaching of Islam
04:05	Noor-e-Mustafwi
04:25	Australian Service
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 125.
06:00	Tilawat: Surah At-Takweer to Sura Al-A'laa.
06:20	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 31.
07:10	Jalsa Salana Qadian Concluding Address: Rec. December 28, 2014.
08:20	In His Own Words
08:55	Urdu Question And Answer Session: Rec. May 11, 1991.
09:50	Indonesian Service
10:55	Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on May 05, 2017.
12:00	Tilawat [R]
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on April 22, 2011.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Deeni-o-Fiqahi Masail
15:40	Kids Time: Prog. no. 37.
16:15	Faith Matters: Programme no. 164.
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Jalsa Salana Qadian Concluding Address [R]
19:30	French Service
20:30	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:05	Kids Time [R]
21:35	Islam Between Freedom And Expression
22:00	Friday Sermon: Recorded on April 22, 2011.
23:00	Intikhab-e-Sukhan: Rec. May 06, 2017.

Thursday May 11, 2017

00:05	World News
00:25	Tilawat
00:45	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Al-Tarteel
01:30	Jalsa Salana Qadian Concluding Address
02:40	Deeni-o-Fiqahi Masail
03:50	Faith Matters
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 126.
06:05	Tilawat: Surah Faatir verses 16-46 and Surah Yaa Seen verses 1-22.
06:25	Dars-e-Malfoozat
06:40	Yassarnal Quran: Lesson no. 33.
07:05	Humanity First Conference: Rec. Jan. 24, 2015.
08:00	In His Own Words
08:30	Roots To Branches
09:00	Tarjamatul Qur'an Class: Surah Al-Araaf, verses 13-26 by Khalifatul-Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 86, recorded on October 12, 1995.
10:05	Indonesian Service
11:10	Japanese Service
11:30	Islami Mahino Ka Ta'aruf
12:05	Tilawat [R]
12:20	Dars-e-Malfoozat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Beacon Of Truth: Rec. November 27, 2016.
14:00	Friday Sermon: Recorded on May 10, 2017.
15:05	Roshan Hoi Baat
15:40	Roots To Branches
16:05	Persian Service
16:30	Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Humanity First Conference [R]
19:15	Dars-e-Malfoozat [R]
19:30	Faith Matters: Programme no. 167.
20:25	Roshan Hoi Baat [R]
20:55	Islami Mahino Ka Ta'aruf [R]
21:30	Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:40	Roots To Branches [R]
23:10	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 24 | Friday 05 May , 2017 | Issue No. 18

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2017ء

❁ ...... یہ ایک بنیادی چیز ہے جسے ایک احمدی مسلمان ہر وقت اپنے سامنے رکھتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ دنیا کے غریب ممالک میں ہم خدمتِ خلق کے بہت سے کام کر رہے ہیں۔ جہاں ہماری مساجد بن رہی ہیں وہاں ہمارے سکول بھی بن رہے ہیں، ہمارے ہسپتال بھی بن رہے ہیں بلکہ ایسے غریب ملک اور اُن کے remote areas میں جہاں بجلی اور پانی نہیں ہے وہاں model village بنا کے ہم اُن علاقوں کو بجلی اور پانی مہیّا کر رہے ہیں جن کو پہلے اس کا تصوّر بھی نہیں تھا۔...... ❁ ...... جہاں ہم نے مسجد کو عبادت کے لئے آباد کرنا ہے وہاں ہم نے خدمتِ خلق کے کام بھی کرنے ہیں۔

❁ ...... ایک خلافت دنیا میں بہت مشہور ہے جو داعش کہلاتی ہے۔ جس نے دنیا میں فساد پھیلا دیا ہے۔ جس نے دنیا میں ہر طرف دہشتگردی پھیلائی ہوئی ہے۔ نہ صرف مغرب میں بلکہ اپنے ممالک میں بھی۔ عراق میں، سیریا میں اور دوسرے اسلامی ممالک میں۔ سینکڑوں ہزاروں لوگ بلاوجہ قتل کر دیئے ہیں۔ وہ خلافت نہیں ہے کیونکہ وہ صحیح اسلامی تعلیم پہ نہیں چل رہی۔ اور وہ خلافت ہو بھی نہیں سکتی کیونکہ وہ اُس طریقہ کے مطابق نہیں آئی جو بانیٔ اسلام ﷺ نے بیان فرمایا تھا اور جو پیشگوئی فرمائی تھی۔......

❁ ...... یہ غلط لیڈرشپ ہی ہے جس نے مسلمانوں کو غلط رستوں پر ڈال دیا ہے۔ اور اسلام کی صحیح لیڈرشپ وہی ہے جو بانیٔ اسلام کی پیشگوئی کے مطابق آئی اور اب جماعت احمدیہ اُس کو لے کر آگے چل رہی ہے۔

(Augsburg شہر میں مسجد بیت النصیر کے افتتاح کی تقریب میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب)

حضورِ انور کا میڈیا کے نمائندگان کو انٹرویو۔ مسجد المہدی (میونخ) میں حضورِ انور کا ورودِ مسعود اور والہانہ استقبال۔ مسجد بیت النصیر کی افتتاحی تقریب میں شامل بعض مہمانوں کے تأثرات۔ مساجد کے افتتاح کی ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات وغیرہ میڈیا میں کوریج۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ نماز جمعہ و خطبہ جمعہ۔ بعض مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

11 اپریل 2017ء بروز منگل

(حصہ دوم)

Augsburg شہر میں مسجد بیت النصیر کے افتتاح کی تقریب میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوّذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:

تمام معزز مہمان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے۔

جیسا کہ ایک معزز مقرر نے بھی ذکر کیا کہ جو تلاوت کی گئی تھی اس میں ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے کہ نمازوں کے ساتھ ساتھ تمہیں نیک کام کرنے چاہئیں اور اصل نیکی یہی ہے کہ خدمتِ خلق کے کام بھی کرو، غریبوں کا خیال رکھو، یتیموں کا خیال رکھو اور اس قسم کے دوسرے کام کرو۔ پس جب ہم ایک مسجد تعمیر کرتے ہیں تو اس امید اور توقع پر اور اس سوچ کے ساتھ تعمیر کرتے ہیں کہ ہم نے اس تعلیم پر عمل کرنا ہے۔ جہاں ہم نے مسجد کو عبادت کے لئے آباد کرنا ہے وہاں ہم نے خدمتِ خلق کے کام بھی کرنے ہیں۔

پس یہ ایک بنیادی چیز ہے جسے ایک احمدی مسلمان ہر وقت اپنے سامنے رکھتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ دنیا کے غریب ممالک میں ہم خدمتِ خلق کے بہت سے کام کر رہے ہیں۔ جہاں ہماری مساجد بن رہی ہیں وہاں ہمارے سکول بھی بن رہے ہیں، ہمارے ہسپتال بھی بن رہے ہیں بلکہ ایسے غریب ملک اور اُن کے remote areas میں جہاں بجلی اور پانی نہیں ہے وہاں model village بنا کے ہم اُن علاقوں کو بجلی اور پانی مہیّا کر رہے ہیں جن کو پہلے اس کا تصوّر بھی نہیں تھا۔

مَیں ہمیشہ مثال دیا کرتا ہوں کہ اِن ترقی یافتہ ملکوں میں ہمیں پانی کی قدر نہیں ہے باوجود اِس کے کہ ہوٹلوں میں بھی اور باقی جگہوں پہ بھی لکھا جاتا ہے کہ پانی کی بچت کرو، پانی کا کم استعمال کرو، پانی کا صحیح استعمال کرو۔ لیکن پانی کا احساس اُس وقت ہوتا ہے جب ہم غریب افریقہ کے ممالک میں وہاں کے دُور دراز کے علاقوں میں جائیں جہاں گاؤں کے بچے بجائے تعلیم حاصل کرنے کے، بجائے سکول جانے کے اپنی غربت کی وجہ سے اُس تعلیم سے بھی محروم ہیں اور نہ صرف تعلیم سے محروم ہیں بلکہ ایک بالٹی سر پہ اٹھا کے، ایک برتن سر پہ اٹھا کے ایک دو دو تین تین کلومیٹر تک دُور جا کے، جو گندے پانی کے تالاب ہیں وہاں سے پانی لے کے آتے ہیں اور پھر وہ گھر والے اس پانی کو کھانے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں اور پینے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔ تو ایسی جگہوں پر جب آپ صاف پینے کا پانی مہیّا کریں hand pump لگائیں یا water pump لگائیں اس وقت جو اُن لوگوں کی حالت ہوتی ہے وہ دیکھنے والی ہوتی ہے۔ اُن کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔ یہاں مغرب میں، یورپ میں، انگلستان میں بھی لوگوں کی لاٹری نکلتی ہے۔ کسی کی کئی ملین ڈالرز کی یا پاؤنڈ یا یورو کی لاٹری نکلے تو وہ بڑا خوش ہوتا ہے اور چھلانگیں لگا رہا ہوتا ہے۔ لیکن اگر اُس احساس اور خوشی کو محسوس کریں جو اُن غریب بچوں کو اُن کے گھر کے دروازے کے سامنے صاف پانی مہیّا ہونے پہ ملتی ہے تو لگتا ہے اُن کی کئی ملین یورو کی لاٹری نکل آئی ہے۔

مسجد بیت النصیر Augsburg

پس یہ وہ احساس ہے جو ہمارے دلوں میں ہے اور جس کے لئے ہم جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں وہاں خدمتِ خلق کے کام بھی کرتے ہیں اور یہی چیز ہے جس کے لئے بانی جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا اور بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق بھیجا۔ کیونکہ بانیٔ اسلام نے یہ فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب دنیا میں جتنے مسلمان ہیں اُن کی اکثریت اسلام کی اصل تعلیم کو بھول جائے گی اور اُس وقت ایک شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے گا جو اسلام کی صحیح تعلیم کو revive کرے گا، دوبارہ قائم کرے گا اور صحیح اسلامی تعلیم دنیا میں پھیلائے گا۔ اور یہی کچھ ہم نے بانی جماعت احمدیہ

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں